

تعلیم الدین

مکمل و مدلل

علم دین کے تمام اجزاء، عقائد، اعمال، عبادات، معاملات، سیاست و معاشرت، آداب، تہذیب و اخلاق کی مستند کتاب مع حالات و شجرہ مشائخ چشت

از: حکیم الامتہ مولانا اشرف علی تھانوی

دائرۃ الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱

قہرستِ مضامین ^۳ تعلیم الدین

۹۷	آداب متفرقہ	۴۹	تلاوت قرآن کے احکام	۴	مقدمہ مصنف
۹۹	حفاظتِ زبان	۵۰	ذکر دعا و استغفار	عقائد و تصدیقات	
۱۰۳	حقوق و خدمت خلق	۵۲	حج و زیارت	۲۷	شرک کی اقسام
تقویٰ و اخلاق		۵۳	قسم اور نذر	۲۹	اشراک فی العلم
۱۱۰	بیت	معاملات و سیاسیات		۳۰	اشراک فی التصرف
۱۱۲	ریاضت و مجاہدہ	۶۸	نکاح	۳۱	اشراک فی العبادۃ
۱۱۲	ذکر و اشغال	۷۵	معاہدہ سیاست	۳۲	اشراک فی العادۃ
۱۲۲	اخلاق ذمیمہ	۷۹	حکومت و انتظام مملکت	۳۴	بدعات قبور
۱۲۹	مسائل فرعیہ	۸۱	سفر کے آداب	۳۵	بدعات رسوم
۱۲۲	حجاب و قوف سالک میں	۸۴	آداب معاشرت	۳۶	بعض کبار
۱۲۳	اصلاح اخلاق	۸۷	لباس و زینت	۳۷	ایمان کے شعبے
۱۲۷	عورتوں اور مردوں کی مخالفت	۹۱	علاج دودا	۳۸	معاصی کے ذبیہ نقصانات
۱۵۹	موانع طریقی	۹۲	تعبیر خواب	۳۹	طاعات کے ذبیہ مضائق
۱۶۳	بزرگوں کے تجربے و نصیحتیں	۹۲	سلام	اعمال و عبادات	
۱۶۷	شجرہ بزرگانِ چشت	۹۳	استیذان	۴۱	نماز کے احکام
۱۷۳	مختصر حالات و سوانح	۹۳	معاصی و موانع و قیام	۴۲	کتاب الجنائز
۱۷۳	ادایا اللہ	۹۴	بیٹھنا، لیٹنا، چلنا	۴۳	زکوٰۃ و صدقات
۱۸۸	خاتمہ کتاب	۹۴	آداب مجلس	۴۴	کتاب الصوم

مقدمہ مصنف

از حکیم الامتہ مولانا اشرف علی تھانوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلٰٓئِكُ الْقُدُّوۃُ الْعِزِّزُ الْحَكِیْمُ
هُوَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ فِي الْاٰمِیْنِ رَسُوْلًا مِنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزِیْرُہُمْ وَیَعْلَمُوْنَ
اَلْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ وَاٰخِرُ
مِنْہُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِہُمْ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُوْتِیْہِ
مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

آپا بعد اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام نے صرف نماز
وروزہ اور چند غیبی خبریں کہ قیامت میں کیا کیا ہوگا، بہشت میں جو رہیں اور
دوزخ میں سانپ کھچھو ہیں، بتلائی ہیں اور انسان کے باقی ظاہری باطنی حالات
متعلقہ سے اس کو کچھ تعرض نہیں اللہ و رسول کو جیسا چاہو سمجھو، جو چاہو معاملہ
کرو۔ تجارت جس طرح چاہو کرو۔ لوگوں سے جس طور چاہو برتاؤ کرو، جو چاہو
کھاؤ، جو چاہو پیو، جو چاہو پہنو، نشست و برخاست ملاقات و معاشرت کے
طریقے جو چاہو اختیار کرو۔ اپنے نفس کو جن صفات سے چاہو متصف رکھو۔ غرض
تم کو اور امور میں ہر طرح آزادی ہے، اور اگر پابندی کا خیال آیا تو اصول تجارت

میں غیر قوموں کی تقلید کرو۔ طرز معاشرت قدیم یا جدید فلاسفوں سے حاصل کرو۔ مقامات نفس میں ان پڑھ لوگوں سے جو خدائی کے دعوے بھی نہ رکھتے ہوں مدد لو۔ غرض اس میں نہ الوہیت و رسالت کی تنظیم ہے، نہ معاملات کے اصل کی تعلیم، نہ اخلاق و آداب کی تفہیم نہ مقامات نفس کی تکمیل و تمہیم اور اس خیال باطل کے ایسے بڑے بڑے آثار مرتب ہوئے کہ خدا کی پناہ۔ ایک اثر مخالفین پر یہ ہوا کہ اسلام پر تعلیم کے ناکافی ہونے کا دھبہ لگایا۔ ایک اثر نو تعلیم یافتہ جوانوں پر یہ ہوا کہ بوجہ ناحقیقت شناسی کے یہ شبہ ان کے دل میں جم گیا اور اپنے کو بعض امور میں تہذیب جدید کا محتاج سمجھا اور زبان سے یا دل یا طرز عمل سے غیر طریقوں کو اپنے طریقے پر ترجیح دینے لگے اور بہت سے عقائد اسلام پر خود مہنے لگے۔ ایک اثر عوام پر یہ ہوا کہ نماز و روزہ میں تو علماء سے رجوع کرنے کو ضروری سمجھے اور معاملات و معاشرت میں اپنے کو خود مختار جان لیا۔ اسی وجہ سے علماء سے کبھی اپنے مقدمہ یا تجارت کے متعلق رائے نہیں لی جاتی۔ نہ توحید و رسالت کے مباحث و احکام کی تحقیق کی جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اعمال سے شرک فی الالوہیت یا شرک فی النبوت لازم آجاتا ہے۔ بالخصوص مستورات کو ایک اثر اہل علم پر یہ ہوا کہ شب و روز اعمال و عبادات کے مسائل کے استذکار و استحضار میں شغل و اہتمام رہتا ہے۔ نہ معاملات کی تحقیق نہ اخلاق و آداب کا لحاظ، نہ اصلاح نفس و قلب کی کوشش حتیٰ کہ ترقی علم کے ساتھ ہی عجب و کبر و حرص و محبت دنیا و غفلت کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ ایک اثر درویشوں پر یہ ہوا کہ شریعت اور طریقت کو جدا جدا

سمجھے۔ اور حقیقت کو اصل مقصود اور شریعت کو انتظامی قانون اعتقاد کر لیا۔
 علماء سے نفور ہو گئے۔ واردات و احوال کو منتہی معراج خیال کیا۔ خیالات کو
 مکاشفات اور مکاشفات کو فوق یقینات یقین کیا۔ نہ اس کو میزان شرع میں وزن
 کرنے کی ضرورت نہ علماء سے پیش کرنے کی حاجت۔ غرض ہر طبقے کے لوگوں کو
 کم و بیش اس خیال باطل کا اثر ضرور پہنچا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ۛ
 حالانکہ جس نے کتاب و سنت کو ذرا بھی طلب و التفات کی نگاہ سے دیکھا ہوگا،
 وہ ان سب امور کی تعلیم کو کھلے کھلے الفاظ میں پادے گا، اور شریعت مطہرہ
 کو کافی دانی اور دوسری کتب و حکم و قوانین و تعالیم سے مستغنی کرنے والا دیکھے
 گا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں یوں نہ فرماتے۔
 اَرَسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَسْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَکِّیْکُمْ وَ یُعَلِّمُکُمْ
 اَلْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ وَ یُعَلِّمُکُمْ مَا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۚ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
 لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
 وَ نَحْوُ ذٰلِکَ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کے کہ بعض باتیں یہود کی ہم
 کو اچھی معلوم ہوتی ہیں، اگر آپ کی اجازت ہو کچھ لکھ لیا کریں، جواب میں
 ارشاد نہ فرماتے اُمِّہُوْکُوْنَ اَسْتَمُّ کَمَا تَہْوٰکِتِ الْیَہُوْدُ وَ النَّصَارَۃُ لَقَدْ
 جِئْتُکُمْ بِہَا بَیْضَاءُ نَفِیۃً مَّا الْحَدِیثُ رَوٰہُ اَحْمَدُ، اور یہ تو ایسی کھلی
 بات ہے جس کے ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ آخر جس قرآن میں :-
 یُوْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰہُمْ یُنْفِقُوْنَ ۛ

مذکور ہے اسی قرآن میں فَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْفَلَاقِ مَرْثِيْنَ
 الْآيَةِ اَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا الْآيَةُ لَانَّمَا كُلُّوْا اَمْوَالَكُمْ
 بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ الْآيَةُ وَ
 اِذَا حِيْتُمْ بِقَوْمٍ فَحِيْتُوْهُمْ اَمَّا حَسَنٌ مِنْهَا الْآيَةُ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً
 حَسَنَةً الْآيَةُ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ الْآيَةُ وَصَاجِحًا فِي
 الدُّنْيَا مَعْرِفَا الْآيَةِ وَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ الْآيَةُ اِذَا اَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوْا
 وَلَمْ يَقْدُرُوا الْآيَةَ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ الْآيَةُ لَا يَسْنَعُوْا قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
 الْآيَةُ اجْتَنِبُوا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ الْآيَةُ وَلَا يَغْتَبَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا الْآيَةُ
 اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ الْآيَةُ يُجِبُّهُمْ وَيُجِبُوْنَ الْآيَةَ اِنَّ اللهَ مَعَ
 الصَّابِرِيْنَ الْآيَةُ وَ عَلَىٰ اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ الْآيَةُ الَّذِيْنَ هُمْ
 فِيْ صَلَوٰتِهِمْ خَاشِعُوْنَ الْآيَةُ تَقْشَعْرُ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ
 رَبَّهُمْ الْآيَةُ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُ هُمْ خُشُوْعًا الْآيَةُ وَغَيْرَهَا مِنْ آيَاتِ
 الْمَعَامِلَاتِ وَالْمَعَاثِمَاتِ وَالْمَقَامَاتِ۔ بھی تو مذکور ہیں۔ اسی طرح کتب
 حدیث کی فہرست اٹھا کر ملاحظہ کرنے سے جہاں کتاب الایمان کتاب الصلوٰۃ
 کتاب الزکوٰۃ نظر آوے گا۔ اس کے نیچے ہی کتاب البیوع کتاب النکاح والطلاق
 کتاب الاداب، کتاب الرقاق بھی ملاحظہ سے گذرے گا۔ پھر اس خیال کی گنجائش
 کہاں ہے کہ اسلام نے صرف عقائد و اعمال سکھائے ہیں اور معاملات معاشرت
 و تصوف نہیں بتلایا۔ بلکہ منصف کو اسی مقام پر یقین آگیا ہو گا کہ اسلام نے
 پانچوں چیزیں تعلیم کی ہیں اور ہم کو کسی کا محتاج نہیں چھوڑا۔ بلکہ غیر قوموں

میں بھی منصف مزاج لوگ ہیں۔ وہ اسلام سے مقبض ہونے کے خود معترف ہیں۔
 غرض جب دیکھا گیا کہ یہ خیال عالمگیر ہو رہا ہے اور ہر طبقے کے لوگوں کو اس
 سے مضمر میں پہنچتی ہیں۔ اسلامی ہمدردی نے تقاضا کیا کہ اس غلطی کی اصلاح کی جائے
 اور ایک ایسا رسالہ لکھا جاوے جس میں بقدر ضرورت اختصار کے ساتھ پانچوں
 مضامین کو کتاب و سنت سے مستنبط و ملقط کر کے جمع کیا جاوے۔ یوں تو اس
 رسالہ سے سب اہل اسلام کو نفع پہنچانا مقصود ہے مگر بالخصوص درویشی کی
 راہ چلنے والوں کی دل سوزی زیادہ مد نظر ہے۔ اب ہر مسلمان کو عموماً اور درویش
 کو خصوصاً اس کا مطالعہ کرنا بلکہ تھوڑا تھوڑا وظیفہ مقرر کر لینا ضرور ہے۔ کیونکہ
 مقصود درویشی کا یہی ہے کہ محبوب حقیقی راضی ہو جاوے اور طریقہ حصول
 رضا کا اطاعت و امتثال امر ہے۔ پس جب محبوب حقیقی کا امر تمام حالات
 کے ساتھ متعلق ہے تو رضامندی اسی وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں اس
 کا امر مانا جاوے۔ اسی لئے طالب حق کو ضرور ہے کہ اول اپنے عقائد موافق
 اہل سنت و جماعت کے درست کرے پھر اعمال مفوضہ نماز روزہ وغیرہما
 کے احکام سیکھ کر ان کا پابند ہو اور حرام و حلال کے مسائل سے واقف ہو
 تاکہ اہل حلال سے نورانیت پیدا ہو۔ اور طرز معاشرت سے مطلع ہو تاکہ
 اہل حقوق کے حقوق تلف نہ ہو جائیں۔ کیونکہ اتلاف حقوق ظلم ہے۔
 ظالم پر لعنت ہوتی ہے۔ پھر لعنت درحمت جمع کیسے ہوگی اور رضا بدو
 رحمت کے ہوتی نہیں۔ ان سب مراحل کو طے کر کے اب اس راہ باریک
 میں قدم رکھے۔ ایسا شخص انشاء اللہ تعالیٰ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔

اور انشاء اللہ اپنے مقصود حقیقی تک پہنچے گا۔

اب خدا کے نام پر مقصود کو شروع کرتے ہیں اور منظر تعداد مضامین اس کو پانچ حصوں میں منقسم کرتے ہیں۔

عقائد و تصدیقات، اعمال و عبادات و معاملات و سیاسیات آداب و معاشرت، سلوک مقامات، یا الہی اس نادان کی مدد فرما، اور خطا و لغزش اور ریاسے بچا۔ آمین و بہ نستعین۔

عقائد و تصدیقات

عقیدہ ۱۔ تمام عالم پہلے ناپید تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔
عقیدہ ۲۔ اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس نے کسی کو جنا۔ نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔ **عقیدہ ۳۔** وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ **عقیدہ ۴۔** کوئی چیز اس کے مانند نہیں۔ اور سب سے بڑا ہے۔ **عقیدہ ۵۔** وہ زندہ ہے، ہر چیز پر اس کو قدرت ہے کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، وہ جو چاہے کرتا ہے۔

۱۔ اللہ خالق کل شیء آیتہ فی الیوایت واجواہر عن الشیخ محی الدین والحق الذی نقول بہ ان العالم کل حادث وان تعلق بہ العلم القدیم ۱۲ ج ۱ ص ۱۶۹ قل ہوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد فی الیوایت عن الشیخ لا یجزان یقال الحق تعالیٰ منفرد فی ظہور اسمائہ وصفاتہ الی وجود العالم لہ لا انشا علی الاطلاق ۱۲ ج ۱ ص ۱۷۰ ہوالاول والاخر آیتہ ۱۷۰ یس کملشی آیتہ فی الیوایت عن الشیخ العالم ان اللہ تعالیٰ یس بحور فقید لہ المکان ولا یعرض فیستحل علیہ ابتکار ولا یحیم فیکون لہ المجتہد القادر فہو عزہ عن المجاہات والاقطار وفیہ ایضا عزہ فالحق تعالیٰ مہاں مخلقتی سائر المراتب وہیون وبار معلقات بعلت ۱۲ ج ۱ ص ۱۷۱ وفیہ علم ان اللہ تعالیٰ واحد بالاجماع ومقام الواحد یتعالیٰ ان یکل فی شئی اذ یکل ہو فی شئی اذ تجسم شئی ج ۱ ص ۱۷۱ وفیہ عنہ لا یجز لعارف ان یقول انا اللہ ولو بلغ أقصى درجات القرب وحاشا العارف من ذل القول حاشا انما یقول انا بعد الدلیل فی السیر والنیل ۱۲ ج ۱ ص ۱۷۱ ہوالحق ان اللہ علی کل شیء قدیر اللہ بل کل شیء قدیر ہو سیمیع البصیر فعال لما یرید یریدون ان یمیدوا الکلام اللہ وقولہ بقدر سبقت کلمات اللہ لا الہ الا اللہ الرحمن الرحیم فی آخرہ الاسرار التسقہ والتسین کما رواہ الترمذی قوله تعالیٰ لا انا خذہ سنتہ ولا نومہ القیم محمد بن عبد اللہ

کلام فرماتا ہے وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اس کا کوئی سا جہی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ وہ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ پیدا کرنے والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے جس کی روزی چاہے فراخ کر دے۔ جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت انصاف والا ہے۔ بردباری اور برداشت والا ہے۔ خدمت کی قدردانی کرنے والا ہے۔ دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ اسی نے سب کو پہلے پیدا کیا وہی قیامت میں دوبارہ پیدا کرے گا۔ وہی چلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اور اس کی ذات کی باریکی کوئی نہیں جانتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ نہ سوتا ہے، نہ اذنگھتا ہے وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام صفتیں کمال کی اس کو حاصل ہیں۔

عقیدہ مخلوق کی صفتوں سے پاک ہے۔ اور قرآن و حدیث میں ہیں بعضی جگہ ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے، یا تو اس کے معنی اللہ کے

سپر د کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کرید کے ہوئے ایمان اور یقین کرتے ہیں اور یہی بات بہتر ہے اور یا کچھ مناسب معنی اس کے لگائے جائیں۔ جس سے وہ سمجھ میں آجائے۔ عقیدہ عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے۔ سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے کے آگے ہمیشہ سے جانتا ہے۔ اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے تقدیر اسی کا نام ہے۔ اور بری باتوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں۔ ان کو ہر کوئی نہیں جانتا، عقیدہ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے۔ جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔

۱۵ بحان رب العزۃ عما یصفون، فلا تضرہ اللہ الامثال والراشخون فی العلم یقولون آما بدیس کشفہ شی فی الیواقیت عن الشیخ العلم من الادب عدم تاویل آیات الصفات ووجوب الایمان بہامع عدم الکیف کما جات فان لا ندری اذا ادنا علی ذلک اتنا دلی بمراد اللہ تعالیٰ فاذا قیل انما کیف یجب قال ہم یس ہو مراد فیہ وعلیٰ فلما التزمنا تسلیم فی کل مالہ کلین عندنا فیہ علم من اللہ تعالیٰ فاذا قیل انما کیف یجب رہنا او کیف یفرج مثلاً قلنا انا مؤمنون بما جا من عند اللہ علی مراد اللہ وانا مؤمنون بما جا من عند رسول اللہ وکل علم الکیف فی ذلک کلمہ الی اللہ والی رسولہ و فیہ عند میک یا اخی بالتسلیم لکل ما جا رک من آیات الصفات واخبارہ فان اکثر المتوہمین انہم لا یقولون انہم لا یعلمون ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ان کل فنی خلقہ بقدرة اللہ یعلم وانہم لا یعلمون ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ فن شار فلیو من ومن شار فلیکفر واللہ خلقکم وما قرون ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا یرضہ لکم ۱۲

گناہ کے کام سے اللہ تعالیٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔
عقیدہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کسی کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں
 سے نہ ہو سکے۔ **عقیدہ** اللہ کوئی چیز خدا کے ذمہ ضرور نہیں، وہ جو کچھ
 مہربانی کرے۔ اس کا فضل ہے۔ **عقیدہ** اللہ بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ
 کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے اور وہ سب
 گناہوں سے پاک ہیں۔ گھنٹی ان کی پوری طرح اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم
 ہے۔ ان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی
 نئی مشکل مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں
 کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے۔ اور
 سب کے آخر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان
 میں ہوئے۔ بعض بہت مشہور ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم
 علیہ السلام، اسحق علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف
 علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ
 علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ
 السلام۔ ایسا علیہ السلام، ایسح علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ

۱۹ لا یخلف اللہ نفا الا وسماء ۱۲ لا یسل عما یفعل فقال لا یرید ۱۲ ۱۵ و تقدرا سنا رسا من قبلک
 منہم من تعصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک کل من الصالحین فاذا ہی شعبان میں و تزریفہ فاذا
 ہی بیضا و المناظرین انی اخلقکم من الطین الی آخرہ وغیرہ من آیات المعجزات انی جامل فی الارض خلیفۃ
 الی قولہ یا آدم اسکن ما کان محمد ابان رجاکم وکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ و تکم حجنا آیت نہی
 ابراہیم الخ سورۃ مرجم، سورۃ حق، سورۃ انبیاء، سورۃ شعراء ۱۲

عقیدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات اگ سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے پوشیدہ کیا ہے۔ ان کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس ہے۔ **عقیدہ** مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور نماہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا، اور پیغمبرِ صاحب کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ظہور میں آتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں۔ ایسی باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔

عقیدہ خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ **عقیدہ** خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس

عقیدہ خلق الجان من مارج من نار۔ اندر یا کہ ہر قبیلہ من حیث لا تدنہم واما میںا الصالحون وناون ذلک اقتضونه وذریتہ اولیاء رحمہم والا ابلیس کان من الجن فقتلہ عن امریہ ۱۲ **عقیدہ** الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یخزنون الدین آنوا وکانوا یتقون کما دخل علیہا ذکر یا المحراب وجد عندہم رزقنا قال یا مریم انی لک ہذا قالت ہومن عند اللہ ۱۳ **عقیدہ** ولا فضلنا علی العالمین فی البواقیت عن ایشخ عالم ان مقام ابنی منور لنا دخولہ وعاۃ معرفتہ من طرق الارث النظر الیکما یتظر من ہونی اسفل الجنۃ الی من ہونی اعلیٰ علیین ۱۴ **عقیدہ** یحب الانسان ان یرک مدعی فی البواقیت وقد سل ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ عن قوم یقولون باسقاط الکالیف ویرعون ان الکالیف ان کانت وسیلۃ الوصول وقد دخلنا فقال رضی اللہ عنہ صدقانی الوصول ولكن الی سفر والذی یرق ویرنی خیر من یتقد ذلک ولوانی بقیت الف عام ما تعمدت من اولادہ شیئا الا بعد شری ما تم ۱۵ ج ۱ ص ۱۲ وخبیا عن ایشخ انہ لا یخجز الولی قط المبادرۃ الی فعل مصیۃ وطلع من الطریق کشف علی تقدیرہ علیہ ۱۶ ج ۱ ص ۱۲ وخبیا ۱۷

دست ہیں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز و روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں اس کے لئے درست نہیں ہوتیں عقیدہ ۱۹ جو شخص شرع کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچھے کی بات دکھائی دے یا وہ جادو ہے۔ یا نفسانی اور شیطانی دھند ہے۔ اس سے اعتقاد درست نہیں ہوتا۔

عقیدہ ۲۰ ولی لوگوں کو بعضی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں۔ اس کو کشف و الہام کہتے ہیں۔ اگر شرع کے موافق ہے قبول ہے اور اگر خلاف ہے تو رد ہے۔ عقیدہ ۲۱ اللہ اور رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلا دیں۔ اب کوئی نئی بات

۱۹ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعوا نبیکم اللہ ۱۰ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ عفو الرحیم۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین۔ فی الیواقیت عن ایشخ ان من الخمارق ما یكون عن قوی نفس وقد یحین ایضاً عن میل طبیعہ وقد یمکن عن نظم حروف بطواع وقد یحین باسما یرتلفظہ بہا ۱۰ فاذا لا یكون خرق العادۃ علی وجه الکرامۃ الا من خرق العادۃ من نفسہا باخراجہا عن الوقب الطبیعی الا الانقیاد الشرع فی کل حرکتہ وکون انتہی مختصراً ج ۱ ص ۲۰ و فیہا عن ایشخ قد وضع اللہ میزان الشرع بید العلم اہل التقوی فہم اباب تعدیل ادا التخرج فادق علی ید من ظہرت امارات اتباع الشرع سموہ کرامۃ وادق علی غیرہ سموہ مخار وشدیدہ وغیر ذلک ج ۱ ص ۱۳ ص ۱۳ لہم البشری فی الحیوۃ الدنیاء و فی الآخرة۔ ثم جعلک علی شریعۃ من امر فاتبہا ولا تتبع اہوار الذین لا یملکون فی الیواقیت قال ایشخ عبدالقادر جیلی وقد تری لی مرة نور عظیم طار الا فاق ثم بدت فی غیہ صوتہ دخی یا عبد القادر انا ربک وقد اسقطت حکم الکالیف فان شئت عبتنی وان شئت فقول فقلت انصار بالعمین الخ ج ۱ ص ۱۳ ص ۱۳ ایوم املت لکم دیکم و اتمت علیکم نعمتی ام لہم شرکاء شرعاً لہم من الدین عالم بالذن باللہ۔ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوه الی اللہ والرسول فاستؤاہل الذکر عن البغیدہ ج ۱ قال علما پر امید بالکتاب والسنتہ وکان بقول ایضا (باقی بر صفحہ ۱)

دین میں نکلنا درست نہیں ایسی ہی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ البتہ بعض باریک باتیں دین کی جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ پکے پکے اگلے عالموں نے اپنے علم کے زور سے قرآن و حدیث سے سمجھ کر دوسروں کو بھی بتلا دیں۔ ایسے لوگ مجتہد کہلاتے ہیں۔ مجتہد بہت ہوتے۔ چار ان میں بہت مشہور ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد۔ جس کو جس مجتہد سے زیادہ اعتقاد ہو اس کی پیروی کر لی۔ ہندوستان میں امام ابو حنیفہ کی پیروی کرنے والے زیادہ ہیں۔ وہ حنفی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح نفس کے

(لغیر ص ۱۶) اذا تيم شخصاً مترتباً في الهوار فلا تلتقوا اليه الا يان رايته مقيداً بالكتاب والسنة وكان يقول الطرق كلها مسدودة على الخلق الاعلى اليقين آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يقول لو كنت حائماً لضربت عنق من سمعت يقول لا موداة الا الله وليس لي فعل مع الله لان عطف به و كلامه نفى خير الله و بدم احكام التكاليف كلها ج ۴ ص ۲ وفيها عن ابراهيم الدوسي يقول لو ان الفقيه اتى بالعبادات والامور الشرعية بغير علة كما امره الله تعالى استغنى عن الشيخ ولكنه اتى العبادات بسبل المراض فذلك احتاج الى طبيب مرادية حتى يحصل له الشفاء ومن ههنا استغنى التابعون عن الخلاوة و الريافة كما علة تلامذة الاشياء ج ۴ ص ۲ وفيها عن الشيخ من الفتوحات اذا بلغ المريد مرتبة الاجتهاد اسقط حرم عليه الرجوع الى قول شيخه الا ان يكون دليل شيخه اذ صح من دليله ج ۱۲ ص ۲ وفيها من الامام الشافعي انه كان يقول اذا صح الحديث فهو حديث فهو حديث وفي رواية اذا تيم كلامي بخلاف الحديث فاعلموا بالمحدث واضربوا بكلامي الى الخ ج ۲ ص ۲ وفيها عن الشيخ اياكم والعين على احد من المجتهدين وتقولون انهم مجربون عن المعارف والاسرار كما يقع فيه الجملة المتصورة وان ذلك جهل مقام الائمة ج ۱۲ ص ۱۹

سنوارنے کے طریقے قرآن وحدیث کے موافق ولی لوگوں نے اپنے دل کی روشنی سے سمجھ کر بتلائے۔ ایسے لوگ شیخ کہلاتے ہیں۔ شیخ بہت ہوتے مگر ان میں چار زیادہ مشہور ہیں۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ۔ حضرت غوث الاعظم عبدالقادرؒ۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ خواجہ بہار الدین نقشبندؒ۔ جس مجتہد اور شیخ سے اعتقاد ہوا اس کی پیروی کر کے دوسروں کو برا سمجھنا درست نہیں۔ اریسوی مجتہد اور شیخ کی اسی دقت تک ہے جب تک ان کی بات خدا اور رسول کے خلاف نہ ہو۔ اور اگر ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہو اس میں پیروی نہیں۔

عقیدہ ۳۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبریل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں کہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کائنات آسمان سے نہ آدے گی۔ قیامت تک قرآن کا حکم چلتا رہے گا۔ ردسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ

۳۳ قولاً آمنا باللہ و ما نزل الینا و ما نزل الی ابراہیم واسحق و اسمعیل و الذین یؤمنون بما نزل ایک و ما نزل من قبک نزل بہ الروح الامین و آتینا داؤد زبوراً و آتینا الانجیل و کتبناہ الا انہ لا یأمنون۔ بحرفون الکلم عن مواضعہ انما نحن ازلنا الذکر و انما الحافظون۔ لایاتیسہ ابابلس من بین یدیه دلائل من خلفہ ۱۲

کیا ہے۔ اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ **عقیدہ ۳**۔ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا۔ اس کو صحابی سمجھتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی لڑائی جھگڑا ان کا سننے میں آوے۔ اس کو بھول چوک سمجھے، ان کی برائی نہ کرے۔ ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ بیٹھے۔ اور دین کا بندوبست کیا۔ اس لیے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں۔ تمام امت میں یہ سب بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔ **عقیدہ ۴**۔ پیغمبر صاحب کی اولاد اور مہربیاں سب تعظیم کے لائق ہیں۔ اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ واسابقون الاولون من المهاجرين والانصار الخ والذين معه اشادوا على الكفار الى آخر السورة قال ابنی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی الحدیث متفق علیہ اللہ فی امیابی لا تتخذہم غرضا من بعدی فمن اہجم فحیی اہجم ومن بغضہم فبغضی بغضہم ومن اذاہم فقد ذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فوشک ان یاخذہ رواہ الترمذی۔ و ابن عمر قال کنانی ذمن ابنی صلی اللہ علیہ وسلم لا تفاضل بینہم رواہ البخاری ذنی روایت لابن داؤد وقال کما نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امہ ابنی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم فی ابوابیت عن ایشخ العلم انہ یس علی امہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم من ہوا فضل عن ابو بکر غیر علی علیہ السلام ۲ ج ۲ ص ۲۵۱ ۲۵۲ انیا یرید اللہ ربقیہ ص ۲۵۱

کا اور بیسیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔ **عقیدہ ۵**۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان کو مان لے۔ اللہ و رسول کی کسی بات میں بھی شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ ۶**۔ قرآن و حدیث کے کھلے کھلے مطلب کا نہ ماننا اور ارجح بیج کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے۔ **عقیدہ ۷**۔ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ ۸**۔ گناہ خواہ کتنا ہی بڑا ہو جیت تک اس کو برا سمجھے اس سے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ **عقیدہ ۹**۔ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا نا اُمید ہو جانا کفر ہے۔

(بقیہ ص ۱۹) لِيَذِيبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ الْبَنِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَبِيبُ مَنْ نَسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَلَيْدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضَّلْتُ الشَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۱۲

۲۵ اَنَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا اِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تَفْتَحْ لَهُمْ ابْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ ذَا بَاطِرٍ وَرَسُولُهُ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۱۳ **۲۶** اِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِيْ آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۱۴ **۲۷** وَلَا يَحْزَنُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ۱۵ **۲۸** يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوَلَّوْا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۱۶ **۲۹** لَا يُبَيِّنُ مِنَ رُّوحِ اللّٰهِ اَلَا يَقُومُ الْكَافِرُونَ لَا يَأْمَنُ كَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا يَقُومُ الْكَافِرُونَ ۱۷

عقیدہ ۳۴۔ کسی سے عیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کرنا کفر ہے۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف و الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے کوئی بات معلوم ہو سکتی ہے۔ **عقیدہ ۳۵۔** کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لیکر اللہ در رسول نے لعنت کی ہے۔ یا ان کے کفر کی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔ **عقیدہ ۳۶۔** جب آدمی مر جاتا ہے اگر گاڑا جاوے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جاوے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ اگر پوچھتے ہیں، تیرا پروردگار کون ہے، تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مردہ ایمان دار ہوا تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے سب طرح کی چین ہے۔ اور نہیں تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے

۳۷۔ لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ عالم الغیب فلا ینظر علی غیبہ احد، الا من اراد من رسول، اذا اوحینا الی امک یاوحی ان اقد فی التابوت فاقد فیہ فی انیم فلیلقہ الیم یا اس یاخذہ عدولی وعدولہ۔ ۳۸۔ ولا تمروا انفسکم ولا تاتوا بالقاب۔ ۳۹۔ اللعنة اللہ علی الظلمین ففعل لعنة اللہ علی الکاذبین، واتبعنا ہم فی ہذہ الدنیا لعنة ۴۰۔ عن انس بنی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت، نزلت فی عذاب القبر یقال لمن ربک؟ فیقول ربی اللہ ونبی محمد متفق علیہ سنقدہم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم، روی الترمذی ما من مسلم موت یوم الجمعة ویلدة الجمعة اذ قاة فنة القبر ۴۱۔ ونحو ذلک من الاحادیث ۴۲۔

کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اس پر بڑی سختی ہوتی ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے۔ مگر یہ باتیں مُردے کو معلوم ہوتی ہیں۔ اور لوگ نہیں دیکھتے۔ جیسا سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور جاگتا آدمی اس کے پاس بیٹھا ہوا بے خبر ہے عقیدہ مُردے کے لئے دعا کرنے سے کچھ خیر خیرات دے کر نکلنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے۔ اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے عقیدہ اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلاتی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اور خوب

۳۳ یقولون ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالآية ۱۲ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منی اہل الحجة اتقی الانف یملأ الارض قسطاً وعدلاً کما کنت جوراً رواہ ابو داؤد وعن خدیجہ بن اسید قال اطلع ابنی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نذکر فقال آنذرون قالوا آنذکر اسامہ قال انہا لن تقوم حتی ترد اقبلہا عشر ابات و ذکر الدخان والذخال والدابة و طلوع الشمس من مغربہا و نزول عیسی بن مریم و یاجوج و ماجوج و ثلث خوف بالشرق و خف بالمغرب و خف بجزیرۃ العرب و آخر ذلک ما یرخرج من الیمین قطره الناس الی محشر یم و فی روایۃ نار یرخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر و فی روایۃ فی العاشرة و ریح ملقی الناس فی البحر رواہ مسلم عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللہ لایحیی علیکم ان اللہ تعالیٰ یس باعور و ان المسیح الدجال اعور عن الیمین کان عینہ غلبۃ ہائیت متفق علیہ روی ابن ماجہ من حدیث خدیجہ یدرس الاسلام کما یدرس وشی الثوب حتی لایدری ما یمیم ولا صلوۃ و ذلک دلا صدقہ و یدری کتاب اللہ فی لیلۃ فلا یقی فی الارض منه آیتہ عن عائشہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبعث اللہ ریحاً طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبة من خردل من ایمان فیقی من الاثر فیخرجون الی دین آباءہم رواہ مسلم و انہ لعلم ساعۃ حتی اذا فخت یا جوج و ماجوج و ہم من کل عذب فیلون و اذا وقع القول علیہم اخرجناہم و ابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بائینا لایؤتین

انصاف سے ہادشاہی کریں گے۔ کانادہ جال نکلے گا۔ اور دنیا میں بہت فادہ چاڑے گا۔ اس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یا جوج و ماجوج بڑے زبردست آدمی ہیں وہ تمام زمین میں پھیل پڑیں گے۔ پھر وہ خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طور کا جانور زمین سے نکلے گا، اور آدمیوں سے باتیں کرے گا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید اُٹھ جاوے گا۔ اور چند روز میں مسلمان مر جادیں گے۔ اور تمام دنیا کافروں سے بھر جاوے گی اور بہت باتیں ہوں گی۔

عقیدہ۔ جب ساری نشانیاں پوری ہو جادیں گی۔ اب قیامت کا سامان شروع ہو گا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ یہ صور ایک بہت بڑی چیز سنگ کی شکل ہے اس مَور کے پھونکنے سے تمام زمین آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جادیں گے۔ تمام مخلوقات مر جادیں گے اور جو مر چکے ہیں اُن کی

۳۵ عن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الصور قال عن یسینہ جبیر بن عبد اللہ عن یسارہ میکائیل رواہ زرعم بن عبد اللہ بن عمرو عن ابیہی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصور قرن یخ فیہ رواہ الترمذی فاذا نفخ فی الصور نفخۃ واحدة وحملت الارض والجبال فذکاکمۃ واحدة فیومئذ وقعت الواقعة والنشت السماء فی یومئذ وامتدوا میتہ یوم نفخ فی الصور فصق من فی السموت ومن فی الارض الامن شارثم نفخ فیہ اخری فاذا هم قیام نیظرون۔ عن ابی ہریرۃ عن ابیہی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس یبعثون یوم القیمۃ فاکون اول من یتقیق فاذا موسیٰ باطش بجانب العرش فلا یرى الاکان من صق فافاق قبلی ادکان فمن استشفی اللہ متفق علیہ ۱۲

روحیں بے ہوش ہو جا دیں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جس کا بچنا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جائے گی۔

عقیدہ ۵۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم دوبارہ پیدا ہو جاوے۔ دوسری بار پھر صور پھونکا جاوے گا۔ اس سے پھر سارا عالم موجود ہو جاوے گا۔ مردے زندہ ہو جا دیں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جا دیں گے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کریں گے۔ سب برے بھلے عمل تو لے جائیں گے۔ اُن کا حساب ہوگا۔ مگر بعضے بدون حساب جنت میں جائیں گے۔ نیکوں کا نامہ اعمال دہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلا دیں گے، جو دو دھسے

۱۳۵۰ و نفع فی الصور فاذا هم من الاصل الی ربهم نیلون عن ابی ہریرۃ قال انہی صلی اللہ علیہ وسلم انا سید الناس یوم القیامۃ یوم یقوم الناس لرب العالمین وقد لوا الشمس فیبلغ الناس من النعم والکرب مالا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیا تون آدم ذکر حدیث الشفاعۃ الی ان یقال فیقال یا محمد ادخل من احک من الاحساب بلہم من الباب الایمن متفق علیہ۔ فاما من اوتی کتابہ بمیینہ فسوف یحاسب حاسباً یسر و ینقلب الی اہلہ مسروراً و اما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول یا ینتی لم اوت کتابہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رءا شداً یا فاس من اللہین و اجلی من اہل رءاہ سلم، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یضرب الجسر علی جہنم و تحمل الشفاعۃ و یقولون اللہم سلم سلم فیمر المؤمنون کضرب البین و کالبرق و کالترج و کالطیر و کاجادید الخیل و الکراب فاج سلم و مخدوش و مسل و مکدوش فی نار جہنم متفق علیہ ۱۳۵۱

زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ بیٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جاویں گے جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ **عقیدہ ۳۷**۔ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور اس میں سانپ، بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہو گا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے، خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔ **عقیدہ ۳۸**۔ بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں۔ بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا، اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے، **عقیدہ ۳۹**۔ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے

۳۷ اعدت للکافرن۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اشفع فیقول عذرا فخرجوا من النار وادخلہم الجنة حتی ما یبقی فی النار الا من قد جلسہ القرآن لے وجب علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا دخل اہل الجنة جنتہا اہل النار انار یقول اللہ تعالیٰ من کان فی قلبہ شقاق جہنم من خول من ایمان فاخرجہ مضیق علیہ لا یوت فیہا ولا یحیٰ **۳۸** اعدت للتقین مثل الجنة التي وعد المتقون فیہا انہار من مار غیر آمن الی قولہ و مغفرة من ربہم۔ لا خوف علیہم ولا یم یجرون دیم فیہا خلدون۔ فی البواقی وکان الشیخ محی الدین رحمہ یقول الجنة والنار مخلوقتان ج ۲ ص ۱۲۹ فیہا انی قدر ایت فی حکم الشیخ الوسطی یتقدان اہل الجنة و اہل النار مخلدون فی دار بہا لا یخرج احد منہم من دارہ ابد الا بدین و دہر الداہرین و قال مرادنا باہل النار الذین ہم اہل من الکفار و المشرکین و المنافقین و المعطین و المعصاة الموحدين فانہم یخرجون من النار بالنصوص ۱۲ ج ۲ ص ۱۲۹ و فیہا ما دون ذلک لمن یثار ۱۲

یا بڑے گناہ کو محض اپنی مہربانی سے معاف کر دے، اور بالکل اس پر سزا نہ دے۔ **حقیقہ ۳۵**۔ جن لوگوں کا نام لے کر اللہ و رسول نے ان کا بہشتی ہونا بتلادیا ہے ان کے سوا کسی کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لکا سکتے۔ البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اللہ کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔ **حقیقہ ۳۶**۔ بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔ **حقیقہ ۳۷**۔ دنیا میں جاگتی ہوئی ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

۳۵ قالت ام العلاء فقلت رحمک اللہ یا اساب شہادت ان قد کرامک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یدریک باکرامہ بخاری۔ وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم شہد لہ اربعۃ بخیر دخلہ اللہ الجنۃ قلنا وثلثۃ قال وثلثۃ قلنا واثان قال واثان ثم لم یسئل عن الواحد رواہ البخاری ۱۲ **۳۶** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیرفع الجہات فینظرون الی وجہ اللہ فما اعطوا شیئاً احب الیہم من النظر الی ربہم رواہ مسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینظر الیہم وینظرون الیہم فلا یلتفتون الی شیء من انہم ما داموا ینظرون الیہ رواہ ابن ماجہ ۱۲ **۳۷** قال من ترائی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجاب النور لو کشفہ لاحرق سہات وجہ ما نہی الیہ بصرو من خلعتہ رواہ مسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن یراہ احدکم ربحتی موت رواہ مسلم فی کتاب الفتن فی صفۃ الدجال فی البیوا قیت عن ایشخ عبد القادر الجیل فی رضی اللہ عنہ لم یبلغنا وقوع ذلک فی الدنیا لاحد غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل ان فلا یرحم فانہوہ ایشخ ورجعہ عن ہذہ القول واخذ علیہ العہد ان لا یعود الیہ فیقول ایشخ الحق ہذا الرجل ام مبطل فقال ہو محق طیس علیہ وذلک اند شہد بصیرۃ باقی برکتہ **۳۸** اور بعض صحابہ کے قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شب معراج میں دیدارِ ربانہ دے دیا گیا ہے نہیں ہوا۔ عالم آخرت میں ہوا کیونکہ آسمان عالم آخرت ہے اور زمان آخرت ابھی نہیں آیا۔

عقیدہ عمر بھر کوئی کیا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق جزا و سزا ہوتی ہے۔

فصل

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُسْلِمِينَ قُولُوا مَا تَوَلَّوْا وَنُصَلِّمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ مِثْلًا لَا يَعُدُّ ۚ إِنَّ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ۚ لَعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَا يُخَدِّعُكَ مِنْ عِبَادِكِ نَصِيبًا مَفْرُوضًا وَلَا ضِلَالَهُمْ وَلَا ضِيقَهُمْ وَلَا مُرْتَهُهُمْ فَلْيَسْبِكَنَّ أَذَانُ الْأَنْعَامِ وَ

(بقیہ حاشیہ ص ۲۷) نور ذلک الجمال البدیع ثم حرق من بصیرتہ الی بصرہ منفذ فرای ببصر بصیرتہ حال اتعال سماعہا نور شہودہ فظن ان بصرہ انظارای ما شہدتہ بصیرتہ دانمارای بصر حقیقہ بصیرتہ نقص من حیث لایدری قال تعالیٰ مریج البحرین یلقیان بینہما برزخ لا ینعیان وکان جمع من الشایخ حاضرین فاعجبہم ہذا الجواب واطربہم ودمشوا من حسن افصاحہ رضی اللہ عنہ عن حال ذلک الرجل ۱۲ فیہا ایضا عن الشیخ محی الدین اعلم ان الحق تعالیٰ اذا کان الوہم لا یحیط بہ مع انہ العطف من الادراک الحسی فکیف یدرکہ البصر الذی ہوا لا کشف ۱۲ ج ۲ ص ۱۹۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالخوا تیم متفق علیہ ۱۲

لَا مَرْتَبَهُمْ فَلْيَغْيِرْ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا يَعِدُهُمْ وَوَعْدُهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝

ان آیتوں سے بدعت اور شرک اور رسومِ جہل و اطاعت و موافقت شیطان کی برائی صاف صاف معلوم ہوئی۔ چونکہ ان امور کے ارتکاب سے توحید و رسالت کے عقیدہ میں خلل اور ایمان میں ظلمت و کدورت آجاتی ہے۔ اس لئے بعد ذکر عقائد اسلام کے مناسب ہوا کہ بعض بڑے عقیدے اور بری رسمیں اور بعض بڑے بڑے گناہ جو بکثرت رائج ہیں بیان کئے جاویں تاکہ لوگ آگاہ ہو کر ان سے بچیں۔ ان میں بعض باتیں بالکل کفر و شرک ہیں۔ بعضی قریب کفر و شرک کے، بعضی بدعتِ ضلالت بعضی مکروہ و معصیتِ غرض سب سے بچنا ضروری ہے۔ پھر جب ان چیزوں کا بیان ہو چکے گا جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے۔ اس کے بعد ایمان کے شعبوں کا اجمالاً ذکر ہوگا۔ کیونکہ ان سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ پھر گناہوں سے جو دنیا کا نقصان اور طاعات سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے۔ اس کو اجمالاً ذکر کریں گے جو دنیا کے نفع و نقصان کا لوگ زیادہ لحاظ کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کچھ عمل کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو، چونکہ سب دلائل لکھنے کی اس مختصر میں گنجائش نہ تھی اس لئے مشہرت پر قلم انداز ہوئے۔

اشترک فی العلم

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد کرنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر ہے، نجومی، ہنڈت سے عیب کی خبریں دریافت کرنا یا کسی بزرگ کے کلام سے فال سے دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی، کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔

اشترک فی التصرف

کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزی اولاد مانگنا

اشترک فی العبادۃ

کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، خدا کے حکم کے مقابلے میں کسی دوسرے قول یا رسم کو ترجیح دینا، کسی کے روبرو جھکنا، یا نقش دیوار کی طرح کھڑا ہونا۔ چھڑیں نکلانا، تعزیرِ عِلْم وغیرہ رکھنا، توپ پر بکرا چڑھانا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا کسی کی دد مائی دینا، کسی جگہ کا کبچے کا سادب و غلٹ کرنا

اشترک فی العشاۃ

کسی کے نام پر بچے کے کان ناگ چھیدنا، بالی پہنانا، کسی کے نام کا پیسہ

۱۔ قال اللہ تعالیٰ وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ہو ۱۲۔ قل من یدہ ملکوت کل شیء
وہو بجمہ ولا یجبار علیہ ان ینتم تعلون۔ سيقولون اللہ قل فانی تسحدون ۱۳۔ لا تعبدوا الا اللہ
۱۴۔ وجعل اللہ محاذاً من الحرت والانعام نصیباً الی قوله ان اللہ لا یدعی القوم الخالفین ۱۵۔

باز پر باندھنا، یا گلے میں نازا ڈالنا، سہل باندھنا، چوٹی رکھنا، بڑی پہنانا، فقیر بنانا، علی بخش، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا، کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا کسی جانور پر کسی کا نام لگا کر ان کا ادب کرنا، محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا لال کپڑا نہ پہننا، بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا، عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا، اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا، نجومی، رمال یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے کچھ باتیں پوشیدہ پوچھنا، شگون لینا، کسی مہینے کو منحوس سمجھنا، کسی بزرگ کا نام بطور وظیفے کے چیننا، یوں کہنا کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلاں ناکام ہو جائے گا۔ یا یہ کہیں کہ اوپر خدا نیچے تم، کسی کے نام کی قسم کھانا، کسی کو شاہنشاہ یا خداوند خدا لگایا کہنا، تصویر رکھنا، خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا،

بدعات القبر

قبروں پر دھوم سے میلہ کرنا، کثرت سے چراغ جلانا، عورتوں کا دھاں جانا چادریں ڈالنا، پختہ بنانا، بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا، قبروں کو بوسہ دینا، یا طواف و سجدہ کرنا، دین و دنیا کے ضروری کاروبار حرج کر کے درگاہوں کی زیارت کے لئے سفردا ہتمام کرنا، دہاں گانا بجانا، اونچی اونچی قبریں بنانا، ان کو منقش بنانا، ان پر پھول مار ڈالنا، اس کی طرف نماز پڑھنا، اس پر

عمارت بنانا، پتھر وغیرہ لکھ کر وہاں لگانا، چار شامیانہ، نقارہ، کھانا،
مٹھائی وغیرہ چڑھانا، عرس کرنا یا عرسوں میں شریک ہونا،

بدعات الرسوم

تیجا، چالیسواں وغیرہ کو قدری سمجھ کر کرنا، باوجود ضرورت کے عورت
کے نکاح ثانی کو معیوب سمجھنا، نکاح، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ
وسعت بھی نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں بجالانا خصوصاً ناچ و ننگ وغیرہ
کرنا، ہولی یا دیوالی کی رسمیں کرنا، مرد کا مٹی، مہندی، سرخ کپڑے یا کثرت
سے انگوٹھیاں چھلے پہننا، سلام کی جگہ بندگی، کورنش وغیرہ کہنا، دیوار، جیٹھ
پھوپھی زادہ، خالہ زاد بھائی کے رو برو بے محابا عورت کا آنا، لگرا دریا
سے گاتے بجاتے لانا، راگ باجائنا، بالخصوص اس کو عبادت سمجھنا، لب
پر فخر کرنا، یا کسی یررگ کے منسوب ہونے کو کافی سمجھنا، سلام کو بے ادبی
سمجھنا، یا خط میں بعد آدائے آداب دیودیت لکھنا، کسی کی تعریف
میں مبالغہ کرنا، شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں ہندوؤں
کی رسمیں کرنا، دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا، آتش بازی، ٹپیاں
وغیرہ کا سامان کرنا، فضول آرائش کرنا، بہت سی روشنی شعلیں لے
جانا، دولہا کا گھر کے اندر عورتوں کے درمیان جانا، چوتھی کھیلنا، مہر
زیادہ مقرر کرنا، کنگنا، سہرا باندھنا، غمی میں چلا کر رونا، منہ اور سینہ
پیٹنا، بیان کر رونا، استعمال گھڑے توڑ ڈالنا، برس روز تک یا کم و

دیش اس ٹھر میں اچار نہ پڑنا، کوئی خوشی کی تقریب نہ ہونا، مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا، حد سے زیادہ زیب و زینت میں مشغول ہونا، سادی وضع کو میعوب جاننا مکان میں تصویریں لگانا، مرد کو لباس ریشمی استعمال کرنا، حاصدان، عطر دان وغیرہ چاندی سونے کے استعمال کرنا، عورت کو بہت باریک کپڑا پہننا، یا بجتا زیور پہننا، کفار کی وضع اختیار کرنا، میلوں میں جانا، دھوٹی، ہنگا پہننا، لڑکوں کو زیور پہننا، ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا یا پڑھانا، شیطان کی کھڑی یا چندیا کھلوانا، مونچھ بڑھانا، ٹخنوں سے نیچے پانچامہ پہننا، مردوں عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی وضع اختیار کرنا، محض زیب و زینت کے لئے دیوار گیری، چھت گیری لگانا، سیاہ خضاب، شگون ٹوٹکہ کرنا، کسی چیز کو منحوس سمجھنا، خدائی رات کرنا، بدن گوڑنا، سفید بال نوچنا، شہوت سے گلے لگنا یا ہاتھ ملانا، کھم زعفران کا کپڑا مرد کو پہننا، شطرنج گبنجہ وغیرہ کھیلنا، خلاف شرع جھاڑ پھونک کرنا اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے چند امور کا بیان کر دیا ہے۔ اوروں کو اسی پر قیاس کر لینا چاہیئے۔

بعض کبائر

شرک خدا سے کرنا، خونِ ناحق کرنا، ماں باپ کو ایذا دینا عورت سے زنا کرنا، یموں کا مال کھانا، کسی عورت کو جھوٹ تہمت زنا کی لگانا،

دو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا، شراب پینا، ظلم کرنا، کسی کو پیچھے
 بدی سے یاد کرنا، کسی کے حق میں گمان بد کرنا، اپنے تئیں غیروں سے
 اچھا جاننا، خدا سے خوف نہ کرنا، خدا کی رحمت سے ناامید ہونا، کسی سے
 وعدہ کر کے وفاتہ کرنا، ہمسایے کی بہو بیٹی پر نظر بد کرنا، کسی کی امانت
 میں خیانت کرنا، خدا کا کوئی فرض مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج ترک کرنا،
 قرآن شریف پڑھ کر بھلانا، سچی گواہی چھپانا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ
 بولنا، خصوصاً جھوٹی قسم کھانا، جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی
 رہے۔ خدا کے سوا اور کسی کے نام کی قسم کھانا، سوائے خدا کے اور کسی کو
 سجدہ کرنا، جمعہ کی نماز ترک کرنا، ہمیشہ نماز ترک کرنا، مسلمانوں کو
 کافر کہنا، کسی کا گلہ سنا، چوری کرنا، ظالموں کی خوشامد کرنا، بیاج
 یا رشوت لینا، جھوٹے مقدمے فیصل کرنا، سودا لیتے دیتے کم تولنا
 مول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا، لوگوں سے بُرا کام کرنا، حیض
 کی حالت میں اپنی بی بی سے صحبت کرنا، اناج کی گرانی سے خوش ہونا۔
 کسی غیر عورت کے پاس تنہا بیٹھنا، جانوروں سے جماع کرنا، جوا کھیلنا
 کافروں کی رسمیں پسند کرنا، بخومی کی باتوں کو سچا جاننا، اپنی
 عبادت یا تقویٰ کا دعوے کرنا، مُردے پر پٹینا پکار کر روزنا، کھانے
 کو برا کہنا، ناچ دیکھنا، لوگوں کے دکھانے کو عبادت کرنا، نفس کے خوش
 کرنے کو راگ باجا سنا، کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا،

شعبۂ ایمانیہ

خدا پر ایمان لانا اس کے غیر کو حادث جاننا، اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور قیامت پر ایمان لانا، حق تعالیٰ سے محبت رکھنا، اوروں سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا، بلا دخل نفسانیت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا، آپ کی تعظیم کا معتقد رہنا اور درد پڑھنا، اسی تعظیم میں داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا، اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا، اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے۔ خدا سے خوف رکھنا اور اس کی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا، اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا، اور عہد کو پورا کرنا، اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا۔ اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا حیا کرنا، اور توقیر بزرگ کی اور تحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا، اور غضب ترک کرنا اور حقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا، اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا۔ کمتر تہ تلادت کا دس آیتیں ہیں۔ اور متوسط

۱۔ ان سب شعبوں کے فضائل اور تعلقات ضروریہ حسب ضرورت زمانہ حال ایک مستقل رسالہ خواہ مخواہ ایمان میں بیان ہوئے ہیں۔ ضرور وہ دیکھنے کے قابل ہے۔ خصوصاً نوجوانانِ نر تعلیم یافتہ کو اس کا دیکھنا بہت ضروری ہے۔

رتبہ سوائتیں، اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاتوں سے تطہیر ہی میں داخل ہے۔ اور ستر کو چھپا رکھنا، اور فرض اور نفل نماز پڑھنا، اور اسی طرح فرض زکوٰۃ نفل صدقہ ادا کرنا، اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنا سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض و نفل روزہ رکھنا، اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالمدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین قائم نہ رہ سکے۔ اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا، اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا، نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنا، اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا، اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا، اور اولاد کو تربیت کرنا اور ناتہ داروں کا حق ادا کرنا، اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنا، اور مالک کی لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا، اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا، اور مسلمان کا حاکموں کی اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا۔ اور خوارج اور باغیوں سے قتال کرنا، اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امن سبک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسی میں داخل ہے۔ اور حد و کو جاری رکھنا اور بشرط پائے جانے شرط کے شاعت دین کرنا اور مرابطہ یعنی حصار دارالاسلام کی محافظت کرنا اسی میں داخل

ہے۔ اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادا سے امانت میں داخل ہے اور قرض کسی حاجت مند کو دینا، اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا کرنا اور اپنا حق لینے میں سختی نہ کرنا حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال ہے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر، اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ طور پر مال کو برباد نہ کرنا، اتفاق فی الحق میں داخل ہے، اور سلام کا جواب دینا، اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا، اور لہو و لعبے پر ہنر کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا

معاصی کے بعض ذہبی نقصانات

علم سے محروم رہنا، رزق کم ہو جانا، خدائے تعالیٰ سے وحشت ہونا، آدمیوں سے وحشت ہونا، مخصوص نیک آدمیوں سے، اکثر کاموں میں دشواری پیش آنا، قلب میں ایک تاریکی سی معلوم ہونا، دل اور بعض اوقات جسم میں کمزوری ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا، عمر گھٹنا، معاصی کا سلسلہ چلنا، ارادہ توبہ کا کمزور ہو جانا۔ چند روز میں معصیت کی برائی دل سے نکل جانا۔ دشمنان خدا کا دارث بننا افعال شنیعہ میں۔ خدائے تعالیٰ کے نزدیک خوار ہو جانا، دوسری مخلوق کو اس کا ضرر پہنچنا اور اس وجہ سے ان کا اس پر لعنت

سہ ان نقصانات و منافع کا مرتب ہونا معاصی و طاعات پر بدلائل کتاب جزاء العمل میں مفصل بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ اس میں اور بھی نہایت مفید مضامین ہیں اس کا بھی ضرر مطالعہ کیجئے۔ دارالاشاعت کراچی سے مل سکتا ہے۔

کرنا، عقل میں فتور ہو جانا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لغت ہونا، فرشتوں کی دعا سے محروم ہو جانا، پیداوار وغیرہ میں کمی ہونا، حیا و عزت کا جاتا رہنا، اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے دل سے نکل جانا، نعمتوں کا سلب ہونا، بلاؤں کا ہجوم ہونا، مدح و شرف سے اقباب سلب ہو کر بجائے اس کے مذمت اور ذلت کے خطاب ملنا، شیاطین کا مسلط ہو جانا، قلب کا پریشان رہنا، مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا، خدائے تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مرنا۔

طاعات کے بعضہ دنیوی منافع

رزق بڑھنا ہر طرح کی برکت ہونا، تکلیف دہ پریشانی دور ہونا، مقاصد میں آسانی ہونا، زندگی بالطف ہونا، بارش ہونا، ہر قسم کی بلا کاٹل جانا، اللہ تعالیٰ کا حامی و مددگار ہونا، فرشتوں کو حکم ہونا کہ ان کے قلوب کو قوی رکھو، سچی عزت ملنا، مراتب بلند ہونا، دلوں میں محبت پیدا ہو جانا، قرآن کا اس کے حق میں شفا ہونا، مالی نقصان کا نعم البدل ملنا۔ روز بروز نعمت میں ترقی ہونا، مال بڑھنا، قلب میں راحت و اطمینان پیدا ہونا۔ آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچنا، زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سنانا، حاجات میں مدد ملنا، ترددات کا رفع ہو جانا، حکومت باقی رہنا، اللہ تعالیٰ کا غصہ فرو ہو جانا، عمر بڑھنا، افلاس و فاقہ سے بچنا، تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔

اعمال و عبادات

عمل وضو اچھی طرح کر دو گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو، عمل بہ وقت وضو سے رہنے کی کوشش کرو۔ عمل نازہ وضو بہتر ہے اگرچہ پہلے سے وضو ہو عمل مذی سے غسل واجب نہیں۔ پیشاب گاہ دھو کر وضو کرنا چاہیے۔ عمل دم و شک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک یقیناً کوئی امر وضو توڑنے والا واقع نہ ہو۔ عمل انگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا یا نماز کی ہمیت پر سو رہنے سے، عمل پیشاب پانچ گانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت مت کرو۔ داہنے ہاتھ سے استنجا مت کرو، تین کلوخ سے بلا ضرورت کم مت لو، پلیدی اور ہڈی اور کونہ سے استنجا مت کرو۔ عمل پیشاب سے احتیاط نہ کرنے سے عذاب

۱۔ زیادہ مقصود بیان کرنا آداب اعمال کا ہے اور احکام فقہ کتب فقہیہ سے حاصل کرنا چاہیے۔ ۲۔ ابودنر یا اس کا اردو ترجمہ کام کی کتاب ہے۔ ۳۔ اتباع الوضوء علی المکارہ ۱۲ رواہ مسلم ۴۔ لا یحافظ علی الوضوء الا المؤمن ۱۲ مالک ۵۔ من توضع علی طہر کتب لہ عشر حسنات ۲ ترمذی ۶۔ عن علی قال کنت رجلاً ندائی قولہ بغضل ذکرہ و تبرؤنا ۱۲ بخاری و مسلم ۷۔ فلا یخرج من المسجد حتی یمسح صوتاً و یدیر یحاً ۱۳ مسلم ۸۔ ینظر دن عشر حتی یثقی روہم ثم یصلون لا یوضؤون ۱۲ ابوداؤد ان الوضوء علی من نام مضطجاً فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ ۱۲ ترمذی ۹۔ عن سلمان قال نہانا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتقبل القبۃ بباطل اولول او استنجی باقل من ثلثہ اجمار وان نتنجہ برجیع او نعظم رواہ مسلم و صحابہ ابو داؤد و ۱۲ ۱۰۔ اما احدہما فكان لا یستیزہ من البول ۱۳ متفق علیہ ۱۲

قبر ہوتا ہے عمل سڑک پر یا سایہ میں پانتخانہ مت پھر و عمل پانتخانہ میں جاتے وقت انگوٹھی جس میں اللہ و رسول کا نام لکھا ہو باہر اتار دو۔ عمل پانتخانہ میں ایسی جگہ پانتخانہ کو بیٹھو جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو اور دامن اس وقت اٹھاؤ جب زمین سے قریب ہو جاؤ عمل پیشاب ایسی جگہ کرو جہاں سے چھینٹ نہ اڑے اور کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو۔ شاید اس میں سے کوئی موزی چیز نکل کر تم کو ایذا پہنچا دے۔ عمل پانتخانہ پھرتے وقت پشت پر کوئی آڑ ہونا چاہیے۔ اگر اور کچھ نہ ہو تو ریت کا ڈھیر ہی لگاؤ۔ عمل غنخانہ میں پیشاب مت کرو اور پانتخانہ تو اور بھی بہودہ بات ہے عمل پانتخانہ پھرتے وقت باتیں مت کرو۔ عمل جب پانتخانہ جانے لگو تو یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ جب نکل آؤ یہ پڑھو۔ غُفْرَانَكَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اٰذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَ عَا فَا نِیْ۔ عمل کلونخ کے بعد پانی سے بھی استنجا کرو۔ عمل پیشاب کھڑے ہو کر مت کرو۔ عمل حتی الامکان ہر نماز کے وقت مسواک کرو۔ عمل تعجب سو کر اٹھو جب تک اچھی طرح

۹۹ اللّٰہی تجھ ہی طریق اذہم ۱۲ مسلم ۱۱۱۱ اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ ۱۲ ابو داؤد ۱۱۱۱ انطلق حتی لا يراه احد ۱۲ ابو داؤد ۱۲ ولم يرفع ثوبه حتى يدنوا الارض ۱۲ قلیئر تدبولہ ۱۲ ابو داؤد ۱۲ لا یبدلن احدکم فی حجر ابو داؤد ۱۱۱۱ ومن اتى الغائط فليستتر فان لم يجد الا ان يجمع كشيئا من رمل فليستتر به ۱۲ ابو داؤد ۱۲ لا یبدلن احدکم فی مستح ۱۲ ابو داؤد ۱۱۱۱ لا یخرج الرجلان یغتربان الغائط کاشفین عن عورتہما یخندان ۱۲ احمد ۱۱۱۱ ابو داؤد و ترمذی داہن ماجہ ۱۲ ۱۱۱۱ آتیہ ہمار فی کما در کردہ فاستنجی ۱۲ ابو داؤد ۱۱۱۱ فقال یا عمر لا تبزل قائما ۱۲ ترمذی ۱۱۱۱ دبا سوک عند کل صلوٰۃ ۱۲ متفق علیہ ۱۱۱۱ اذا استیقظ احدکم فلا یفسد یدہ فی الانا حتی یغسلہا ثلاثا ۱۲ متفق علیہ

نہ دھولو پانی کے اندر نہ ڈالو عمل وضو میں ایڑی پر پانی پہنچانے کیلئے زیادہ اہتمام کرو۔ عمل وضو میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلل کرو۔ اور طاهر صی میں بھی خلل کرو۔ عمل وضو میں اس طرح کے وہم مت کرو کہ خدا جانے پانی ناپاک تو نہیں، فلاں عضو پر پانی پہنچا یا نہیں تین دفعہ دھو چکا ہوں یا نہیں عمل غسل اس طرح کرو پہلے دونوں ہاتھ پاک کر لو پھر جو نجاست بدن پر لگی ہو اس کو دور کر دو۔ پھر وضو کر دو پھر تین بار سر دھو دو۔ پھر تمام بدن پر پانی ڈالو عمل وضو میں پانی ضائع مدت کرو عمل اگر انگوٹھی پہنے ہو اس کو ہلایا کرو عمل غسل کے بعد پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ عمل حالات جنابت میں اگر سونا یا کھانا کھانا چاہے یا بی بی کے پاس دوبارہ جانا چاہے بہتر ہے کہ استنجا اور وضو کرے۔ لیکن اگر وضو نہ کیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ عمل وضو پانی بہتا نہ ہو گو کتنا ہی زیادہ ہو بلا ضرورت اس میں پیشاب نہ کرے۔

۱۲۱ دیل الاعقاب من النار ۱۲۲ مسلم ۱۲۳ اذ توفات فخلل اصابع يدك ورجلك ۱۲۴ ترمذی ان ابني صلی اللہ علیہ وسلم کان یخيل الجمیة ۱۲۵ ترمذی ۱۲۶ ان للوضوء شیطانا یقال له الوہبان فاتقوا وسواس الماء ۱۲۷ ترمذی ۱۲۸ قال فی الوضوء سرف قال نعم وان كنت علی نهر جار ۱۲۹ احمد ۱۳۰ حرک خاتمہ فی اصبعہ ما قطنی ۱۳۱ ید فی غسل یدیه قبل ان یدخلها الاناء ثم یفرغ یمینہ علی شمالہ فیغسل فرجہ ثم یتوضأ الی قوله ثم یغصب علی راسہ ثلاث غرفات یمیدہ ثم یغییض المار علی بجلده لکھ ۱۳۲ مسلم ۱۳۳ کان ابني صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل ۱۳۴ ترمذی ۱۳۵ توضأ والغسل ذکرک ثم نم ۱۳۶ متفق علیہ اذا کان جنباً قالادان یا ل ادنیام توضأ وضوءہ للصلوۃ ۱۳۷ متفق علیہ اذا آتی احدکم اہل ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینہما ۱۳۸ مسلم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ثم یام ثم نیتہ ثم ینام ۱۳۹ احمد ۱۴۰ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینال فی المار الراکد ۱۴۱

عمل جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اس کے استعمال سے اندیشہ برص کی بیماری کا ہے۔ عمل جمعہ کے روز غسل کرنا سنت اور مردے کو نہلا کر غسل کر لینا بہتر ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ

عمل نماز اچھے وقت پڑھو، رکوع، سجدہ اچھی طرح کرو، خشوع و خضوع جس قدر ہو سکے بجا آؤ۔ عمل جب پچہ سات برس کا ہو جاوے اس کو نماز کی تاکید کرو۔ اور جب دس برس کا ہو جاوے تو مار کر پڑھاؤ۔ عمل نماز خوب پابندی سے پڑھو۔ عمل عشاء سے پہلے سوؤمت اور عشاء کے بعد بائیں مت کرو۔ جلدی سے سو رہو تا کہ تہجد یا صبح کی نماز حراب نہ ہو۔ عمل عصر کا وقت بہت نازک ہے، اس کو تنگ مت کرو۔ سویرے نماز پڑھ لیا کرو۔ عمل اگر اتفاق سے سو گیا یا بھول گیا اور نماز قضا ہو گئی تو جس وقت آنکھ کھلے یا یاد آوے فوراً قضا پڑھ لے اس کو دوسرے وقت پر نہ ٹالے البتہ اگر مکروہ وقت ہو تو اس کو گنہ جانے دے عمل اذان کے

۳۱ عن عمر قال لا تغسلوا بالمد الشمس فانه يورث البرص ۱۲ دار قطنی ۳۱۵ اذا جاز احدكم الجمعة فليغتسل ۱۲ متفق عليه من غسل مئتي فليغتسل ۱۲ ابن ماجہ ۳۱۵ من احسن وضوءين وضوء من لوفتهن وانهم ركوعهن وخشوعهن ۱۲ ابوداؤد ۳۱۵ مراد اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربواهم عليها وهم ابناء عشر سنين ۱۲ ابوداؤد ۳۱۵ من حافظ عليها كانت له نوراً ۱۲ احمد ۳۱۵ وكان يركعها النوم قبلها والحديث بعد ۱۲ متفق عليه ۳۱۶ تلك صلاة المنافق يجلس يرقب الشمس حتى اذا اصفرت وكانت بين قرني الشيطان قام فنقر رباً ۱۲ مسلم ۳۱۶ فاذا نسي احدكم صلاة او نام عنها فليصل لئلا ذكره ۱۲ اتقاده ۱۲ مسلم ۳۱۸ لاتؤنين في شيء من الصلاة ۱۲ ترمذی فكان لا يمر رجل الا ناداه بالصلاة او حرکه برجله ۱۲ ابوداؤد

بعد لوگوں کو مت بلاؤ۔ اذان بلانے ہی کے واسطے ہے۔ البتہ سوتے ہوئے کو جگا دینا مضائقہ نہیں عمل بہتر یہ ہے کہ جو شخص نکلے اسی کو بجیر کہنے دیں اس کو ناراض کر کے دوسرا شخص بجیر نہ کہنے لگے۔ عمل سات برس تک اذان کہنے پر رہتی دوزخ کا وعدہ آیا ہے عمل اذان اور بجیر کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ عمل نماز کے لئے دو رکعت چلو سانس پھولنے سے سکون قلب نہ رہے گا۔ عمل قنبنی دور سے مسجد میں نماز پڑھنے آؤ گے اسی قدر ثواب زیادہ ملے گا عمل جب مسجد میں جانے لگو داہنا پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اَفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلنے لگو بائیں پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ رَانِيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ عمل مسجد میں جا کر بہتر ہے کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔ بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ عمل مسجد میں شور و غل مت کر۔ کوئی بدبودار چیز مثل حقہ تمباکو، لہسن، پیاز خام، مولیٰ کھا کر پی کر مت جاؤ۔ وہاں تھوکنے کی

ابوداؤد ۱۱۹۹ ان احادیث اور اذن ومن اذن فہو یقیم ۱۲ ترمذی ۱۱۹۸ من اذن سبعین متبا کتب لم یبرأ من النار ۱۲ ترمذی ۱۱۹۹ لا یرد الدار بین الاذان والاقامۃ ۱۲ ابوداؤد ۱۱۹۹ اذا اقيمت الصلوة فلا تأتوا تسعون وتأتوا تسعون وعلیکم الکیفۃ ۱۲ متفق علیہ ۱۱۹۹ اعظم الناس اجرا من الصلوة البعد من مشی ۱۲ متفق علیہ ۱۱۹۹ مسلم ۱۱۹۹ اذا دخل احدکم المسجد فلیرک رکعتین قبل ان یجلس ۱۲ متفق علیہ ۱۱۹۹ من سمع رجلا یشد صلاۃ فی المسجد فلیقل اللہ علیہ ۱۲ مسلم من کل من ہذہ الشجرۃ المنتبہ فلا یتقرن مسجدنا ۱۲ متفق علیہ البراق فی المسجد خطیۃ متفق علیہ الم یؤذ فیہ الم یحدث فیہ ۱۲ متفق علیہ اذا راہتم من بیع ادبیاع فی المسجد فقولوا لا ریح اللہ تجارک ۱۲ ترمذی من دان یشد فیہ الاشعار وان تقام فیہ الحمد و ۱۲ ابوداؤد دیاقی علی الناس زمان یكون حدیثہم فی مساجدہم فی امر دنیاہم ۱۲ صحیحی ۶

اعتیاد رکھو، دہاں رتخ مت نکالو۔ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی چیز
دہاں بچو نہیں، خرید و نہیں۔ اس میں خرافات اشعار مت پڑھو، کسی کو ار
پیٹ کی سزا مت دو۔ شاید پیشاب وغیرہ خطا ہو جاوے، دنیا کی باتیں
مت کرو۔ عمل ایسے کپڑے سے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس
کے نقش و نگار سے دل بارہ باٹ ہو جاوے۔ عمل نماز کے رد برد کوئی
آڑ ہونا ضرور ہے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی یا کوئی ادبھی چیز رکھ لے۔ اور اس
چیز کو داہنے یا بائیں ابرو کے مقابل رکھے۔ تاکہ مشابہت بت پر تو ایسے ساتھ
نہ ہو جاوے۔ عمل اگر امام بنو بہت ہلکی نماز پڑھاؤ کیونکہ مقتدی ہر قسم
کے ہیں۔ کسی کو تکلیف نہ ہو جس کی وجہ سے جماعت سے نفرت ہو جاوے
عمل نماز میں رکوع و سجدہ اور تمام ارکان اطمینان سے ادا کرو۔ عمل نماز
میں دامن سمٹنا یا بال سنوارنا بری بات ہے۔ عمل نماز میں ہاتھ کے
سہارے سے مت اٹھو، عمل فرض پڑ کر بہتر ہے کہ اس جگہ سے
ہٹ کر سنن و نوافل پڑھے۔

١٢ كنت انظر الى علمها وانا في الصلوة فاخاف ان يفتني ١٢ بخاري اصيل عاقر امك هذا فانه لا يزال
 تصاديره تعرض لي في صلوة ١٢ بخاري ١٢ اذ اصيل احدكم فليجعل تقار وجهه شيئا فان لم يجد فيصعب
 عناه ١٢ البودادود وجعله على حاجبيه الامين واليسر ولا يصعد له صلا ١٢ البودادود ١٢ انت امامهم واقتدا
 متفق ١٢ احمد ١٢ اسأل الناس سرقة الذي يسرق من صلوة ١٢ احمد ١٢ ولا تحف الثياب واشعر
 ١٢ متفق عليه ١٢ نهى ان يعتمد الرجل على امره اذا نهق في الموضع الذي صلى فيه حتى يتواء ١٢ البودادود
 فوب عمر فاندب منكبته فنهى ثم قال اجلس فانه لمن يهلك اهل الكتاب الا انه لم يكن بين صلواتهم فصل ١٢
 البودادود -

عمل نماز میں ادھر ادھر مت دیکھو۔ اور نگاہ مت اٹھاؤ۔ حتیٰ الوسع جہائی
 کو روکو۔ بار بار کنکریاں مٹی برابر مت کرو۔ پھونک مت مارو۔ نماز کے واسطے
 جاتے ہوئے بھی کوئی حرکت خلاف نماز مت کرو۔ نگاہ سجدہ کی جگہ رکھو
 عمل جماعت کے ساتھ نماز پڑھو، جماعت چھوڑنے پر بڑی وعید آتی ہے
 ایسے کوئی قوی غدر ہو تو جماعت معاف ہو جاتی ہے۔ عمل جب بھوک
 کا بہت غلبہ ہو یا پیشاب یا سخا نہ کا رباڑ ہو تو پہلے فراغت کر لو۔ پھر نماز پڑھو
 عمل اگر امام بنو تو دعائیں سب مقتدیوں کو شریک کر لو۔ یعنی سب کے لئے
 دعا کرو۔ عمل جب مسجد میں اذان ہو جاوے وہاں سے ہرگز مت جاؤ البتہ
 اگر کسی مختصر ضرورت سے جا کر مٹا پھر لوٹ آؤ مضائقہ نہیں۔ عمل صف
 کو خوب سیدھی کرو۔ اور خوب مل کر کھڑے ہو۔ اور پہلے اول صف
 پوری کر لو۔ پھر دوسری پھر تیسری اور امام کے دونوں طرف برابر مقتدی
 ہونا چاہیئے عمل اگر اکثر مقتدی کسی وجہ معقول سے امام سے ناخوش

۵۴ فاذا اتقت انصرف عنه ۱۱ احمد یستحب ان اقام عن رفعہم ابعارہم عند الدعاء فی الصلوۃ او یحلق
 ابعارہم ۱۲ رواہ مسلم اذا اصاب احدکم فی الصلوۃ فلیکظم ما استطاع ۱۱ مسلم فی الرجل یسوی اقلاب
 حیث یسجد قال ان کنت فاعلاً فواحدة متفق علیہ فلا یمسح ۱۲ احمد رآی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 غلاً ثانیاً یقال له اقلع اذا سجد فقال یا اقلع رب وجب ۱۲ ترمذی ثم خرج عائد الی الصلوۃ فلا
 لیکن بین اصابعہ فانه فی الصلوۃ ۱۲ احمد یا انس اجعل بصرک حیث تسجد ۱۲ بیہقی ۵۵ من سمع
 النداء فلم یسمع من اتباعہ فدر لم یقبل منه الصلوۃ التی صلی ۱۲ ابو داؤد ۵۵ سور حفرة الطعام
 ولا یؤذیہ الا عیان ۱۱ مسلم ۵۵ لا یؤمن رجل قرأ فیمن نفسه بالدعاء وذهب ۱۱ ابو داؤد ۵۵
 اذا اکثرتم فی المسجد فردی بالصلوۃ فلا یخرج احدکم حتی یصلی ۱۱ احمد ۵۹ قیوا صلوۃکم وراصوا ۱۲ بخاری التواضع
 المقدم ثم الذی بلیہ ۱۱ ابو داؤد وکوسلو الامام ۱۱ ابو داؤد ۵۵ واما قوم دہم کارہون ۱۲ ترمذی ۱۰

ہوں اس کو امامت نہ کرنا چاہئے عمل^{۱۱} امامت میں بہانہ مت کر دو کہ
 ہر شخص دوسرے پر مائل اور اپنی جان بچا دے یہ علامات قیامت ہے
 عمل^{۱۲} اگر امام بنو مقتدیوں سے اونچی جگہ مت کھڑے ہو عمل^{۱۳} امام سے
 پہلے رکوع سجدہ یا اود کوئی فعل مت کر دو عمل^{۱۴} اگر جماعت میں ایسے
 وقت آؤ کہ امام مثلاً سجدہ یا قعدہ میں^{۱۵} تو اس کے کھڑے ہونے کا انتظار
 مت کر دو فوراً شریک ہو جاؤ عمل^{۱۶} تہجد پڑھنے کی کوشش کر دو اس کی
 بڑی فضیلت ہے عمل^{۱۷} نوافل و طائف کی اتنی کثرت مت کر دو
 جس کا نباہ نہ ہو سکے عمل^{۱۸} تعجب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاؤ یا نیند
 زد کی آنے لگے تو ذرا آرام لے لو پھر نماز میں مشغول ہو عمل^{۱۹} جب بستر
 پر سونے کے لئے لیٹو وضو کر لو اور اللہ اللہ کرتے سو جاؤ عمل^{۲۰} گھر میں بھی
 کچھ نفلیں پڑھنے کا معمول رکھو عمل^{۲۱} جمعہ کے روز درود شریف کی کثرت کر دو

۱۱ ان من شرط الاسلام ان یتدافع اهل السجود لا یجدون اماما یطیعہ بہم ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱
 اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامم فوق شیء ۱۲ دارقطنی ۱۳ لا تابا اودد الامم ۱۴ متفق علیہ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱
 الصلوۃ و نحن سجودا سجدوا و لا تقعدہ شیئا ۱۲ ابوداؤد ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱
 الخ ترمذی ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
 فلیقعد ۱۲ متفق علیہ اذا نس احدکم دہو یطیع فلیرقد حتی یدہب عنہ النوم ۱۳ متفق علیہ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
 الی فرأشہ ذکر اللہ حتی یدرکہ الناس لم ینقب ساعۃ من الیل یسأل اللہ فیہا خیرا من خیر الدنیا و الآخرة
 الاعطاء آیہ ۱۲ ذکر اللہ فیہ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
 مسلم ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

کرتے ہوئے جادوی۔

کتاب الجنائز

عمل۔ جب آدمی مرنے لگے اس کے پاس بیٹھ کر باواز بلند کلمہ توحید پڑھتے رہو۔ عمل۔ کفن نہ بالکل کم قیمت نہ بہت بیش قیمت متوسط درجے کا دو۔ عمل۔ اگر پرانی مصیبت صدمہ یاد آجادے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھو، جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا۔ عمل۔ رنج کی کیسی ہی مسخت بات ہو اس پر انا للہ پڑھو تو ثواب ملے گا۔

عمل۔ گاہ بگاہ مقابر میں جایا کرو۔ اس سے دنیا کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے۔ خصوصاً والدین کی قبر پر جمعہ کو جانا بہتر ہے

کتاب الزکوٰۃ والصدقة

عمل۔ زکوٰۃ پیشگی بھی دنیا درست ہے عمل پہننے کے زیور اور گولٹے

(بقیہ حاشیہ ص ۴۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثور عنی اصابر من المطرف قنہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم صنعت هذا قال لا نہ حدیث عہد برہ ۱۲ مسلم ۱۷۱۷ کھ خروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معنی فی الاستقار مبتذل لا متواضعا متضرعا ۱۲ قرصدی لعا شیعہ ص ۱۷۱۷ لفقوا موافا ثم لا لک الالہ اللہ ۱۲ مسلم ۱۷۱۷ اذ کفن احدکم اخاه فلیس کفنه ۱۲ مسلم لا تالوا فی الکفن ۱۲ ابو داؤد ۲۵۷۵ فیدث لذلک استرجاعا الالہ اللہ تبارک وتعالیٰ لہ عند ذلک ۱۲ احمد ۱۷۱۷ اذ انقطع احدکم فلیسترجع ۱۲ بیہقی ۱۷۱۷ فزول ما تترہد فی الدنیا فذلک الاخرة ۱۲ ابن ماجہ من ذار قبر الویہ او احدہما فی کل جمعة غفر لہ وکتب بر ۱۲ بیہقی ۱۷۱۷ ان العباس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعین مدقة قیل ۱۷۱۷ فرحمن لہ فی ذلک ۱۷۱۷

ٹیٹھے میں بھی زکوٰۃ ہے۔ عمل زکوٰۃ حتی الامکان ایسے لوگوں کو دو جو مانگتے
 نہیں آبرو لئے گھر میں بیٹھے ہیں عمل۔ تھوڑی چیز دینے سے مت
 شرماد جو توفیق ہو دے دو۔ عمل یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دے کر تمام حقوق
 سے سبکدوش ہو گئے۔ مال میں اور بھی حقوق ہیں جو وقوع ضرورت
 کے وقت ادا کرنے پڑتے ہیں۔ عمل عزیز قریب کو صدقہ دینے سے دو
 ثواب ہیں۔ ایک صدقہ، دوسرا صلہ رحم۔ عمل اگر پڑوسی غریب ہوں تو
 شوہر بڑھا دیا کروہ دران کو بھی پہنچا دیا کرو۔ عمل سائل کو کچھ دے دیا
 کرو، خواہ کتنا ہی قلیل ہو عمل بی بی شوہر کے مال سے محتاج کو اتنا دے
 سکتی ہے جس میں اگر شوہر کو اطلاع ہو تو اس کو ناگوار نہ ہو۔ عمل جو چیز
 کسی کو خیرات دو اور وہ اس کو فروخت کرتا ہو تو بہتر ہے کہ تم اس کو
 اس سے مت خریدو۔ شاید تمھاری رعایت کرے تو گویا یہ ایک طرح
 کا صدقہ کو واپس کرنا ہے۔

۱۵۵ دکن المسکین الذی لا یجد عنی فیغنیہ ولا یطعن بہ فصدق علیہ ولا یقوم فیئیل اناس ۱۲
 متفق علیہ ۱۵۶ لا تحقرن من المعروف شیئاً ۱۲ مسلم ۱۵۷ ان فی المال محتاسوی الزکوٰۃ ۱۲ ترمذی
 ۱۵۸ لہما اجران اجر القراۃ واجر الصدقۃ ۱۲ مسلم ۱۵۹ افاطعت مرۃ فاکثر ما ربنا و تعاد حیرانک
 ۱۲ مسلم ۱۶۰ روہا لائل ولو یظلف محرق ۱۲ مالک ۱۶۱ اذا انفقت المرۃ من طعام بیہا غیر
 منفدة ۱۲ متفق علیہ ۱۶۲ لا تشترہ ولا تعدن صدقک ۱۲ متفق علیہ ۱۶۳

کتاب الصوم

عمل۔ روزے میں بخش بات مت کرو۔ شور و غل مت مچاؤ۔ جو کوئی
 روزے بھی کہہ دو کہ میاں ہمارا روزہ ہے ہم کو معاف کر دو عمل چاند
 دیکھ کر ہرگز اٹکل مت کرو۔ کہ یہ فلاں دن کا ہے۔ اس کے حساب سے آج
 فلاں تاریخ ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا ہو جب ہی سے حساب شروع
 ہوگا عمل عورت نفل روزہ بدو ن اجازت شوہر کے نہ رکھے۔ جبکہ وہ گھر
 پر موجود ہو۔ عمل کبھی کبھی نفل روزہ بھی رکھ لیا کرو۔ عمل اگر روزے
 میں کوئی دعوت دے اس کا جی خوش کرنے کو اس کے گھر چلے جاؤ اور
 دہاں جا کر اس کے لئے دعا کرو۔ اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا بھی کھاؤ عمل
 جب رمضان شریف کے دس دن باقی رہ جاویں عبادت میں کسی قدر زیادہ کوشش
 کرو۔

باب تِلَاوَتِ قرآن

عمل۔ اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر چھوڑ دو مت پڑھ جاؤ ایسے

۹۳ واذا کان یوم موعودکم تلابیر وث ولا یغیب فان ساء اعداد قائمہ فلیقل اتی امر صائم ۱۲
 متفق علیہ ۹۴ فقال بعض النجوم ہوا بن ثلث قائل بعض النجوم ہوا بن یلتین الی قول ابن عباس
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہ الرویۃ فہو یلتین را تیمور بہ مسلم ۹۵ لایکل تمرًا فان تصوم ذرہ جب
 شاہد الابا ذہ ۱۲ مسلم ۹۶ نفل شیئ ذرکۃ ذرکۃ الحمد الصوم ۱۲ ابن ماجہ ۹۷ اذا دعی الیہ فلیسب
 فان کان صائم فلیصل وان کان مفطر فلیطعم ۱۴ مسلم ۹۸ کان زول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذراہل الحنہ

شخص کو دوسرا ثواب ملتا ہے عمل سوتے وقت قل ہو اللہ قل اعوذ برب
الفلق، قل اعوذ برب الناس، پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں دم کر کے جہاں تک ہاتھ
پہنچیں بدن پر پھیر کر سورہا کر و بین بار اسی طرح کر و عمل اگر قرآن پڑھا ہو اس
کو ہمیشہ پڑھتے رہو ورنہ اس کو بھول جائے اور سخت گناہ گار ہو گئے عمل جب
تک جی لگے قرآن پڑھو۔ جب طبیعت الجھنے لگے موقوف کر دو۔ مگر یہ اس
شخص کے لئے ہے جو تلاوت کا عادی ہو۔ ورنہ خلاف عادت کام سے ضرور
طبیعت گھبراتی ہے اس کا خیال نہ کرے اور تکلف عادت ڈالے جب عادت
موجائے پھر اس کے لئے دہی حکم ہے جو اوپر گذرا عمل قرآن مجید اس
طرح پڑھو کہ تمہارے لہجے سے معلوم ہو کہ یہ حدائے تعالیٰ سے ڈر رہا ہے
بڑی خوش آوازی سے۔

باب الدعاء والذکر والاستغفار

عمل :- دعا میں ان امور کا لحاظ رکھو۔ خوب شوق و رغبت سے مانگو

۱۔ عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ادى الی فراشہ کل یلینہ جمیع کفیتہ ثم نفث فیہا نفل فیہا قل ہو اللہ
احد و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ثم یسبح ہما ما استطاع من جسدہ یبدأ علی رأسہ و وجہہ و
ما قبل من جسدہ و یفعل ذلک ثلث مرّات متفق علیہ ۲۔ انما مثل صاحب القرآن کمثل الابل المعقلۃ
ان ما علیہا اسکبا وان اطلقها ذہب متفق علیہ ۳۔ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احسن صوتا للقرآن و
احسن قرأۃ قال من اذا سمعہ یقرأ رایت انی سمعہ اللہ ۴۔ دار علی ۵۔ وکن یعزم و یعظم الرغبۃ ۶۔ المسلم یتجاہ للبعد
الم بدیع باثم او قطعہ رحم الم یتعجل قبل یارسول اللہ الاستعجال قال یقول قد دعوت فلم یر یتجاہ لی فیحمر
عمرہ ذلک و یدع الدعاء ۷۔ المسلم الدعاء و انتم مؤمنون بانہ بابہ ۱۲۔ ترمذی

گناہ کی چیز مت مانگو۔ اگر قبولیت میں دیر ہو تنگ ہو کر چھوڑ دمت قبولیت کا یقین رکھو عمل غصے میں آ کر اپنے مال، اولاد، جان وغیرہ کو مت کو سو کہیں قبولیت کی گھڑی ہو اور اسی طرح ہو جاوے عمل جب کہیں بیٹھ لیٹو۔ دنیا کی باتیں کرو۔ اس میں کچھ اللہ و رسول کا ذکر درود شریف تھوڑا ہی سہی ضرور کیا کرو۔ مجلس خالی نہ رہنے پائے ورنہ وہ مجلس وبال ہے عمل اکثر اوقات عقدا نامل سے شمار وظیفہ کی رکھو، تسبیح بھی جائز ہے عمل استغفار کی کثرت رکھو، سب مشکلیں اس سے آسان ہوں گی اور جہاں سے شان گمان نہ ہو گا روزی ملے گی عمل اگر شامت نفس سے گناہ ہو جاوے تو یہ سمجھ کر توبہ میں دیر مت لگاؤ کہ شاید ہماری توبہ قائم نہ رہے اور پھر گناہ ہو جائے بلکہ فوراً توبہ صدق دل سے کرو۔ اگر اتفاقاً توبہ ٹوٹ جاوے پھر توبہ کر لو۔ عمل بعضی دعائیں خاص حالات و خاص اوقات کی مذکور ہوتی ہیں سوتے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَ اَحْيٰی جَاگتے

۱۱۱ لا تدعوا الی نفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی امواتکم توافقوا من اللہ ساعة یسأل فیہا عطا فیتجیبکم ۱۲ مسلم ۱۱۱۱ من قعد مقعد المذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترة ومن اصطحب مضجعا لا یدکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترة ۱۲ ابوداؤد ۱۱۱۱ واعقدن بالافاضل فانہن مسئلات مستحبات ۱۲ ترمذی ۱۱۱۱ من لام الاستغفار جعل اللہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا و زرقة من حیث لا یحسب ۱۱۲ احمد ابوداؤد ۱۱۱۱ ما امر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرة ۱۲ ترمذی۔ کل بنی آدم خطا وان ذنیر الخافین التوابون ۱۲ ترمذی ان المؤمن اذا اذنب کانت سوار فی قلبہ فان تاب واستغفر مقل قلبہ وان زادت حتی تعلو قلبہ فذلکم الزان الذی ذکر اللہ تعالیٰ کلا بل وان تعلو بہم بالانوا یون ۱۲ احمد و ترمذی

وقت یہ پڑھو۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ
 صبح کو یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ فَجِئْنَا وَبِكَ
 نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اور شام کے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ
 بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيُ وَبِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ
 النُّشُوْرُ بی بی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا
 الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا شکر کفار پر بد دعا کرنا ہو یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ مُّزِيلِ
 الْكِتَابِ وَ سَرِيْعِ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اَهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اَهْزِمْهُمْ
 وَ زَلْزِلْ اَللّٰهُمَّ کسی کے مہمان ہو کھانے پینے سے فارغ ہو کر میرا بن کے لئے یوں
 دعا کرو۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَ اَغْنِهِمْ وَ اَرْضَحَهُمْ
 چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْهُ عَلَيْنَا يَا اَلَامِنَ وَ الْاِثْبَاتِ
 وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ رَبَّنَا وَ رَبُّكَ اللّٰهُ کسی کو مصیبت زدہ دیکھ کر
 یہ دعا پڑھو، تم کو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے اَلْحَمْدُ
 لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِنْ اَبْسِلَاكٍ بِهٖ وَ فَضَّلَنِيْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ
 خَلَقَ تَفْصِيْلًا جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے اس سے اس
 طرح کہو اَسْتَودِعُ اللّٰهُ دِيْنَكُمْ وَ اَمَانَتَكُمْ وَ خَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ
 کسی کو نکاح کی مبارکبادی دو۔ اس طرح کہو بَارِكْ اللّٰهُ لَكَ وَ
 بَارِكْ عَلَيْكُمْ اَوْ جَمَعَ بَيْنَكُمْ اِنِّيْ خَيْرٌ حَبِ كُوْنِيْ مصیبت
 آوے یہ پڑھو۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ متفق علیہ

بَابُ الْحَجِّ وَالزِّيَارَةِ

عمل جس کو حج کرنا ہو جلدی چل دینا چاہیے۔ خدا جانے کیا موانع پیش آجائیں۔ عمل کافی خرچ لے کر حج کو جانا چاہیے عمل حج کر کے اگر استطاعت ہو مدینہ طیبہ جا کر روضہ منورہ کی زیارت سے بھی مشرف ہو عمل اگر استقدر روپیہ پاس ہے کہ حج کر سکتے ہو مگر مدینہ منورہ نہیں جاسکتے تو حج فرض ادا کرنا پڑے گا پھر حجب وسعت ہو مدینہ طیبہ چلے جاؤ یہ نہیں کہ حج بھی نہ کرو۔ عمل حاجی جب تک اپنے گھر نہ آوے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اگر اس سے ملاقات ہو اس کو سلام کرو۔ اس سے مصافحہ کرو اپنے لئے دعا راستغفار کرو۔

بِیَمِیْنٍ وَنَذَرٍ

عمل غیر اللہ کی قسم کبھی مت کھاؤ جیسے بیٹے کی، باپ کی یا کسی مخلوق کی اور جس شخص کو ایسی عادت پڑ گئی ہو اور منہ سے نکل جاتا ہو تو فوراً کلمہ پڑھو

اللہ من الادراج فلیعمل ۱۱ ابوداؤد رحمہ اللہ کان اہل الیمین یحزنون لما یتزودون ویقولون نحن المتوکلون فافاد
قد ماکتہ سالوا الناس فانزل اللہ تعالیٰ و تزودوا فان خیال الزاد التقویٰ ۱۲ بخاری رحمہ اللہ عن ابن عمر مر فوامن
حج خرا قبر ی بعد موتی کان کن زار فی فی حیاتی ۱۲ بیہقی رحمہ اللہ من ملک زادا دراعلہ ینبغی بیت اللہ ولم یحج
فلا علیان یوت یہودیا اذ نصرنا و ذکب ان اللہ تبارک و تعالیٰ یقول وللہ علی الناس حج البیت من
استطاع الیہ سبیلا ۱۲ اتہن مذی رحمہ اللہ اذا نفیت الحاج فلم علیہ مصافحہ و مران یتغفرک قبل ان
یرحل بیتہ فانه منفور ۱۲ احمد رحمہ اللہ لا تخلقوا بالطواغی ولا یأثمکم ۱۲ مسلم من خلف تعالیٰ فی حلقہ باللات والعزرا
للعلیل لا اکرہ اللہ ۱۲ متفق علیہ ۱۲

عمل اس طرح قسم کبھی مت کھاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں
 اگر چہ سچی ہی ہو اور جھوٹ میں ایسی قسم تو اور بھی غضب سے عمل اگر غصے میں
 ایسی قسم نہ سے نکل گئی جس کے پورا کرنے میں کوئی بات خلاف شرع لازم
 آتی ہے مثلاً یہ کہ باپ سے نہ بولوں گایا مانند اس کے ایسی قسم کو توڑ دو
 اور کفارہ دو۔ اور یہ خیال نہ کر دو کہ قسم توڑنے سے گناہ ہوگا کیونکہ نہ توڑنے
 سے زیادہ گناہ ہوگا۔ عمل کسی کا حق مارنے کے لئے پھیر سے قسم مت کھاؤ
 صاحب حق جو مطلب سمجھے گا اسی پر قسم ہوگی۔ عمل مصیبت میں ،
 پسند کر منت ماننا اور دیے کبھی پھوٹی کوڑی اللہ کے نام نہ دنیا نہایت
 کجوسی کی دلیل ہے اور گویا نعوذ باللہ اللہ میاں کو پھسلانا ہے
 زہنہارا زان قوم نہ باشی کہ فریبند
 حق را بسجوسے و نبی را بہ در دوسے

۱۱ من قال انی برئ من الاسلام فان کان کاذباً فهو کما قال وان کان صادراً فلن یرجع
 الی الاسلام سائماً ۱۲ ابوداؤد ۱۳ من حلف علی مین فری خیر منها فلیکفر عن مینہ ویفعل
 ۱۲ مسلم واللہ کان یحج احدکم بمینہ فی اہلہ آثم لہ عند اللہ من ان یعطی کفارتہ التی افترض اللہ
 علیہ ۱۲ متفق علیہ ۱۳ الیمین علی نیتہ المستحلف ۱۲ مسلم ۱۴ لا تنذر واکان النذر
 لا یغنی عن القدر شیئاً وانما یتخرج بہن البعیل ۱۵ متفق علیہ۔

معاملات و سیاسات

معاملہ سب سے بہتر کسب و دستکاری ہے۔ امیاء علیہ السلام نے دستکاری کی ہے معاملہ زانیہ کی خمرچی اور جھوٹے توہید گندے فال کھلائی وغیرہ کا نذرانہ سب حرام ہے۔ آجکل کے پیرزادے ان دونوں بلاؤں میں مبتلا ہیں۔ زندیوں سے خوب تذرانے لیتے ہیں۔ اور خود وہی تباہی توہید گندے کرنے میں فال کھولتے ہیں اور لوگوں کو ٹھگتے ہیں، معاملہ مانگنے کا پیشہ سب سے بدتر، ذلیل اور گناہ ہے اس سے تو گھاس کھوڑنا اور لکڑی کاٹ کر بیچنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ معاملہ اگر ایسی ہی سخت مصیبت پڑ جاوے اور بدون مانگے کسی طرح بن ہی نہ پڑے تو لاچاری کی بات ہے اس میں بھی بہتر ہے کہ ایسے لوگوں سے

۱۱ ماکل احد طعنا فقط خیر من ان یا کل من عمل بدیہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یا کل من کل من عمل بدیہ ۱۲ بخاری ۱۳ نہی عن ثمن الکلب و مہربانہ و علوان الکاہن ۱۴ متفق علیہ ۱۵ لان یا قذا حدکم جملہ فیاتی بخرتہ خطب علی نمرہ قمیجاً فیکیف اللہ ہا وجہ خیر لہ من ان ینال ان س اعطوہ او منہ ۱۶ بخاری ۱۷ الا ان یل الرجل و اسطان او فی امر لا یجد منہ بذا ۱۸ ابوداؤد وان کنت لا ید فاسئل العاقلین ۱۹ ابوداؤد

مانگے جو نیک بخت و نیدار، عالی ہمت، بلند حوصلہ، مادی استطاعت ہوں کہ
پھر کسی قدر کم ذات ہے۔ معاملہ اگر بدون حرص و طلب کہیں سے
کچھ ملے اس کے لینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس میں سے کھائے کھائے۔
اللہ واسطے بھی دے معاملہ جو چیز شرع میں حرام ہے اس میں پرہیز
کر کے جیلہ و تاویل مت کرو۔ اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے۔ معاملہ
مفت خواری سے یہ بہتر ہے کہ عالی ہمتی سے کمائے اور دوسروں کی خدمت
کرے البتہ جو لوگ دین میں مشغول ہیں کہ اگر طریق معیشت کو اختیار کریں،
وہ دینی کام برباد ہو جاوے ایسے لوگوں کو ترک اباب جائز بلکہ بعض اوقات
اولیٰ ہے ان کی خدمت عام مسلمانوں کے ذمہ ہے معاملہ جس چیز
میں طبیعت صاف نہ ہو دل کھٹکا ہو وہ چھوڑ دینے کے قابل ہے،
معاملہ جس پیشے میں ہر وقت نجاسات کے ساتھ تلبس رہتا ہو جیسے
بھنگی کا کام کرنا۔ پچھنے لگانا، ایسے پیشے اور کمائی سے بچنا چاہیے معاملہ
جو چیز گناہ کا آلہ بنائی جائے اس کو مت بیچو۔ معاملہ ہمارے زمانہ میں

۵۵ عن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطی العطار فاقول اعط انقر الیہ منی فقال خذہ فتولہ
وتصدق بہ فما جاورک من ہذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ وانا لاتبونک ۱۲ متفق علیہ ۱۳
۵۶ قاتل الیہود ان اللہ ماحرم شوہبا اجملا ثم یاعوہ فاکلوا ثم ۱۲ متفق علیہ ۱۳ ان الطیب الکرم
من کسکم وان اولادکم من کسکم ۱۲ ترمذی للفقراء الذین احصوا فی سبیل اللہ لایستطیعون ضربانے
الارض آتایہ ۱۲ ۵۷ الاثم ما حاک فی النفس وتردد فی الصدر وان افاک اناس ۱۲ احمد ۵۸ من مہیئہ
انہ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اجرة الجہاد فہا فلم یزل یستاذن حتی قال اعلفہ فانک
واطمہ رقیقا ۱۲ فانک ۵۹ لا تبغوا الغنایات ولا تشر ذہن ولا تعلمہن و تمہن حرام ۱۱۲ احمد و ترمذی ۶۰

روپیہ پیسہ بڑے کام کی چیز ہے اس کی قدر کرنا چاہئے اور وجہ حلال سے کمانے میں عار نہ کرے۔ گو عرف میں نام دھرا جاوے۔ معاملہ جس طریقے سے آدمی کی بسر ہوتی ہو بلا ضرورت شدید اس کو چھوڑ کر دوسرے طریقہ اختیار نہ کرے معاملہ خرید و فروخت اور اپنے حق کے مطالبہ کے وقت نرمی برتے تنگ گیری اچھی نہیں۔ معاملہ سود ایچنے کے لئے بہت قسمیں مت کھاؤ۔ اس میں ایک آدھ جھوٹ بھی نکل جاتا ہے پھر برکت مٹ جاتی ہے۔ معاملہ تجارت بہت عمدہ چیز ہے امانت و راستی اس کا جزو اعظم ہے اس سے دنیا میں اعتبار ہوتا ہے اور آخرت میں انبیاء و صدیقین و شہداء کی ہمراہی نصیب ہوتی ہے۔ معاملہ معمول رکھو کہ منافع تجارت سے کچھ خیر خیرات نکالتے رہا کرو۔ بعض بتائیں ناہموار تجارت میں ہو ہی جاتی ہیں۔ خیر خیرات سے کسی قدر اس کے وبال میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ معاملہ اگر تمہارے سوئے میں یا داموں میں کچھ عیب ہو ہرگز اس کو پوشیدہ مت کرو۔ صاف کہہ دو۔ اس کے چھپانے

۱۱ کانت لقدام بن مدیرکب جاریۃ بیع البین و قبض المقدام ثمنہ فقیل لہ سبحان اللہ تبیع البین و قبض البین فقال نعم و بابا س بذک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتین علی الناس زمان لا ینفع فیہ الا اللہ یا والدہم ۱۲ احمد ۱۱۱۱ اذ اسیب اللہ احدکم رزقاً من وجہ فلا یدعہ حتی یتغیر لہ او تنکر لہ ۱۲ احمد ۱۱۱۱ رحم اللہ تعالیٰ رجلاً سمعاً اذا باع و اذا باع و اذا اشترى و اذا اشترى و اذا فقی ۱۲ بخاری ۱۱۱۱ یا کم د کثرة الخلف فی البیع فان ینفق ثم یبخی ۱۲ مسلم ۱۱۱۱ التاجر الصدوق الامین مع البین و الصدیقین و الشہداء ۱۲ ترمذی ۱۱۱۱ ان البیع یفسد بالغش و الخلف فشرہ بالصدقة ۱۲ ابوداؤد ۱۱۱۱ کما و کذا بحقت برکتہ بیعہا ۱۲ متفق علیہ ۱۲

سے برکت مٹ جاتی ہے معاملہ سود کا لین دین، تحریر، گواہی کچھ مدت
 کرو۔ سب پر لعنت آئی ہے معاملہ جو چیزیں کہ ناپ تول کر بکتی ہیں اور
 وہ ایک طرح کی ہیں جیسے گیہوں گیہوں اس کے مبادلے میں
 دو باتیں ضرور ہیں ایک یہ کہ برابر سرا بر ہو اگرچہ اعلیٰ ادنیٰ کا تفاوت ہو ،
 دوسرے یہ کہ دست بدست ہو اگر ایک امر میں بھی خلاف ہو تو سود ہو جاؤ
 گا اور اگر ناپ تول کر بکتی ہیں مگر جنس الگ الگ ہے جیسے گیہوں اور جو اس
 میں برابر سرا بر ہونا ضروری نہیں مگر دست بدست ہونا ضرور ہے اور اگر
 جنس تو ایک ہے مگر ناپ تول کر نہیں بکتی جیسے بکری بکری تب بھی برابر
 سرا بر ہونا ضروری نہیں۔ اور اگر نہ جنس ایک ہے نہ ناپ تول کر بکتی ہے
 جیسے گھوڑا اور اونٹ۔ اس وقت برابر سرا بر ہونا ضرور ہے نہ دست بدست
 ہونا ضرور ہے یہ فقہ حنفی کے موافق سود کی تفصیل ہے۔

فرع آج کل جو زیور خریدایا بنوایا جاتا ہے اس میں اکثر بوجہ تفاوت
 نرخ کے برابر سرا بر بھی نہیں لیا جاتا۔ اور اکثر ادھار بھی رہ جاتا ہے یہ
 بالکل سود ہے ایسی صورت میں جس طرف چاندی کم ہے اس میں کچھ پیسے

۱۵۱ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل الربوا و مملوکہ و کاتبہ و شاہدہ و قال ہم سواۃ ۱۲ مسلم ۱۵۹
 الذهب بالذهب والفضة بالبر والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والمیل بالملح مثلاً مثل سوار بالسوار
 یذاً بید فاذا اختلف ہذہ الامناف فیسواء کیف شکتم اذا کان یلاً بید ۱۲ مسلم فی الہدایہ اذا عدم
 الوضمان الجنس والملح المضمون الیہ حل التفاضل والتساوی اذا رجا احدہما وعدم الآخر حل التفاضل
 وحرم التفاضل ان یسلم ہر دانی ہر دے اور خطہ فی شعیر ۱۲ ۴ ۴ ۴ ۴ ۴

بھی ملائے جا دیں۔ چاندی چاندی برابر ہو جائے گی۔ زائد چاندی کے عوض میں پیسے ہو جا دیں گے اور ادھار کی اگر کوئی ضرورت ہو تو صاحب معاملہ ہی سے جدا گانہ قرض لے کر معاملہ کو طے کر لیں پھر اس کا قرض بعد میں ادا کریں۔

قرع اکثر ایسا کرتے ہیں کہ روپیہ دے کر آٹھ آنے پیسے اب لے لئے اور آٹھ آنے ایک گھنٹے کے بعد لے لئے۔ یہ بھی جائز نہیں۔ اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو روپیہ امانتہ اس کے پاس رکھا دیں۔ جب اس کے پاس پورے پیسے آ جاویں تب یہ معاملہ مبادلے کا کریں۔ متعلقہ اگر تم خراب گیہوں کے عوض میں اچھے گیہوں لینا چاہتے ہو اور دوسرا شخص برابر برابر نہیں دیتا تو یوں کہو کہ اپنے گیہوں ایک روپیہ کو مثلاً اس کے ہاتھ بیچ ڈالو۔ پھر جتنے گیہوں وہ تم کو دے وہ اس روپے کے عوض میں جو اس کے ذمہ تمہارا قرض ہے اس سے خرید لو۔ معاملہ اگر چاندی یا سونے کا جڑاؤ زیور یا جس میں اور کوئی چیز ملی ہو چاندی یا سونے کے بدلے میں یعنی چاندی کا زیور یا چاندی کے بدلے اور سونے کا زیور سونے کے بدلے خریدنا یا بیچنا چاہو تو یہ مبادلہ اس وقت ہے جب زیور میں چاندی یا سونا یقیناً کم ہو۔ اور

۵۲ جار بلال الی ابنی صلی اللہ علیہ وسلم تمر بنی فقال ابنی صلی اللہ علیہ وسلم من این ہذا قال کان غذا تمر روی فبت منه صاعین بصاع فقال ادہ عین الربوا لا تفعل وکن قاردا ان تشری بفع التمر بیع آخر ثم اشہد ۱۲ متفق علیہ ۵۲ عن فضالہ بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلاۃ باثنی عشر دیناراً فیہا ذہب وخرز ففصلتہا فوجدت فیہا اکثر من اثنی عشر دیناراً فذکرت ذلک لابنی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی تفصل ۱۲ سلم

* * * * *

داموں کی چاندی یا سونا زائد ہو اگر برابر یا زائد ہونے کا گمان ہو تو درست نہیں۔ معاملہ اگر کوئی شخص تمہارا مقروض ہو اور اسی حالت میں وہ تم کو ہدیہ دے یا دعوت کرے اگر پہلے سے لاہ و رسم باہمی جاری نہ ہو تو ہرگز مت قبول کرو۔ اسی سے رہن کی آمدنی کا حال معلوم کرو۔ کیونکہ راہن تمہارا قرضدار ہے اور قرض کے دباؤ میں تم کو انتقال کی اجازت دیتا ہے تو وہ کس طرح حلال ہوگا معاملہ بعض لوگ کوئی چیز خاص ایک معین مقدار روپیہ سے خرید کرتے ہیں اور جب قیمت نہیں بن پڑتی تو اس چیز کو اسی بائع کے ہاتھ کچھ کم قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں۔ سو چونکہ بائع کو اس بچت کا کوئی حق نہیں۔ اس لئے یہ داخل سود ہو کر ممنوع ہو گیا۔ البتہ اگر ایسی ضرورت پیش آدے تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اصل بائع تھوڑی دیر کے لئے مشتری کو بقدر قیمت قرار داد سابق روپیہ بطور قرض دیدے اور مشتری اس روپیہ کو اصل قیمت میں ادا کر دے۔ اس کے بعد وہ چیز کم قیمت میں بائع کے ہاتھ بیچ ڈالے اور جو باقی رہے وہ اس کے ذمے قرض

۳۲۲ عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقترض احدكم قرصاً فابدى اليه او حمله على الرأبة فلا يركبه ولا يقبلها الا ان يكون جرى بينه وبينه قبل ذلك ۱۱ ابن ماجه وصححه ۳۲۳ اخرج عبد المازق في مصنفه اخيراً عن الثوري عن ابي اسحاق السبيعي عن امرأته انها دخلت على عائشة في انوة فالتفت امرأة فقالت ام المؤمنين كانت لي جارية فبعبتها من زيد بن ارقم ثماناً ثم ابتعها منه بستمانه فتقدمت السمائة وكتب عليه ثماناً فقالت عائشة ميس ما اشترت وميس ما اشترى اخبرني زيد بن ارقم انه قد با على جهاده مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان يقرب فقالت المرأة لعائشة انايت ان اخذت راس مالي ورددت عليه الفضل ففعلت فمن عاده موعظة من رب فاتبعه فله ما سلف ۱۲

رہے گا۔ مثلاً دس روپیہ کو تم نے ایک گھڑی خریدی۔ اور جب روپے کا بندو بست نہ ہو سکا تو اسی بائع کے ہاتھ فروخت کر دو کہ آٹھ روپیہ کو بیچ ڈالو۔ یہ معاملہ سود اور ناجائز ہے ضرورت پڑے تو یوں کر دو کہ دس روپے بائع سے قرض لے کر پہلے گھڑی کی قیمت ادا کر دو۔ اب وہ گھڑی اس کے ہاتھ جتنی کمی پر چاہو بیچو۔ جتنے کو بائع نے خریدا اتنا قرض تو ابھی ادا ہوا اور باقی تمہارے ذمے رہا۔ معاملہ جب تک چل کام میں آنے کے لائق نہ ہو اس کا خریدنا بیچنا ممنوع ہے کیونکہ معلوم نہیں پھل رہے یا جاتا رہے معاملہ صرف بچک آنے پر مال فروخت مت کر دو۔ جب تک تمہارے قبضے میں نہ آجائے اور جب بائع کے قبضے میں آجائے تو بچک دیکھ کر مشتری کو خریدنا درست ہے مگر جب مال کو دیکھے اس وقت اختیار ہے خواہ معاملہ رکھے یا انکار کر دے۔ معاملہ - بنجارہ کچھ غلہ لایا اس کو شہر میں آنے دو۔ اس وقت خرید کر دو۔ شہر سے باہر ہی باہر جا کر معاملہ کر لینا اچھا نہیں اس میں کبھی تو اس کو دھوکہ دیا جاتا ہے کہ شہر میں اس نرخ کو فروخت نہ ہوگا اور شہر والوں کا بھی اس میں نقصان ہے کہ سب اس کے محتاج ہو گئے جتنے کو چاہے فروخت کرے اور ایک آدمی اگر سودا چکانا ہوا اور ابھی

۲۴۴ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمار حتی یبدأ بصلاحہا نہی البائع والمشتري متفق علیہ
 ولایعت من ان یکثر اذا ما تبہ جائتہ فلا یلک ان تاخذ مال البیك بغیر حق ۱۲ مسلم ۲۵۰ من اتباع
 طعنا فلا یبع حتی یتوفیہ ۱۲ متفق علیہ قال ابن عباس ولا حب کل شیء الا مثله ۱۲ متفق علیہ ۲۴۶
 عن ابن ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلحقوا الکرباء ببیع ولا بیع بفسکم من بعض

باتع نے اس کو منظور نہیں کیا۔ بلکہ منظوری دنا منظوری دونوں کا احتمال ہے۔ تو تم جا کر اس کے سودے کو خراب کر کے خود مت لینے لگو۔ البتہ جب وہ صاف انکار کر دے اس وقت خریدنے میں مضائقہ نہیں اس سے معلوم ہوا کہ نیلام میں کسی کی بولی بولنا کچھ ڈرنہیں۔ کیونکہ خود باتع نے ابھی اس بولی کو منظور نہیں کیا اور کسی کو دھوکہ دینے کو چیز کے دام مت بڑھاؤ کہ دوسرا آدمی اور زیادہ بولی بول دے۔ اور وہ چیز اس کے گلے پڑ جاوے اور کوئی دیہاتی اپنی چیز شہر میں فروخت کرنے آوے سو خوا خواہ خیر خواہی جتلانے کو اس کو بیچنے سے مت روکو کہ میاں ہمارے پاس رکھ جاؤ ہم موقع پر گراں قیمت سے بیچ دیں گے بلکہ اس کو بیچنے دو۔ شہر والوں کو کسی قدر کفایت سے مل جاوے گی البتہ اگر اس کا صریح نقصان ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں اگر گائے بکری بیچا ہو خریدار کو دھوکہ دینے کی غرض سے ایسا مت کر کہ کئی وقت دو دھنہ نکالو تاکہ تھن کو دو دو سے بھرا دیکھ کر ، خریدار دھوکہ میں آجائے اور زیادہ دام کو خرید کر پیچھے پھرتا دے معاملہ خود رو گھاس کا بیچنا درست نہیں اگرچہ تمہاری ملک کو زمین میں کھڑی ہو اسی طرح پانی۔ معاملہ کوئی ایسی کارروائی مت کر جس سے خریدار کو دھوکہ ہو معاملہ اگر کوئی مصیبت زدہ اپنی ضرورت کو کوئی چیز بیچتا ہو تو اس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور چیز کے دام مت گرا دیا تو اس کی اعانت کر د

۲۷۰ یسوع فضل الامار یسوع بہ الکلام ۱۲ متفق علیہ ۲۷۱ افلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس من غش فلیس منی ۱۲ مسلم ۲۷۲ ہنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المنظر ۱۲ بوداؤد ۱۲

یا مناسب قیمت سے اس کو خرید لو۔ معاملہ جو چیز تمھاری ملک و قبضے میں نہ ہو اس کا معاملہ کسی سے مت ٹھیراؤ اس امید پر کہ ہم بازار سے خرید کر اس کو دیدیں گے۔ معاملہ رہن میں یہ شرط ٹھیراؤ کہ اگر اتنی مدت تک زر رہن ادا نہ ہو تو اسی کو بیع بنایا جاوے باطل ہے اور مدت گزرنے پر بیع نہ ہوگی۔ معاملہ ناپ تول میں دغا بازی مت کرو۔ معاملہ اگر کوئی چیز بطور بدنی کے خریدی اور فصل پر بائع سے وہ چیز نہ بن پڑی تو جتنا روپیہ اسکو دیا تھا واپس لے لو نہ زیادہ روپیہ لینا درست ہے اور نہ اس روپیہ کے بدلے اور کوئی چیز خریدنا درست ہے البتہ اپنا روپیہ لے کر پھر اس سے جو چاہو خرید لو۔ معاملہ غلہ ارزاں خرید کر گراں بیچنا درست ہے مگر جب مخلوق کو تکلیف ہونے لگے اس وقت زیادہ گرانی کا انتظار کرنا حرام اور مجرب و نکت ہے۔ معاملہ حاکم کو اختیار نہیں ہے کہ زبردستی نرخ مقرر کرے البتہ ناجر کو فہمائش اور صلاح دینا مناسب ہے۔ معاملہ اگر تمھارا دین دار

۱۳۵۰ قال حکیم ابن حزم قلت یا رسول اللہ یا مینی الرجل فی ریدتی البیوع و البیوع غدی فاتباع من السوق قال لا تبع ما یس غدا ۱۲ ابوداؤد و نسائی ۱۳۵۱ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفلق المرتبہ من المہین من صاحب الذی بہتمہ ۱۲ رواہ الشافعی قال البراہیم نخعی فی تفسیر کذا ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ دیل للمطفین لایۃ ۱۳۵۴ من سلف فی شئ فلا یصر فی غیر قبل ان یقبضہ ۱۲ ابوداؤد ۱۳۵۵ الجالب غزذق و لم یکر ملعون ۱۲ ابن ماجہ ۱۳۵۶ عن انس قال فلاہ السفر علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سقرنا فقال البنی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ هو السقر القابض و الباسط الرزق و فی لادھوا ان النقی و یس اعد منکم یطبخی بمظلمۃ بدم و لا مال ۱۲ ترمذی ۱۳۵۷ من انظر معسر الوضیع عتہ انجاہ اللہ من کرب یوم القیمۃ ۱۲ مسلم

غریب ہو۔ اس کو پریشان مت کر دہلکہ مہلت دو۔ یا جزو یا کل معاف کر دو۔
 اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کی سختی سے نجات دیں گے۔ معاملہ تم کسی
 کے دیندار ہو تو خراب چیز سے اس کا حق مت ادا کرو۔ بلکہ اس کی
 ہمت رکھو کہ اس کے حق سے بہتر اس کو ادا کیا جائے مگر معاملہ کے وقت
 یہ معاہدہ جائز نہیں۔ معاملہ اگر تمہارے پاس دینے کے واسطے ہے اس
 وقت ٹالنا بڑا ظلم ہے۔ معاملہ اگر تمہارا مدیون تم کو دوسرے سے دہنید
 کرادے اور اس سے تم کو دھول ہونے کی بھی امید ہو تو خواہ مخواہ ضد میں
 اگر اسی کو دق مت کئے جاؤ بلکہ اس حوالہ کو منظور کر لو۔ معاملہ حتی الامکان
 کسی کے مدیون مت بنو۔ اور اگر بضرورت مدیون ہونا پڑے تو اس کے ادا کی
 فکر رکھو بے پروا مت بن جاؤ اور اگر دائن تم کو کچھ کہے سے صبر کرو اس کا حق
 ہے۔ معاملہ اگر تم کو وسعت ہو تو کسی مدیون کی طرف سے اس کا دین ادا
 کر دیا کرو۔ معاملہ سودا جھکتا تول دیا کرو۔ معاملہ جب کسی کا قرض
 ادا کیا کرو تو ادا کرنے کے ساتھ اس کو دعا بھی دیا کرو۔ اور اس کا

۳۷ فان خیرکم جنکم فصار متفق علیہ ۳۸ لکل الغنی ظلم ۳۹ متفق علیہ ۴۰ واذا اتبع احدکم علی ملتی
 فلیتبع ۴۱ متفق علیہ ۴۲ یغفر للشیء کل الذنب الا الدین ۴۳ سلم من اخذ اموال الناس یرید اولدہ
 اوی اللہ عنہ ومن اخذ یرید لہا آتلف اللہ علیہ ۴۴ بخاری لی الواجد میل عیضہ و عقیقہ ۴۵ ابو داؤد ۱۲
 ۴۶ میں من عمر سلم یقی عن اخیه وینہ الانک اللہ لہ نہ یوم العقیقہ ۴۷ شرح السنۃ ۴۸ زن و
 ارج ۴۹ ترمذی ۵۰ استقرض منہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین الفار بخارہ مال فدفعہ انی وقال
 بارک اللہ تعالیٰ فی اہلک و مالک انما جزا سلف الحمد ۵۱ انسائی۔

سکریہ ادا کرو۔ معاملہ شریعت میں دونوں صاحبیوں کو امانت دیانت سے رہنا چاہئے۔ پھر برکت سلب ہونے لگتی ہے معاملہ امانت میں ہرگز خیانت مت کرو۔ معاملہ جو معاملہ ظلم سے، دباؤ سے کسی کی وجاہت کے لحاظ سے کسی کی شرما شرمی سے وصول ہو، وہ حلال نہیں اے چندہ کرنے والو ذرا اس کو اچھی طرح غور کر لیجیو، حلال وہی مال ہے جو بالکل طیب خاطر سے دیا جائے۔ معاملہ ہنسی ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چیز والے کو پریشان مت کرو۔ خصوصاً جبکہ یہ نیت ہو کہ اگر معلوم ہو گیا تو ہنسی ہے ورنہ خورد برد کریں گے اور جو ہنسی میں اٹھالی تو جلدی واپس کر دو۔ معاملہ پڑوسی کی رعایت کیا کرو۔ خفیف باتوں میں اس سے مسامحت کرو۔ مثلاً تمھاری دیوار میں میخ کاڑنے لگے اور تمھارا کوئی گھریا زمین بے میل ہونے کی وجہ سے فروخت کر دو مصلحت یہ ہے کہ جلدی سے اس کا دوسرا مکان یا زمین خرید کر لو۔ ورنہ روپیہ رہن مشکل ہے۔ یوں ہی اڑ جائے گا۔ معاملہ جس درخت کے سایے

۱۱۷۱ ان اللہ عزوجل يقول انما ثلث الشريكين الم نحن احدهما صاحب فاذا خان خرجت من بينهما رواه ابو داود و دراذلین و جابر الشیطان ۱۱۷۲ اوالا مانتالی من اکتک ۱۱۷۳ اوالا تظلموا ۱۱۷۴ الا یحیل مل امر۔ الا بطیب نفس منہ ۱۱۷۵ یبقی و دار قطنی ۱۱۷۶ لایا قد کم عما انیہ لایا جاد ان من اخذ عما انیہ فلیروم الیہ ۱۱۷۷ اترندی ۱۱۷۸ لاینبج جار جلدہ ان ینر خشیہ فی جدارہ ۱۱۷۹ متفق علیہ ۱۱۸۰ من باع منکم داراً او عقاراً لایبارکھا الا ان یجعل فی مثلہ ۱۱۸۱ ابن ماجہ ۱۱۸۲ من قطع سدرۃ صوب اللہ واسر فی انار ۱۱۸۳ رواہ ابو داود و قال ہذا الحدیث مختصراً ای من قطع سدرۃ فی فلاة یستظل بہا ابن السبیل والہباتہ عشا ظلماً لغير حق کیون ماہما صوب اللہ اسر فی انار ۱۱۸۴

میں آدمیوں کو، جانوروں کو آرام ملتا ہوا اور وہ تمھارے ملک میں بھی نہیں ہے تو اس کو مت کاٹو کہ جانداروں کو تکلیف ہوگی اس سے عذاب ملتا ہے۔

معاملہ بکریاں چرانا پیغمبروں کا طریقہ ہے۔ معاملہ مزدور سے کام لیکر اس کی مزدوری میں کوتاہی مت کرو۔ اس مقدمے میں سرکار عالی مدعی ہوں گے عہد کر کے خلاف مت کرو۔ خصوصاً جب کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ ہو۔ اس مقدمہ میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ معاملہ اکثر ایام تحوط میں بعض لوگ اپنی اولاد کو یا بعضے ظالم دوسروں کے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں اس کا بیچنا یا خرید کر غلام سمجھنا سب حرام ہے۔ اس مقدمے میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ معاملہ جو جھاڑ پھونک شرع کے موافق ہو اس پر کچھ نذرانہ جائز ہے معاملہ اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دیدے تو ایسا ثواب ہے جیسا کہ وہ کھانا دے دیا جو اس آگ سے پکا ہے۔ اسی طرح نمک دیدینے کا ثواب ہے۔ معاملہ جہاں پانی بکثرت میسر ہو وہاں کسی کو پلانے سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب

٥٥٢ ٥٣٠ ٥٤٢ قال الله تعالى ثلثه فما نفعهم يوم القيمة
 رجل اعطى بي ثم غدر ورجل بار حر فافل ثم غدر ورجل امتهان جبر فاستوفى منه ولم يعط اجرة ١٢ البخاري
 اعطوا الاجير اجرة قل ان يحب عقره ١٢ ابن ماجه ٥٥٥ لقد اكلت برقية حق ١٢ احمد والبوداوي ٥٥٦ من
 اعطى نارا فكاننا تصدق بجميع ما طيب تلك الملح ١٢ ابن ماجه ٥٥٥ من سقى مسلما شربة من ماء حيث
 يوجد الماء فكاننا اعطى رقبته ومن سقى مسلما شربة من ماء حيث لا يوجد الماء فكاننا احيانا ١٢ ابن ماجه

ہے اور جہاں بکثرت میسر نہیں دہاں پلانے سے ایسا ثواب ملتا ہے جیسا کہ کسی مردے کو زندہ کر دیا۔ معاملہ اگر کسی کو کوئی چیز یہ کہہ کر دے کہ تم کو عمر بھر کے لئے دیتے ہیں اور بعد تمہارے مرنے کے واپس کر لیں گئے۔ وہ شے بہمہ وجوہ اس کی تک ہو جاتی ہے بعد موت کے اس کے ورثہ کو ملے گی تو اس امید باطل پر اپنے مال کو خراب و برباد مت کر دو پھر حسرت ہوگی اپنے ہی پاس رہنے دو معاملہ اگر ایک بیٹے کو کوئی چیز دو تو دوسرے کو بھی ویسی دونا انصافی بری بات ہے۔ معاملہ ہدیہ ایسے شخص کا قبول کر دو جو بدلے کا طالب نہ ہو ورنہ باہمی رنج کی نوبت آدے گی لیکن تم اپنی طرف سے کوشش کرو کہ اس کو کچھ بدلہ دیا جاوے اور اگر بدلہ دینے کو میسر نہ ہو تو اس کی ثناء و صفت کر دو۔ اور لوگوں کے رد برد اس کے احسان کو ظاہر کر دو اور ثناء و صفت کے لئے اتنا کہ دنیا کافی ہے۔ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اور جب محسن کا شکر ادا نہ کیا تو خدائے تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ ہوگا۔ اور جس طرح ملی ہوئی چیز کا ملنا برا ہے اسی طرح نہ ملی ہوئی شیخی بگھارنا کہ ہمارے پاس اتنا اتنا آیا یہ بھی برا ہے۔

۵۵۸ اسکو امام الکمل علیکم لا تقصدوا ما فانه من امر عمری ہے الذی امر جادینا لعقہ ۱۲ مسلم ۵۵۹ فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم ۱۲ متفق علیہ ۱۳ ہمت ان لا قبل حرم الامن فری لوانصادی ادا لثقی ادا الذی ۱۲ ترمذی من اعظم عطاء فوجد فی خبرہ من لم یجد فیلس خان من اثنی فقد شکر دمن کم فقد کفر دمن تجلے بمالم یطکان کلابس ثوبی زور ۱۲ ترمذی من صنع الیہ معروف فقال علیہ جزاک اللہ خیرا فقد ابلغ فی الشار ۱۲ ترمذی من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ ۱۲ احمد و ترمذی ۱۲

معاملہ باہم تحفہ تحائف کی راہ درہم جاری رکھو۔ اس سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے محبت بڑھتی ہے اور یہ نہ خیال کرو کہ تھوڑی چیز ہے کیا بھیجیں۔ جو کچھ ہو بے تکلف دو لو۔ معاملہ جو کوئی تمہاری خاطر داری کو خوشبو تیل یا دودھ یا تکیہ پیش کرے کہ خوشبو سونگھ لو، یا تیل لگاؤ، دودھ پی کر تکیہ کمر سے لگاؤ۔ تو قبول کرو۔ انکار و عذر مت کرو۔ کیونکہ ان چیزوں میں کوئی لمبا چوڑا احسان نہیں ہوتا جس کا بار تم سے نہیں اٹھ سکتا اور دوسرے کا دل خوش ہو جاتا ہے معاملہ یا پھل اللجب تمہارے پاس پہنچے اس کا آنکھوں اور لبوں سے لگاؤ۔ اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَعَيْنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا اٰخِرَهُ۔ پھر کوئی بچہ پاس ہو اس کو دیدو۔ معاملہ اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرضہ یا کسی کی امانت یا اور کوئی حق ہو تو اس کی یادداشت بطور وصیت کے لکھ کر اپنے پاس رکھو۔

بَابُ النِّكَاحِ

معاملہ اگر حاجت استطاعت ہو تو نکاح کرنا افضل ہے۔ اور اگر

۱۱ تہار فان البدیۃ تذب وحر العبد ولا یستقرن جاریۃ بجاہا ولولین بحسن شاة ۱۲ ترمذی ۱۳ من عرض علیہ
ریحان فلا یرہ خانہ خفیف المحمل طیب الروح ۱۴ سلم ثلث لا ترد الوساۃ والدین والبن ۱۵ ترمذی ۱۶ عن ابی
ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انوا فی یا رکوة الفاکتہ وضع علی العینینہ علی شقیقہ وقال علیہم کما ارینا اولہ فارنا
آثرہ ثم یطیہا من یوم من الصبیان ۱۷ بیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۸ سلم ما حق امری مسلم شئی یوصی فیہ ببیت
لیتین الا و میتہ مکتوبۃ غدرہ ۱۹ متفق علیہ ۲۰ من استطاع منکم وباءۃ فلیتزوج خانہ رخص البصر احسن للفرق
ومن لم یستطع فلیعلی بالسمو خانہ امر جا ۲۱ متفق علیہ ۲۲

حاجت ہے۔ مگر استطاعت نہ ہو تو روزے کی کثرت سے شہوت ٹوٹ جاتی ہے۔ معاملہ نکاح میں زیادہ تر منکوحہ کی دینداری کا لحاظ رکھو مال و جمال حسب و نسب کے پیچھے زیادہ مت پڑو۔ معاملہ اگر سفر سے گھر آنا ہو تو دفعہ گھر مت چلے جاؤ۔ اس قدر توقف کرو کہ بی بی کنگھی چوٹی سے اپنے کو سنوار لے، کیونکہ شوہر کی عدم موجودگی میں میلی کچیلی رہی ہے کبھی اس حالت میں دیکھ کر اس سے نفرت نہ ہو جاوے معاملہ اگر کوئی شخص تمہارے عزیز کو پیغام نکاح بھیجے تو زیادہ تر قابل لحاظ اس شخص کی نیک وضعی اور دینداری ہے۔ دولت، حشمت عالی خاندانی کے اہتمام میں رہ جانے سے خرابی ہی خرابی ہے معاملہ اگر اتفاقاً کسی غیر منکوحہ عورت اور کسی مرد میں باہم تشق ہو جاوے تو بہتر ہے کہ ان کا نکاح کر دیا جاوے معاملہ اس نکاح میں زیادہ برکت ہوتی ہے جس میں خرچ کم پڑے اور ہر بھی ہلکا ہو معاملہ اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کے حالات اپنے خاوند سے بیان کیا کرتی ہیں یہ بہت بری بات ہے اگر اس کا دل آگیا تو پھر روتی پھریں گی۔

۶۱۱ فتح المرأة لادبع لما لها وحسنها وجمالها ولدنيها فافقر فبات الدين تربت يدك ۱۲ متفق عليه ۶۱۲ فلما قدمنا وبنينا نذخل فقال اهلوا حتى نذخل يلا اى غمارك تمسك الشقة فمتخذ المنيبة ۱۳ متفق عليه ۱۴ اذا خطب اليكم من ترضون دينه وخلفه فزوجوه ان لا تفعلاه بكن فتنه في الارض ونساء عريض ۱۵ ترمذى ۱۶ لم يسمي بين مثل النكاح ۱۷ ابن ماجه ۱۸ ان اعظم النكاح بركة الاسير مؤتة ۱۹ يهتقى ۲۰ عن عمر بن الخطاب قال الا لا تعالوا صدقة النساء فانها لو كانت كمرتة في الدنيا وتقوى عند الله لكان اولكم بها نبى الله صلى الله عليه وسلم احمد ترمذى ۲۱ لا تباشر المرأة فقصها الزوجا كانه مظهر اليه ۲۲ متفق عليه

مسئلہ۔ ایک کپڑے میں دو مردوں کا اسی طرح ایک کپڑے میں دو عورتوں کا لپٹنا بالکل نامناسب اور بے غیرتی ہے اور جس طرح مرد کو دوسرے مرد کا ستر دیکھنا گناہ ہے اکثر عورتیں اس کی احتیاط نہیں رکھتیں معاملہ کسی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے فوراً نگاہ ادھر سے پھیر لو اور اگر اس کا خیال کچھ دل میں رہے تو اپنی بی بی سے فراغت کر لینا چاہیے اس سے وہ دوسرے درہو جاتا ہے معاملہ اگر کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اگر بن پڑے تو اس کو ایک نگاہ دیکھ لو کبھی بعد نکاح کے اس کی ستر سے نفرت نہ ہو معاملہ بغیر ضرورت شدیدہ پیشاب پانچخانہ، مجامعت کے برہنہ مت ہو۔ فرشتوں سے اور اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا چاہیے معاملہ تنہائی میں غیر عورت کے پاس بیٹھنا زہر قاتل ہے اور سخت گناہ ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھ سفر کرنا بھی ممنوع ہے آج کل پیروں اور رشتہ داروں

۱۷ لا یتطهر الرجل الى عورة الرجل ولا المرأة الى عورة المرأة ولا يقف الرجل الى الرجل في ثوب واحد ولا تقف المرأة في ثوب واحد ۱۸ مسلم ۱۹ عن جریر بن عبد اللہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نظر النجاسة فامرني ان اصرف بعيني ۲۰ مسلم اذا احببتم محبة المرأة فوقيت في قلبه فيلبد الى امراته فليد ۲۱ فان ذلك يرد ما في نفسه ۲۲ مسلم ۲۳ اذا خطب احدكم المرأة فان استملح ان يتطهر الى ما يدعوا له نكاحا فليفعل ۲۴ ابوداؤد ۲۵ اياكم والنمري فان منكم من لا يبارككم الا عند الغلظة ومن يفي الرجل الى ابله فاستحيوهم ۲۶ ترمذی قال فانه اصل النكاح ۲۷ ترمذی ۲۸ لا يخون رجل بامرأة الا كان ثاليتها الشيطان ۲۹ ترمذی ولا تسافر امرأة الا ومعها محرم ۳۰ متفق عليه ۳۱

سے اس کی بالکل احتیاط نہیں ہے۔ غیر عورت اس کو کہتے ہیں جس سے نکاح کبھی عمر بھر میں حلال ہو سکے معاملہ بلا ضرورت عورت کے لئے منع ہے کہ غیر مرد کو دیکھے اکثر عورتوں کو جھانکنے، تانکنے کی عادت ہوتی ہے۔ بڑی واہیات بات ہے معاملہ اولاد کا حق ہے کہ اس کا نام اچھا رکھو علم دیاقت سکھاؤ۔ جب جوان ہو جاوے نکاح کر دو ورنہ اگر اس سے کوئی منہا ہو گیا تو اس کا وبال تمہاری گردن پر ہوگا۔ اکثر لوگ لڑکیوں کو بٹھلا رکھتے ہیں بڑی بے احتیاطی ہے۔ معاملہ اگر کسی جگہ ایک شخص پیغام نکاح بھیج چکا ہے جب تک اس کو جواب نہ مل جاوے یا وہ خود چھوڑ بیٹھے تم پیغام مت دو۔ معاملہ اگر کوئی شخص اپنا دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس عورت کو یا اس کے ورثہ کو مناسب نہیں کہ شوہر سے شرط ٹھہرائیں کہ پہلی منکوحہ کو طلاق دیدے جب نکاح کیا جاوے گا اپنی تقدیر پر قانع رہنا چاہیے معاملہ نکاح مسجد میں ہونا بہتر ہے تاکہ اعلان بھی خوب ہو اور جگہ بھی برکت کی ہے معاملہ رضائیں بڑی احتیاط درکار ہے، بددن تحقیق علاقہ رضاع ردبر و آجاوے اور جہاں شبہ و شک شرکت رضاع کا بھی ہے نکاح نہ کرے۔ معاملہ میاں بی بی کے باہمی معاملات خلوت کا دوست

حکھ انبیادان اتما التما تبصرہ ۱۲ ترمذی ۱۷۷ من ولله ولد لیکن رسمہ وادیہ فاذا بلغ فلیز وجہ فان بلغ ولم یزہ
فأصاب اثماً فانما اثر علی ایہ ۱۲ یقیناً لہ لایخلب الرجل علی خطبۃ انیہ حتی ینکح ادیرک ۱۲ متفق علیہ نشہ لا تسأل المرأة طلاق
انہا مستقرۃ مصنفہا وینکح فان ہا عاقدہا ۱۲ متفق علیہ نشہ اعلنا ہذا النکاح واجعلہ فی المسجد واضربوا علیہ
بالدوف ۱۲ ترمذی ۱۷۷ انظر من اخو ذکمن ۱۲ متفق علیہ کیف وقد قیل ۱۲ بخاری ۱۷۷ ان من شر الناس عند
اللہ منزلاً یوم القیامۃ الرجل یتغص لى المرأة وتقفہ ایہ ثم ینشرہا ۱۲ مسلم ۱۲

اجاب سے یا ساتھیوں، سہیلیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے۔ اکثر دولہا دلہن اس کی پروا نہیں کرتے معاملہ ولیمہ مستحب ہے مگر اس میں تکلف و تفاخر نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی کا ولیمہ دو سیر جو بے کیا۔ حضرت صفیہ کے ولیمہ میں خرما اور پنیر اور گھی کا مالیدہ تھا اور سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینبؓ کا تھا کہ ایک بکری ذبح ہوئی اور گوشت روٹی لوگوں کو پیٹ بھر کے کھلائی گئی۔ معاملہ بی بی کی کچ خلقی پر صبر کرو۔ اس سے عداوت مت کر و اگر ایک بات ناپسند ہوگی دوسری بات پسند آ جاوے گی۔ بے ضرورت اس کو مت مارو، اور ضرورت ہو تب بھی زیادہ مت مارو اور منہ پر ہرگز مت مارو آخر رات کو اسی سے پیار اخلاص کرتے۔ شرم بھی آوے گی۔ اس کا دل پہلے تے ہو گا لی کلوج مت کرو۔ روٹھ کر گھر سے مت نکل جاؤ زیادہ خفگی ہو، دوسری چار پائی پر سو رہو۔ جب دیکھو کسی طرح تباہ نہیں ہوتا۔ آزاد کرو۔

۱۱۵ اولم لوبشاة ۱۲ متفق علیہ نبی عن طعام المبارکین ان یوکل ابو داؤد وادلم البی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض نسائہ بحدین من شعیر ۱۲ بخاری۔ امر بالانطاع فبسطت فالتقی علیہا الترد والقط والسن ۱۲ بخاری
 ۱۱۶ اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علی زینب اولم بشاة ۱۲ متفق علیہ فاشیع الناس خیرا ولھا ۱۲ بخاری ۱۱۷ اذا کانت عند الرضی مرأتان فلم یعدل بینہما جاریوم القیمة وشقہ ساقط
 ۱۱۸ قریمذی ۱۱۹ فان استمعت استمعت وبہا سحج ۱۲ مسلم لا یجلد احدکم امرأۃ جلد العبد ثم یامعھا فی آخر الیم
 ۱۲ متفق علیہ لا یرک مؤمن مؤمنۃ ان نکحہا منها فراضی منها آخر ۱۲ مسلم فاقدرھا اقدر الجاریۃ حدیثہ
 اسن الخریصۃ علی اللہ ۱۲ متفق علیہ ان تطعمھا اذا اطعمت وکسوها اذا کتبت ولا تقرب الوجہ ولا
 تقبح ولا تجیر الانی البیت ۱۲ احمد وابن ماجہ عن لقیط ابن صبرۃ قال قلت یا رسول اللہ ان لی امرأۃ
 فی سائہا شیء یعنی البہار قال طلقہ ۱۲ ابو داؤد ۱۲

معاملہ عورت کو چاہئے کہ خاوند کی اطاعت کرے اس کو خوش رکھے اس کے حکم کو ٹالے نہیں خصوصاً جب وہ ہمبستری کے لئے بلا دے۔ اسکی وسعت سے زیادہ اس سے نان نفقہ طلب نہ کرے اس کے رو برو زبان درازی نہ کرے۔ بلا اجازت اس کے نواخل نہ پڑھے۔ نہ نفل روزہ رکھے اس کا مال بدوٹ اس کی رضا کے کسی کو نہ دے نہ خود ضرورت سے زیادہ اٹھا دے بلا اجازت گھر میں کسی کو نہ آنے دے۔ بلا سخت مجبوری کے اپنے منہ سے طلاق نہ مانگے۔ معاملہ اگر معمولی طور پر کوئی شخص اپنی بی بی کو ماہ سے اس کی وجہ غیر لوگوں کو دریافت کرنا خلاف تہذیب ہے شاید وہ بات بتلانے کی نہ ہو، مثلاً اس نے ہمبستری سے انکار کیا اور اس پر مارا ہوتو وہ کیا بتلائے گا معاملہ بلا ضرورت طاق مت دو۔ معاملہ حیض میں طلاق مت دو کہ شاید بلا ضرورت بوجہ نفرت طبعی کے سبب حیض

۱۱۵۸ و اطاعت لیہما فلقد غل من ای ابواب الجنة شارت ۱۲ البو نعیم یا امراة ماتت وزوجها عتھا ارض دخلت الجنة ۱۲ ترمذی اذا الرجل دعا زوجته لحاجة فلتا ته وان كانت علی التنور ۱۲ ترمذی من جوی کما تری یاسن شفقتہ ۱۲ مسلم ان لی امراة فی سائہاشی یعنی البندار ۱۲ ابو داؤد۔ لو كانت سورة واحدة لكفت الناس وفيه لا تصوم المرأة الا باذن زوجها ۱۲ ابو داؤد۔ لا تبغی خوانانی نفسها ولا ماله ۱۲ بیہقی لا تاذن فی بیتہ الا باذنہ ۱۲ ایما امراة سالت زوجها طلاقا فی غیر ما یاس فحرام علیہا راحة الجنة ۱۲ احمد ترمذی ۱۱۵۹ یس منها من خیب امراة علی زوجها ادعید علی سیدہ ۱۲ ابو داؤد ۱۱۶۰ لا تسأل الرجل فیما ضرب امراة علیہ ۱۲ ابو داؤد ۱۱۶۱ بغض الحلال الی اللہ الطلاق ۱۲ ابو داؤد ۱۱۶۲ عن عبد اللہ بن عمر انه طلق امراة لہ وہی حائض فذکر عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیغیظ فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ متفق علیہ ۱۲

کے دی ہو۔ معاملہ حلالہ کی شرط ٹھیکرانا نہایت بے غیرتی کی بات ہے۔ معاملہ محض قرآن سے اپنی بی بی کو بدکار یقین کر لینا یا جو اولاد اس سے ہو اس کی صورت شبہات دیکھ کر کہہ دینا کہ یہ میری نہیں ہے بہت گناہ ہے معاملہ اگر عورت بدچلن ہو اور اس کا انتظام نہ کر سکے تو اس کو طلاق دیدینا چاہیے لیکن اگر اس سے محبت ہو اور ڈرتا ہو کہ بعد طلاق کے میں بھی اس سے مبتلا ہو جاؤں گا تو نہ چھوڑے مگر حتی الوسع انتظام و انسداد کرنا چاہیے۔ معاملہ اگر اپنی آنکھ سے عورت کو زنا کرتے دیکھ لیا تو اس کے مار ڈالتے سے خدا کے نزدیک گنہگار نہ ہو گا گو حاکم دنیا بوجہ عدم ثبوت شرعی کے اس سے قصاص لے۔ معاملہ خواہ مخواہ بلا قرینہ بی بی پر بدگمانی کرنا بجاہالت اور تکبر ہے۔ اور قرآن ہوتے ہوئے چشم پوشی کرنا بے غیرتی و دیوثی ہے معاملہ اگر نکاح کے بارے میں کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیر خواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع کی کوئی خرابی تم کو معلوم ہو ظاہر کر دو یہ غیبت حرام نہیں ہے اسی طرح جس جگہ تم کو خاص کسی کی برائی کرنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی کی خیر خواہی کی ضرورت

۹۲ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعل والحل لہ ۱۲ دارمی وابن ماجہ ۹۳ فلعن ہذا عرق نزعہ ولم یخص لہ فی الاتفاۃ عنہ ۱۲ متفق علیہ ۹۴ جارجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی امرآۃ لا تردید لاس فقال ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقھا فقال اجہا قال امکم اذ ۱۳ ابو داؤد ۹۵ اسمعوا لی ما یقول سیدکم انہ لی غور ۱۲ مسلم ۹۶ من الخیرۃ ما یجب اللہ ومنہا ما یغضب اللہ فاما التي یحبها اللہ فی الخیرۃ فی غیر ریبۃ ۱۲ ابو داؤد و نسائی ۹۷ فقال ابوہم فلا یضع عصا عن عاتقہ واما معاویۃ ففعلوک لامل لہ انکلی اساترہ ۱۲ بخاری ۹۸

سے اس کا عیب بیان کرنا پڑے شرعاً اس کی اجازت ہے بلکہ بعض جگہ واجب ہے۔ معاملہ اگر خادند باوجود مقدرت کے بوجہ نخل کے بی بی کو بقدر کفایت خرچ دیتا ہو تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے مگر حاجت سے زیادہ فضول خرچی کرنے کو لینا جائز نہیں ہے۔ معاملہ اللہ تعالیٰ اگر مال دے تو اول خویش بعد درویش۔

معاملہ ستیا

اگر کوئی کافر تم کو زخمی کر کے یا کوئی عضو قطع کر کے جب تم بدلہ لینے لگو فوراً کلمہ پڑھ لے یہ سمجھ کر کہ اس نے جان بچانے کو کلمہ پڑھ لیا ہے ہرگز قتل مت کرو۔ اس سے اسلام کے علم رحم اور حق پرستی کا اندازہ کر لینا چاہیے معاملہ کافر رعایا سے بلا قصور کسی کو قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ بہشت سے دور کر دیتا ہے معاملہ خود کشی کرنے کی سخت ممانعت ہے کسی طرح ہو۔ معاملہ مساجد میں سزا جاری نہ کیجاوے شاید بول و براز خطا ہو جائے۔ معاملہ مسلمان کسی کافر آدمی کو قتل کر ڈالے وہ اس کے مقابلے میں قتل کیا جاوے گا۔ معاملہ اگر لشکر اسلام سے ادنیٰ درجہ کا آدمی بھی لشکر کفار کو امان دیدے تمام اعلیٰ

۹۹۸ ہذری مایحیک و دلکب المعروف متفق علیہ ۹۹۹ اذا عطا اللہ لامدکم حیرا فلیبدانہ بنفسہ و اہل بیتہ مسلم فان فضل عن اہلک شیء فذلذی قراتیک فان فضل عن ذی قراتیک شیء فذلکذا و ہکذا ۱۲ مسلم تلم عن المقداد انہ قال یا رسول اللہ رایت ان لقیث رجلاً من الکفار فاقفنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعہا ثم الاذنی بشجرۃ فقال املت اللہ اقدر بعد ان قالہا قال لا تقدرہ ثم متفق علیہ ۱۳ من قتل شیء معہا لم یرح را بخیر بختہ بخاری ۱۴ من قتل نفسہ شیء فی الدنیا غلب بہ یوم الفترۃ متفق علیہ ۱۵ لایقام الحمد و فی المساجد ۱۶ ترمذی ۱۷ روى عن عبد الرحمن بن سلمان ان اجملا من المسلمين قتل نفس من اصل ۱۸

ادنی مسلمانوں پر لازم ہو جاوے گا اس کے خلاف کاروائی نہیں کر سکتے البتہ اگر لڑنا ہی مصلحت ہو تو کفار کو جدید اطلاع جاوے کہ ہم اپنے معاہدے کو واپس لیتے ہیں۔ معاملہ (س)، اگر کسی آدمی مل کر ایک آدمی کو قتل کریں سب قتل کئے جاویں گے اور سب گنہگار ہوں گے معاملہ (س) جو شخص فن طب میں مہارت نہ رکھتا ہو اور اس کی عملی بد تدبیری سے کوئی مر جاوے تو اس سے خون بہایا جائے گا۔ معاملہ (س)، اپنی جان و مال و دین و آبرو کی حفاظت کے لئے لڑنا درست ہے اگر خود مارا گیا شہید ہوگا۔ اگر مقابل مارا گیا اس شخص پر کوئی الزام نہیں۔ معاملہ (س) ہو لے بے طور پر کنکریاں اچھانا، علم پلانا ممنوع ہے۔ مبادا کسی کا دانت آئینہ ٹوٹ پھوٹ جاوے۔ معاملہ اگر مجمع میں کوئی دھار والی چیز لے کر گزرنے کا اتفاق ہو تو دھار کی جانب چھپا لینا چاہیے کسی کے لگ نہ جاوے معاملہ دھار والی چیز سے کسی کی طرف اشارہ کرنا گو ہنسی ہی میں ہو۔ ممنوع ہے شاید ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جاوے۔ معاملہ

دقیقہ ۱۱، الذکر فرغ ذلک الی البی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انا احق من ادنی بدتمہ ثم امر قتل ۱۲ المعات ومرتقا ۱۳ سے بدتمہ اذنا ہم ۱۴ ابوداؤد عاصیہ صفحہ ۱۵ لانا اہل السماء والارض اشر کو فی دم مومن لا یسمی اللہ اللہ فی النار ۱۶ ترمذی وقال عمر لولم لا علیہ اہل صفار قتلتم حبیا ۱۷ مالک ۱۸ من تطیب لم یعلم من طب فہو فہم ۱۹ ابوداؤد ۲۰ ایدر عدہ فی نیک تقصیر کا فعل ۲۱ متفق علیہ من قتل دون دمہ فہو شہید متفق علیہ قال ارایت ان قتل قال ہونی النار ۲۲ مسلم من قتل دون دینہ فہو شہید ومن قتل دون دمہ فہو شہید ومن قتل دون ماله فہو شہید ومن قتل دون اہل فہو شہید ۲۳ ترمذی ۲۴ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخذف وقال انہ لا یصاد بہ صید ولا ینکح بہ عدد ولکنما قد تحسرسن ولتقف العین ۲۵ متفق علیہ ۲۶ اذا امر احدکم فی مسجدنا وموت فامر بیل فیکم علی نعالہ ان یعیب احدنا من اہلین منہا شیء ۲۷ متفق علیہ ۲۸ لا یشر احد علی اخیرہ باسلار فانی لایدری لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرة من النار ۲۹ متفق علیہ ۳۰

معاملہ ایسی وحشیانہ سزا جس کی برداشت نہ ہو سکے جیسے دھوپ میں گھڑا کر کے تیل چھوڑنا ہنٹروں سے بیدار ہو کر بے حد مارنا نہایت گناہ ہے۔ معاملہ تلوار چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دویا تو بند کر کے دویا زمین پر رکھ دو دوسرے شخص اپنے ہاتھ سے اٹھالے۔ معاملہ کسی آدمی یا جانور کو آگ سے جلانا جائز نہیں معاملہ واجب القتل کو ہاتھ پاؤں کاٹ کر چھوڑ کر تڑپ تڑپ کر مر جا دے درست نہیں۔ معاملہ پرندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نکال لانا کہ ان کے ماں باپ بے قرار ہوں درست نہیں معاملہ جس کے جادو سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہے اور وہ باز نہیں آتا وہ گردن زدنی کے لائق ہے معاملہ جو مجرم زنا اقراری ہو حتی الامکان اسکو مال دینا چاہئے جب وہ برابر اپنے اقرار پر جوار ہے اور چار بار اقرار کرے اس وقت سزا جاری کی جاوے۔ معاملہ اگر ایسا اقراری مجرم آٹائے سزا میں اپنے اقرار والہی لے چھوڑ دینا چاہئے۔ معاملہ اگر حاملہ عورت پر جسم

۱۱۰۰ ان ہشام بن حکیم مرثا علی انہما الانبا و قد اقبوا فی الشمس و صب علی رؤسہم الرب فقال ما ہذا فقیل یعذبون فی الخراج فقال ہشام اشد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعذب للذین یعذبون الناس فی الدنیا ۱۱۰۱ مسلم تری قرآن فی یدہم مثل اذنا بقر ۱۱۰۲ مسلم ۱۱۰۳ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العاطی بالسیف مؤلاً ۱۱۰۴ ترمذی ۱۱۰۵ ان النار یعذب بہا الا اللہ ۱۱۰۶ بخاری ۱۱۰۷ کانزل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعد ثلث الصدقة وینہا من الثلث ۱۱۰۸ ابو داؤد ۱۱۰۹ قرآن حرق معہا فرخان فاخذنا فرخیہا فجات الخمر فجعلت تفرش نجار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فجع ہذہ بولدہم ردوا الیہا ۱۱۱۰ ابو داؤد ۱۱۱۱ حد الساحر ضرب بالسیف ترمذی ۱۱۱۲ فاعرض عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما شہد اربع شہادات دعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابیک جنون قال لا فقال احصنت قال نعم یا ۱۱۱۳

زنا ثابت ہو، جب تک بچہ نہ جن لے اور اگر کوئی دوسری دودھ پلانے والی نہ ہو تو جب تک دودھ نہ چھوٹ جاوے اس وقت تک سنگسار نہ ہوگی۔

معاملہ سزا پانے کے بعد مجرم کو ظن و تشنیع و تحقیر کرنا بہت بُرا ہے معاملہ جو زانی مستحق تازیانہ ہوا اور بوجہ مرض کے سزا دینے میں مرجانے کا احتمال ہو تو صحت تک سزا موقوف رکھی جائے معاملہ سزائیں دو قسم کی ہیں ایک معین، دوسری مؤوض براے حاکم اول کو حد، دوسری کو تعزیر کہتے ہیں۔ حد و میں شریف رذیل، وجہ ذلیل سب برابر ہیں اس میں کسی کی رعایت نہیں۔ تعزیر میں شریف وجہ آدمی سے چشم پوشی مناسب ہے اور صرف فہمائش کافی ہے۔ معاملہ جھوٹے مقدمے کی یا جس کا سچا جھوٹا ہونا معلوم نہ ہو اس کی پیردی کرنا یا کسی قسم کی اعانت کرنا ممنوع ہے۔

معاملہ شراب کا استعمال دوا میں بھی ممنوع ہے معاملہ چونکہ نشہ والی چیزوں کی خاصیت ہے کہ تھوڑی سے زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے اس کے تھوڑے استعمال سے بھی ممانعت کی گئی۔

۱۲۱ فی جلد ۱ الحد ولا یشرب علیہا ۱۲ متفق علیہ ۱۲۲ عن علی رضی اللہ عنہ ان انا جلدتہا ان اقلہا فذکرت ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنت ۱۲ مسلم ۱۲۳ بلک الذین قیلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوه فاذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد متفق علیہ ذوی الالبیت عشر اہم لا الحدود ۱۲۴ ابو داؤد ۱۲۵ من اعان فی خصوصۃ لا یدری الحق ام باطل فہو فی خطئ اللہ حتی ینزل ۱۲ بیہق ۱۲۶ ان طاری بن سوید قال لنبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحر فیہا فقال انہا اصنعا للذوار فقال اذلیس بدرا و لکنہ وار ۱۲ مسلم ۱۲۷ ما انکر کثیرہ فقیلہ حرام ۱۲ تو مذی۔ اللہم عفر لکاتبہ دلس سنی نبیہ۔ آمین ۶

حکومت و انتظامِ ملکی

معاملہ جو شخص خود حکومت کی درخواست کرے وہ قابل حکومت نہیں وہ خود غرض ہے۔ جو اس سے بھاگتا ہو وہ زیادہ عدل کرے گا۔ اس کو حکومت دینا سزاوار ہے معاملہ سلطان کی امانت کی اجازت نہیں معاملہ حکام کو بھی حکم ہے کہ رعایا سے نرم برتاؤ کریں۔ سختی نہ کریں۔ معاملہ حکام کے پاس جا کر ان کی خوشامد سے ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کو ظلم کے طریقے بتلانا اس میں اعانت کرنا سخت مذموم ہے معاملہ حق بات کہہ دینے میں حکام سے مت دبو۔ معاملہ حکام کو مناسب نہیں کہ رعایا کے عیوب و جرائم کا بلا ضرورت تجسس کرے۔

کہ ہر شخص نفسِ بشرِ خالی از خطا نبود

معاملہ۔ بلا تصور کسی کو گھور کر دیکھنا جس سے وہ ڈر جاوے جائز نہیں معاملہ اگر حکام ظلم کرنے لگیں ان کو برا مت کہو، سمجھ جاؤ کہ ہم سے حاکم

۱۷۷۰ء اناد اللہ لا تولى علی هذا عمل احد سائہ ولا احد حرص علیہ متفق علیہ تہجد من خیر الناس اشدہم کرامتہ لہذا امر حتی یقع فیہ ۱۲ متفق علیہ ۱۷۷۱ء من امن سلطان اللہ فی الارض امانہ اللہ ۱۲ قمر مذی ۱۲۹۹ء ان شر الرعار الحطہ ۱۲ قمر مذی ۱۷۷۲ء امر ان یکون من بعدی من ذمل علیہم قصد قہم بکذبہم و اعانہم علی ظلمہم فلیسوا منی دست نہم و لن بردوا علی الحوص ۱۲ قمر مذی ۱۷۷۳ء افضل الجہاد من خال کلمہ حق عند سلطان جابر ۱۲ قمر مذی ۱۷۷۴ء ان الامیر انما یبقی الریتہ فی الناس اشدہم ۱۲ ابوداؤد ۱۷۷۵ء من ظلم الی غیر تخیفہ اخافہ اللہ یوم القیمہ ۱۲ بیہ ۱۷۷۶ء فلا تغفلوا انکم بالدار علی الملک لکن اشغلوا انکم بالذکر و انفرع کے الفیم ۱۲ ابونعیم ۱۲

حقیقی کی نافرمانی ہوتی ہے یہ اس کی سزا ہے اپنی حالت درست کر لو
 اللہ تعالیٰ حکام کے قلوب کو نرم کر دیں گے معاملہ حاکم کا ایسی جگہ بیٹھنا
 جہاں نہ حاجت مند جا سکے نہ کسی ذریعہ سے اپنی فریاد وہاں پہنچا سکے جائز
 نہیں معاملہ غصے کی حالت میں حواس درست نہیں رہتے اس وقت
 مقدمہ فیصل کرنا نہ چاہئے۔ معاملہ رشوت لینے کی سخت ممانعت ہے گو
 ہدیہ کے طور پر ہو۔ معاملہ جھوٹا دعویٰ جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم، جھوٹا انکار
 کسی کے حق کا یہ سب گناہ ہے معاملہ اپنا حق ثابت کرنے کیلئے کوشش
 کرنا کوئی بری بات نہیں۔ بلکہ اس میں کاہلی کی راہ سے بیٹھ رہنا کم ہمتی قرار
 دی گئی ہے۔ اور باوجود کوشش کرنے کے ناکامی ہو اس کا زیادہ غم کرنا بھی
 برا ہے۔ سمجھ لے کہ حاکم حقیقی کو یہی منظور تھا۔ معاملہ قوی شہرہ میں حوالات
 کر دینے کی اجازت ہے۔ معاملہ سواری اور نشانہ بازی کا حکم ہے معاملہ گھوڑے
 کے دم کے بال اور ایال اور پیشانی کے بال مت کاٹو۔ دم کے بال سے کمی اڑانا
 ایال سے اس کو گرمی پہنچتی ہے پیشانی کے بالوں میں برکت ہے۔

۱۳۵ من ولله اللہ شیعاً من امر السلیمن فاحجب دون حاجتہم وعلتہم و فقرہم احب اللہ دون حاجتہ
 وعلتہ و فقرہ ۱۲ ابو داؤد ۱۳۵۴ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والرشی ۱۲ ابو داؤد ۱۳۵۴ من شیخ الامام
 شافعی قاضی لہ ہدیہ علیہا نقیلاً تقدانی بآ غلیلاً من ابواب الربوا ۱۲ ابو داؤد ۱۳۵۴ من ادعی لیس لہ فلیس منہ
 ونبیاً مقصدہ من النار ۱۲ مسلم عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ابو داؤد ۱۳۵۴ من قطع حق امر مسلم بمیۃ نقد
 اوجب اللہ لہ النار ورحم علیہ الخ ۱۲ مسلم ۱۳۵۹ ان اللہ تعالیٰ یوم علی العجر وکن علیک اللبس فاذا غلبک امر
 فقل حبیب اللہ ونعم الرکیل ۱۲ ابو داؤد ۱۳۵۴ ن بنی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلاً فی تہمتہ ۱۲ مسلم ۱۳۵۴ ابو داؤد ۱۳۵۴
 ۱۲ قرمذی۔ ۱۳۵۴ لا تقصوا نواسیئہن ولا معارفہن ولا اذنابہن فربما و معارفہن فارم و نواصیہن معقود فیہا الخ ۱۲
 ابو داؤد ۱۳۵۴

سفر

معاملہ :- راہ میں سواری کے جانور کو کہیں کہیں گھاس چرنے چھوڑ دیا کرو اور اگر خشکی کا زمانہ ہو اور گھاس نہ ہو تو راہ میں حرج مت کرو۔ جلدی منزل پر پہنچ کر اس کے کھانے پینے کا انتظام کرو۔ اور جہان ٹھیرنا ہو سڑک کو چھوڑ کر ٹھیرو معاملہ جہاں تک ممکن ہو سفر تنہا مت کرو۔ معاملہ جب کام ہو چکے جلدی اپنے ٹھکانے آ جاؤ۔ خواہ مخواہ سفر میں بے آرام مت رہو معاملہ شب کے سفر میں منزل جلدی کٹی ہے۔ معاملہ سفر میں مصلحت یہ ہے کہ رفیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں۔ شاید باہم کچھ تکرار اختلاف ہو جاوے تو فیصلہ آسان ہو۔ معاملہ :- سالار قافلہ کو چاہیے تمام مجمع کا خیال رکھے کوئی چھوٹ تو نہیں گیا کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے معاملہ قافلہ جب منزل پر اترے تو متفرق نہ اترے۔ سب قریب قریب مل کر ٹھیریں اگر کسی پر آفت آوے دوسرے مدد تو کر سکیں۔ معاملہ اگر بوجہ قلت سوار یوں

۱۱۷۱ اذا سافرتم فی النصب فاعطوا الابل من الارض اذا سافرتم فی السنۃ فاعطوا علیہا سیرۃ واذا غنم ہلیل فاجتنبوا الطرق فاما طرق الدواب مادی الوہام باللیل ۱۱۷۲ لو علیم الناس ما فی الواحدة ما اعلم ما مالک بیل واحدة ۱۲ بخاری ۱۱۷۳ السفر قطعہ من الغنات منع احدکم نوزہ وطعامہ وشرابہ فاذا قصہ مہتمن وجہۃ فلیعلن الی ۱۲ متفق علیہ ۱۱۷۴ علیکم بالدرۃ فالا من تطوی باللیل ۱۱۷۵ ابو داؤد ۱۱۷۶ اذا کان ثلثۃ فی سفر فلیؤم واحدکم ۱۲ ابو داؤد ۱۱۷۷ من جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخلف فی البسر فیرجی الضعیف ویرث دیدعوہم ۱۲ ابو داؤد ۱۱۷۸ وان تفرکم فی ہذہ الشاہب والادویۃ انما ذلکم من الشیطان ۱۱۷۹ ابو داؤد ۱۲ ۱۱۸۰ کنایوم بدر کل ثلثۃ علی بصر نکان الیوابۃ وعلی ابن طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکانت اذا بارت عقبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن شتی عنک قال انما باؤی منی وانا باغنی من الاجر حکما ۱۲ شرح السنۃ

کے ہمراہیوں میں باری مقرر ہو تو سب کو انصاف کی رعایت ضروری ہے اپنے کو ترجیح نہ دے۔ قاعدہ مقررہ کے موافق سب کو عمل درآمد ضرور ہے گو سردار ہی کیوں نہ ہو۔ معاملہ ۱۔ اگر چلتے چلتے کوئی بات چیت کرنے کیلئے زیادہ ٹھیرنا ہو تو سواری سے اتر جانا چاہئے۔ اس پر بیٹھے بیٹھے گھنٹوں نہ بات کرتے رہیں۔ اس میں جانور کو تکلیف ہوتی ہے سواری قطع مسافت کے لئے موضوع ہے۔ معاملہ ۲۔ جب منزل پر پہنچ دو سر کام بھیجے کر دو۔ پہلے جانور پر سے اسباب زین وغیرہ جدا کر دو۔ معاملہ ۳۔ اگر اللہ تعالیٰ فراغت کی سواری دے تو پیادہ چلنے والوں کو اس پر سوار کر دو۔ یہ نہیں کہ ان کے پاؤں میں تو چھپا کر جاویں اور تم نام آدری کے لئے ان کو کوتل لے چلو۔ معاملہ ۴۔ جب مقابلہ غنیم کیلئے سفر کرنا ہو حتی الامکان اس کے پوشیدہ کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ لیکن اظہار میں مصلحت ہو تو اظہار کر دینا چاہئے معاملہ ۵۔ جو لوگ رٹنے، کے قابل نہیں یا ان کو لڑنا منظور نہیں جیسے بچہ، عورت، بڑھا، فردوز غمگار عالم، درویش کفار کا ان کو مقابلہ میں قتل کرنا منع ہے۔ معاملہ ۶۔ دشمن کو

۱۵۱ لا تتخذوا ظہور دوا بحکم مبارک انما سواکم تسلمکم الی بلدکم تکلونوا بالغیرہ الا بشق وجعل سکم الارض فاقضوا ما حکمکم ۱۲ ابوداؤد ۱۵۲ عن اس قال کنا اذا زلنا منزل لا یسح حتی یخل الرجال ۱۲ ابوداؤد ۱۵۳ من کان مع فضل ظہر فلیعده علی من لا ظہر لہ ۱۲ مسلم فاما اهل الشیاطین فقد راہتہا یخرج احکم نجیبات مع قدر سمہا فلا یعلوا البعیر منہا ویمر باخیرہا قد انقطع بہ فلا یحملہ ۱۲ ابوداؤد ۱۵۴ لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید غزوہ الا دی بغیرہا حق کانت تک الغزوۃ تبوک الی قولہ مجلے المسلمین امرہم لیتا بہوا ۱۱ بۃ غزوہم ۱۲ بخاری ۱۵۵ فقال قل لانا لا تقتل امراة ولا مریفا ۱۲ ابوداؤد فلا تقتلوا شیفا قاینا ولا طفلا صغیرا ولا امراة ۱۲ ابوداؤد ۱۵۶ من آمن رسل علی نفسه فقد اعطى بواء العذر یوم البقیۃ ۱۲ شرح السنۃ۔

امن دیکر بد عہدی کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے معاملہ ایچی کو کبھی قتل نہ کرنا چاہئے۔ معاملہ اخفائے واردات جرم ہے معاملہ جو شخص کا فر علیہا پر ظلم کرے یا اس کے حقوق میں کمی کرے یا اس کو بے موقع تکلیف دے۔ یا اس کی ناراضی سے اس کی چیزیں جاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں اس پر دعویٰ دائر فرمائیں گے۔ معاملہ اگر جانور ذبح کرنا ہو تو چھری خوب تیز کر دو۔ اس کو ترسا کر مت مارو۔ گلا گھونٹنے میں جانور کو کس درجہ اذیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام فرمایا ہے۔

معاملہ کتا ایذا پہنچانے والا جانور ہے۔ غریب پر دیسی کی کس طرح ٹانگ لیتا ہے اور اس میں ایک نخصت ایسی بُری ہے کہ قومی ہمدردی نہیں۔ اپنی جسمی جنس کو دیکھ کر کس قدر ناراض ہوتا ہے۔ اس وجہ سے بلا ضرورت اس کا پانا ممنوع قرار دیا گیا ہے معاملہ جانوروں کو باہم لڑانا جیسے مرغوں بکروں کو لڑاتے ہیں ممنوع کیا گیا۔ معاملہ اکثر اوقات شکار میں مشغول رہنا آدمی کو بیکار اور بد عقل کر دیتا ہے اپنے ضروری کاموں سے جاتا رہتا ہے

۱۵۹ دکنکنت قال رسولنا قتلکم قال عبد اللہ فضلت السنۃ ان الرسول لا یقتل ۱۲ احمد ۱۵۸ من یحکم حالانہ مثلہ ۱۲ ابو داؤد ۱۵۹ الامن ظلم معاہدا و انتقمیہ اذ کلفہ فوق طاقت و خذ حۃ شیانہ یزید نفس ۱۱ ۱۵۹ داؤد یحکم فاحسنوا الذبح و لحدکم شفرۃ و یرج ذبیحۃ ۱۲ مسلم ۱۵۸ من افتن کلما الکلب ماشیۃ اذ صار نقض من عملہ کل یوم قیراطان ۱۲ متفق علیہ ۱۵۹ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التوحیش بن ابیہائم ۱۲ ترمذی ۱۵۹ من تبع حید غفل ۱۲ ترمذی ۱۵۹

آداب معاشرت و خورد و نوش

ادب :- اگر سالن میں مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر پھینک دو پھر اگر دل چاہے تو کھانا کھاؤ کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری دوسرے میں شفا ہے۔ زہریلے بازو کو اول ڈالتی ہے۔ دوسرے بازو کے ڈالنے سے اس کا تدارک ہو جاوے گا۔ ادب :- بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو۔ اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ البتہ اگر اس برتن میں کھانے کی چیز خلکٹی طرح کا پھل، میوہ، شیرینی اس وقت جو مرغوب ہو جس طرف سے چاہو اٹھاؤ۔ ادب :- جس چیز میں سب انگلیاں نہ لگانی پڑیں اس کو تین انگلی سے کھاؤ اور انگلیاں چاٹ لیا کرو۔ اور برتن میں اگر سالن بچے تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو۔ اس سے برکت ہوتی ہے۔ ادب :- اگر ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھاؤ۔ مکہ مرت کر دیہ سگری نعمت ہے ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی۔ ادب :- کھانا تو افنع کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ متکبروں کی طرح تکیہ لگا کر مت کھاؤ ادب :- اگر کھانا کم ہے اور آدمی

- ۱۵ اذوق الذباب فی انار احدکم فلیغمہ کلہ ثم یطرحہ فان فی احد جناحہ شعار و فی الآخر دارۃ بخاری
- ۱۶ بسم اللہ کل بیضک و کل ما بیک ۱۷ متفق علیہ یا عکراش کل من حیث شئت فانتہ غیر لون و احد ۱۸ تریکا
- ۱۹ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأکل ثلاثۃ اصابع و یلینق یدہ قبل ان یسجھا ۲۰ مسلم ان ابنی امر یلینق
- ۲۱ اصابع و نصفۃ و قال انکم لاتردون فی آیۃ البرکۃ ۲۲ مسلم فاذا سقط من احدکم القمۃ فلیط ما کان بہا
- من اذی ثم یأکلہا ۲۳ مسلم قال ابنی صلی اللہ علیہ وسلم لا کل منکما ۲۴ بخاری ۲۵ طعام الواحد یخف
- الاثین یخفی الاربعۃ یخفی الثانیۃ ۲۶ مسلم ۱۲

زیادہ ہیں سب آدھا آدھا پیٹ کھاؤ۔ یہ نہیں ایک تو سیر ہو کر کھاوے دوسرا پیٹ پیتا پھرے اور پیٹ کھجور انگور مٹھائی وغیرہ اس قسم کی چیزیں اگر کئی آدمی مل کر کھاویں تو ہر شخص ایک ایک دانہ اٹھاوے۔ دو دو ایک دم سے لینا بے تمیزی اور حرص کی دلیل ہے۔ اور پیٹ پیاز لہسن خام یا اور کوئی بدبودار چیز کھا کر جمع میں مت جاؤ۔ لوگوں کو تکلیف ہوگی اور پیٹ: جنس روزانہ ناپ تول کر لپکاؤ۔ زنانہ ہند کی طرح اندھا دھند مت اٹھاؤ کہ آٹھ دن کی جنس چار ہی دن میں تمام ہو جاوے لیکن بچے ہوئے کو مت ناپو تولو۔ اس میں بے برکتی ہوتی ہے۔ اور پیٹ کھانے سے فارغ ہو کر اپنے رزاق کا شکر بجالاؤ۔ اسی طرح پانی پینے کے بعد۔ اور پیٹ کھانے کے قبل اور بعد بھی ہاتھ دھوؤ کلی کرو۔ اور پیٹ: بہت جلتا کھانا مت کھاؤ اس سے نقصان ہوتا ہے اور پیٹ: مہمان کی خاطر داشت و مدارات کرو۔ ایک روز کسی قدر تکلف کا فاصلہ دو تین دن تک اس کا حق مہمانی ہے۔ مہمان کو زربا نہیں کہ میزبان کے گھر جم ہی جاوے کہ وہ تنگ آجاوے اور پیٹ کھانا سب مل کر

۱۷۱۱ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل من التمرین حتی یتاذن اصحابہ ۱۲ متفق علیہ شہ من اکل ثوبا و یصل الفریقین ۱۱ متفق علیہ ۱۲ کیلوا طعم یبارک لکم فیہ ۱۲ البخاری عن عائشہ ۱۱ انما قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی آخر و قالت فکلتہ ففی ۱۲ ۱۱ ان اللہ تم البیرونی عن عبداللہ بن الکلیبی عن علیہا اذ شرب الشرۃ فینجو علیہا ۱۱ سلم ۱۱ بکرم الطعام الفیور قبلہ الوضوء بعدہ ۱۲ ترمذی ۱۲ عن اسماء بنت ابی بکر انہا کلت اذ انیت بشریہ امرت بہ ففعلت حتی تذہب نورة و عائشہ تقول انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہوا عظم لیکرۃ ۱۲ دارمی ۱۲ من کانت یومن باللہ والیوم الآخر فاکرم ضیفہ جائزۃ یوم و لیلۃ و الضیافۃ شہۃ ۱۱ ایام فایبعد ذلک فهو صدقہ و لا یکل لسان نبوی عند حتی ینخرجه ۱۲ متفق علیہ ۱۲ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نکل و لا یشرع قال فلیکم تشرعون ۱۱ لو انکم قالوا نعم قالی فاجتمعوا علی طعمکم و اذکر واسم اللہ تبارک لکم فیہ ۱۱ ابو داؤد ۱۲

کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے۔ ادب جب کھانا کھا چکو تو پہلے دسترخوان اٹھوادو خود اس کو چھوڑ کر اٹھنا خلافت ادب ہے اور اگر اپنے ساتھی سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو۔ تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو۔ کہیں تمھارے اٹھنے سے وہ مھو کا نہ اٹھ کھڑا ہو اور اگر کسی وجہ سے اٹھنا ہی ضرور ہے تو اس سے عذر کر دو۔ ادب مہمان کو گھر کے دروازے تک پہنچانا سنت ہے ادب پانی ایک سانس میں مت پیو، تین سانس میں پیو، اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کر لو۔ اور پانی بسم اللہ کہہ کر پیو، اور پی کر الحمد للہ کہو۔ ادب بہ مشک سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔ اسی طرح جو برتن ایسا ہو، جس سے دفعتاً زیادہ پانی آجھلنے کا احتمال ہے یا اندیشہ ہے کہ اس میں سے کوئی سانپ بچھو نہ آجاوے ادب بہ بلا ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو ادب بہ چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے ادب پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو داہنے والے کو پہلے دو پھر اپنے داہنے والے کو۔ اسی طرح دوسرے ختم ہونا چاہیئے ادب بہ کنارہ ٹوٹے

۱۱۱۱ اذا صنعت المائدة فلا تقوم رجل حتى ترفع المائدة وليرفع يده وان شيع حتى يفرغ القوم وليغادر فان ذلك خيل عليه فيقبض وعسى ان يكون له في الطعام حاجته ۱۱۲ ابن ماجه ۱۱۳ من استدان يخرج الرجل مع ضيفه الى النار ۱۱۴ ابن ماجه ۱۱۵ لا تشربوا خمر البعير ولكن اشربوا ثمنى وثلاث دسما اذا انتم شربتم فاحمدوا اذا انتم رفعتم ۱۱۶ ترمذی ۱۱۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتنفس فی النار ۱۱۸ ابو داؤد ۱۱۹ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من فی الشمار متفق علیہ ۱۲۰ نبی ان یشرب الرجل قائما ۱۲۱ مسلم ۱۲۲ ولا تشربوا فی آیتہ الذہب والفضہ ولا تاكلوا فی صحافہا ۱۲۳ متفق علیہ ۱۲۴ الایمنون الا فقیہوا ۱۲۵ متفق علیہ ۱۲۶ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من ثلثه القدح ۱۲۷ ابو داؤد ۱۲۸

دامنی آستین پہلے پہنو علی ہذا۔ ادب :- کپڑا پہن کر اپنے مولیٰ کا اس صرح شکر یہ ادا کرنے سے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هَذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِیْنِیْ وَلَا ثَوَدَ۔

ادب :- امیروں کے پاس زیادہ بیٹھنے سے دنیا کی ہوس بڑھتی ہے عمدہ پوشاک کی فکر ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جب تک کپڑے میں پیوند نہ لگے اس کو پرانا نہ سمجھے۔ ادب :- کپڑے میں نہ اس قدر زینت و اہتمام کرے کہ انگشت نما ہونے لگے کہ ریا اور تکبر ہے اور نہ بالکل بد حیثیت میلان گذارے کہ نعمت کی ناسکری ہے سادگی کے ساتھ تو سطر رکھے ادب :- اپنی وضع چھوڑ کر دوسری قوموں کی وضع و پوشش سے ایسی نفرت ہونی چاہئے عیساکہ مرد کو انگیا لینگے کے پہننے سے جو کہ عورتوں کی وضع ہے۔ ادب :- عورت کو باریک کپڑا پہنا گویا ننگا پھرنا ہے۔ ادب :- اگر تانا ریشم کا اور بانا سوت کا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ادب :- مرد کو سونے کی انگشتری پہننا حرام ہے۔ البتہ چاندی کی انگشتری کا مضائقہ نہیں مگر ساڑھے چار ماشہ سے کم ہونا چاہیئے

۲۹۹ وان بس ثواب قال الحمد للہ الذی کسانى ہذا ورزقنیہ من غیر حول منى ولا ثوة فخر لہ ما تقدم من ذنبہ وما اخر
۱۲ البودادۃ ۳۰۰ ایک دم جالسہ ان زیارہ لایستغنیٰ ثوابی ترفعہ ۱۲ ترمذی ۳۰۱ ان البداءۃ من الایمان ۱۲
البودادۃ ۳۰۱ بس ثواب شہرہ فی الدنیا اللہ ثواب نذرہ یوم النیمۃ ۱۲ احمد وابن ماجہ ان اللہ یحب ان یری آثارہ
طے بعدہ ۱۲ ترمذی ۳۰۲ من تشبہ یوم فہمہم ۱۲ احمد والبودادۃ ۳۰۳ ان اسأبت بانی بکرم علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وعلیہا یا باقی فاعرض عنہا ۱۲ البودادۃ ۳۰۴ عن ابن عباس قال انما ہنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن الثوب الصمت من الحرب فاما السلم وسد الثوب فلا بأس به ۱۲ البودادۃ ۳۰۵ عن تخم الذہب ۱۲
مسلم قال من ورق ولاتہ مثقالاً ۱۲ ترمذی ۳۰۶

ادب: بجز زیور جیسے گھنگرہ وغیرہ پہننا ممنوع ہے۔ **ادب:** جو تے کئی کئی جوڑے رکھا کر وہ اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں وہ اپنے پاؤں میں لال پہنوا اور آنرے میں پہلے بائیں سے اتار د۔ **ادب:** جو تا پہننے میں اگر ہاتھ سے کام لینا پڑے مثلاً تنگ ہے یا تسمہ وغیرہ باندھنا ہے تو کھڑے ہو کر مت پہنو۔ **ادب:** جہاں جو تہ چوری جانے کا ڈر ہو تو اٹھا کر اپنے پاس رکھو، **ادب:** یہ چیزیں فطرتِ سلیمہ کا مقتضا ہیں۔ حقنہ کزنا، زیر ناف کے بال لینا، بیس لگانا، ناخن لگانا، بغل کے بال لینا، اور چالیس روز سے زیادہ بال و ناخن کو چھڑنے کی اجازت نہیں۔ **ادب:** سفید بالوں کو خضاب کزنا مستحب ہے مگر سیاہ خضاب سے مانخت آئی ہے۔ **ادب:** مردوں کو عورتوں کا لباس اور عورتوں کو مردوں کا لباس اور شکل و صورت بنانا حرام ہے **ادب:** کسی کے بال ملا کر اپنے بال بڑھانا اور بدن گوشتا حرام ہے اور موجب لعنت ہے۔ کسم اور زعفران کا رنگا کیڑا پہننا مرد کے لئے ممنوع ہے۔ **ادب:** ڈاڑھی

۱۳۷ عن ابن الزبير ان مولاه لم يذمت ثمانية الزبير له عمر بن الخطاب وني صلها اجزما قطعها عرو قال اني سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مل حرس شيطان ۱۲ ابوداود ۱۳۷۱ استكثروا من النخال ۱۲ سلم اذا انقل احدكم
 ثيابا يد ايايمنه واذا نزع فليد يدايها ۱۲ متفق عليه ۱۳۷۲ نبى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يغسل الرجل ان يغسل الرجل ان يغسل
 ۱۳۷۳ عن ابن عباس قال من استسنة اذا غسل الرجل ان يغسل عليه فيضها بكنسية ۱۲ ابوداود ۱۳۷۴ انظر خمس
 الثمان والاستحالة وقص اثار ب وقليم الاظفار ودفن الابط ۱۲ متفق عليه ۱۳۷۵ عن انس قال وقت لنا في قص اثار ب
 وقليم الاظفار ودفن الابط وحق الحانة ان لا تترك اكثر من الرجلين ليلة ۱۲ سلم ۱۳۷۶ عن الله المتشبهين ۱۲ الزبالي
 بان امدوا له ابها من النمار بالرجال ۱۲ ناسا ۱۳۷۷ عن الله الواعلة واما توسعة والواشمة والمستومة ۱۲ متفق
 عليه ۱۳۷۸ عن علي قال نبى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بس التفتة واحة ۱۲ سلم نبى البنى صلى الله عليه وسلم
 ان يترى من الرب ۱۲ متفق عليه ۱۳۷۹ اعفوا الحن ۱۲ متفق عليه ۱۳۸۰ كان يات من بخرة من عريضا دلوها ۱۲ ترمذى ۱۳۸۱

گٹنا جب مٹھی سے زائد نہ ہو منع ہے البتہ اگر ایک آدھ بال بڑھا، مواس کو برابر کرنے میں مضائقہ نہیں، ادب :- اگر سر پہ بال ہوں تو ان کو دھوتے رہو گنگھی کرستہ رہو۔ تیل لگا لیا کرو۔ اسی طرح ڈاڑھی مگر ہر وقت گنگھی چوٹی میں ہونا دہیات بات ہے ادب :- اگر بال سفید ہونا شروع ہو جاویں تو ان کو اکھاڑ کر نکالو مت۔ ادب :- لڑکوں کا سر منڈا دینا بال رکھنے سے بہتر ہے۔

ادب :- عورت کے لئے بہتر ہے کہ ہاتھوں کو ہندی لگائے اور کچھ نہیں تو چھن ہی کو لگائے۔ ادب :- سرمہ سوتے وقت تین تین سلاخیاں دونوں آنکھوں میں لگایا کرو ادب :- گھر کو صاف رکھو بلکہ گھر کے ردبر و بھی خاص دھاتاک جمع مت کرو۔ ادب :- چوسہ زنجیفہ، شطرنج وغیرہ کھیلنا، کبوتر اڑانا، راگ باجے میں مشغول رہنا یہ سب ممنوع ہیں۔

۱۴۹ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحضر من راسہ و تشریح لحدیث شری استہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل الاغفار ۱۴۹ ترعدی ۱۴۹ لا تقوا شیب فانہ نور العلم ۱۴۹ ابوداؤد ۱۴۹ عن عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل آل جعفر فاشاہم فقال لا تلبوا علی انی بعد الیوم ثم قال ادعوا الیہ انی فحی ناکانا افرخ فقال ادعوا الی الحلان فامرہ فخلق رؤسنا ۱۴۹ ابوداؤد و نسائی ۱۴۹ لو کنت امرؤ لافترکت الیہ بالخیال ۱۴۹ ابوداؤد ۱۴۹ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان منہ مکملۃ یحیی بہ اہل الیئمۃ ثلثۃ فی ہرہ ۱۴۹ ترمذی ۱۴۹ ان اللہ طیب یحب الطیب طیف یحب النظا فیکرم یحب الکریم و ان یحب الجواد فینظروا فیتکم و لا یحبوا بالہود ۱۴۹ ترمذی ۱۴۹ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر ۱۴۹ متفق علیہ ۱۴۹ من لب بالزود قد عی اللہ و رسولہ ۱۴۹ احمد و ابوداؤد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یمنح حمامۃ فقال شیطان یمن شیطانہ ۱۴۹ ابوداؤد و دامن ربی یحی المعارف و المعارف ۱۴۹ احمد ۱۴۹

ط

ادب :- دوا دارو کرنے کی اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے ادب مریض کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔ ادب حرام چیز کو دوا میں استعمال مت کرو۔ ادب :- خلاف شرع تعویذ گنڈا ٹوٹکے ہرگز استعمال مت کرو ادب نظر بد اگر لگجاوے جس کی نظر لگنے کا احتمال ہو اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہینوں سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور استنجے کا موضع دھوا کر پانی جمع کر کے اس شخص کے سر پر ڈال دو جس کی نظر لگی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جاوے گی ادب :- حتی الامکان معدے کی اصلاح و حفاظت کا اہتمام کرو۔ تمام بدن درست رہتا ہے۔ اور اگر معدے میں بگاڑ ہو تو تمام بدن میں بیماری ہو جاتی ہے ادب جن بیماریوں سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے جو شخص ان امراض میں مبتلا ہو اس کیلئے بہتر ہے کہ لوگوں سے علیحدہ رہے تاکہ ان تکلیف دینا نہ پہنچے۔ ادب :- بد سگونی وغیرہ کا ماننا ایک قسم کا شرک ہے ادب :- بنجوم

۵۵۹ یا عباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع دارا لادفع لشر فار۱۲ احمد و ترمذی ۵۶۱ لا تکبر ہوا مضام علی الطعام فان اللہ یطعمہم ۵۶۲ ترمذی ۵۶۳ لا تداووا بحرام ۱۲ ابو داؤد ۵۶۴ الزنی و النائم و التوہ شرک ابو داؤد ۵۶۵ رانی عامر بن ربیعہ سہل بن خنیف الی قولہ علیہ السلام البرکت علیا عقیل غفل لہ عامر و جہد دیدید مرقیہ دکنیہ و اطراف رجبیہ و داغلا ازارہ فی قدح ثم صب علیہ فرج مع اناس یس بالیاس ۱۲ شرح السنۃ ۵۶۶ العتۃ حوض البدن و العروق البہا و الادۃ فاذا صحت المعدۃ هورت العروق بالصحة و افاقا فدت المسدۃ صدرت العروق بالصحة ۵۶۷ کان فی ذہب بنی ثقیف رجل جذوم فارسل الیہ النبی علیہ السلام و سلمنا قد بالیناک فاربح ۱۲ سلم ۵۶۸ الطیرۃ شرک ۱۲ ابو داؤد ۵۶۹ فلا توالکلبان و قال کان منی من الانبیاء یخط من و اخط فذک ۱۲ سلم من اقبس علما من البنجوم ۱۲ من شعثہ من اسحر نادا زلوا ۱۲ ابو داؤد و ابن ماجہ ۵۷۰

درمل اور سہزاد کا عمل سب چیزیں ایمان کو تباہ کرنے والی ہیں۔

خواب

ادب :- اگر دشت ناک خواب نظر آوے تو بائیں طرف تین بار تمسک کر دو اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھو اور جس کروٹ پر لیٹے ہو اسکو بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ضرر نہ ہو گا۔ ادب :- اگر خواب کہنا ہو ایسے شخص سے کہو جو عاقل ہو یا بدست ہو تاکہ بری تعبیر نہ دے کیونکہ اکثر تعبیر کے موافق ہو جاتا ہے۔ ادب :- جھوٹا خواب کبھی مت بناؤ بڑا سخت گناہ ہے۔

سلام

ادب :- باہم سلام کیا کرو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ ادب :- سلام میں جان پہچان والوں کی تخصیص مت کرو جو مسلمان مل جاوے اسکو سلام کرو۔ ادب :- سوار کو پیا ہے کہ پیادے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔ اور کم عمر زیادہ عمر والے کو ادب :- جو

۱۱۱۱ اذا راى احدكم الرويا بغيرها فليصق عن ياربه ثلثا ويستغفر الله من الشيطان ويستجول عن عبده الذي كان عليه ۱۱ مسلم ولا يحدث بها احدا فانه لا تقوى ۱۲ تنفق عليه ۱۳ الرويا على ربل طائر ما لم تنبر فاذا عبرت وقعت واجبة قال ولا تقصها الا على وادى وذى لى ۱۴ ابو ۱۱۱۱ ان يراى ربل عينية ما لم ترها ۱۲ بخارى ۱۳ الا اولكم على شئ اذا فخرته ستم اتم افشا ۱۴ لا يحكم ۱۵ لم ۱۶ وتقر السلام على من عرفته وعلى من لم تعرف ۱۲ تنفق عليه ۱۳ يسلم لراكب على الماشى والاشا على القاعد والليل على الكثير ۱۴ تنفق عليه ۱۵ يسلم الصغير على الكبير ۱۶ بخارى ۱۷ ان اولى الناس بالله من بدم بالسلام ۱۸ ترصدى ۱۹

شخص ابتدا سلام کرتا ہے اسکو زیادہ ثواب ملتا ہے اور اگر کسی شخص میں سے ایک شخص سلام کرے سب کی طرف سے کافی ہے اسی طرح کئی شخصوں میں سے ایک شخص جواب دیدے بس ہے۔

استیذان

اور اگر کسی سے ملنے جاؤ تو بدون اطلاع و اجازت کے اس مکان میں مت جاؤ اگرچہ وہ مکان مردانہ ہو اور میں بار پکارنے سے اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جاؤ اسی طرح اپنے گھر کے اندر بھی بے پکارے اور بے ملنے مت جاؤ شاید کوئی بے پردہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص مجلس عام میں بیٹھا ہے اس کے پاس جانے کیلئے اجازت لینے کی حاجت نہیں۔ اور اگر پکارنے کے وقت مکان والا پوچھے کہ کون تو یوں مت کہو کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام بتلاؤ کہ زید ہے مثلاً

مُصَافَحہ و مُعَالَفَہ و قِیَام

اور مصافحہ کرنے سے دل صاف ہو جاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور محبت سے معافہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ البتہ بشوہ حرام ہے۔

۱۔ بحری عن الجماعۃ اذا مر وان سلیم اعدہم و بحری عن الجلس ان یرد اعدہم ۲۔ یعنی مرفوعاً ۳۔ لا تدعوا بیوتاً غیرہم توکم حتی تستاسوا وسلموا علی اہلبا الایۃ اذا استاذن احدکم مثلاً فلم یؤذن له فلیخرج ۴۔ متفق علیہ ان جلا مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استاذن علی اخی فقال نعم ۵۔ مالک ۶۔ عن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فرقت الباب فقال من ذاعتلت انا ذقال انا انا کانہا ۷۔ متفق علیہ ۸۔ فضاخواید میا ۹۔ مالک ۱۰۔ واللمان اذا الصالح الم یمنیہا ذاب لاسقط ۱۱۔ یعنی ۱۲۔ عن ابی ذرری الحدیث الطویل فالترنی ۱۳۔ ابو داؤد

ادبؑ: کسی بزرگ یا معزز آدمی کے آنے وقت تعظیماً کھڑا ہونا مضائقہ نہیں مگر اس کے بیٹھنے سے بیٹھ جانا چاہتے یہ کفار کی مشابہت ہے کہ سردار بیٹھا رہے اور سب حشم و خدام دست بستہ کھڑے رہیں۔ یہ بکتر کا شعبہ ہے البتہ جہاں زیادہ بے تکلفی ہو کہ بار بار اٹھنے سے ان بزرگ کو تکلیف ہو تو نہ اُٹھے

بیٹھنا، لیٹنا، چلنا

ادبؑ: ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس طرح لیٹنا جس سے بے پردگی ہو ممنوع ہے البتہ اگر بدن نہ کھلے تو مضائقہ نہیں۔ ادبؑ: بن ٹھن کر اترتے ہوئے مت چلو ادبؑ: چار زانو بیٹھا اگر براہِ تکبر نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ ادبؑ: اُلٹے مت لیٹو ادبؑ: ایسی چھت پر مت سو جس میں آڑ نہیں شاید لرھسک کر گر پڑو۔ ادبؑ: کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں مت بیٹھو۔ ادبؑ: عورت اگر بضرورت باہر نکلے تو مڑک کے کنارہ کنارہ چلے: بیچ میں نہ چلے۔

۱؎ قوم ابوالی سیدکم متفق علیہ من مروان تمیل لہ الریال قیاماً فلیقوم قعود من النار ۱۲ ترمذی عن ابن قال لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا اذا لامدہ لم یقوموا لما یعلمون من کراہتہ ذلک ۱۷ ترمذی ۱؎ لا یتسلقن ۱؎ مدکم ثم یضع احدی ریحہ علی الاخری ۱۲ مسلم رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجبہ متفقاً واطفاً احدی قد ریح علی الاخری ۱۲ متفق علیہ ۱؎ لا تمشی فی الارض مرحاً الا یتبعہا رجل یتبعہ فی یدین وقد عجمہ نفر خفف بہ الارض ۱۲ متفق علیہ ۱؎ کان ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس للفرج تربیع فی مجلس حتی تطلع الشمس ابوداؤد ۱۲ ۱؎ کان ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم جالساً علی بطنہ فقال ان ہذہ صحتہ لیسجھا اللہ ۱۲ ترمذی ۱؎ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یام الرجل علی سطح من سجد علیہ ۱۲ ترمذی ۱؎ اذا کان احدکم فی النقی فقلص عنہ الفل فصار لہ فی النقی وبقصر فی اظن فلیقم ۱۲ ابوداؤد ۱؎ استأخرون فادرس لکن ان تحقیق الطرق ۱۲ ابوداؤد۔

آداب مجلس

ادب ۱۔ بے ضرورت لبِ سرگ مت بیٹھو۔ اور اگر ضرورت سبب راہ بیٹھنا ہو تو ان امور کا لحاظ رکھو۔ نامحرم کو مت دیکھو کسی راہ چلنے والے کو تکلیف مت دو نہ اس کا راستہ تنگ کرو جو شخص سلام کرے اس کا جواب دو۔ نیک بات بتلاتے رہو بری بات سے منع کرتے رہو۔ اگر کسی پر ظلم ہوتا دیکھو اٹھ کر مدد کرو کوئی راہ بھول گیا ہو اس کو راہ بتلا دو۔ اگر کسی کو سوار ہونے میں یا اسبابِ لادنے میں معین کی ضرورت ہو اس کی مدد کرو۔ **ادب ۲۔** کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ مت بیٹھو **ادب ۳۔** جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا جاوے اور پھر جلدی واپس آکر بیٹھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ جگہ اسی کا حق ہے دوسرے شخص کو وہاں نہ بیٹھنا چاہیے۔

ادب ۴۔ صدر مجلس کو مناسب ہے کہ اگر کسی ضرورت سے مجلس سے اٹھنا ہو اور پھر آکر بیٹھنا منظور ہو تو اٹھتے وقت کوئی چیز رومال عامہ وغیرہ وہاں چھوڑے تاکہ حاضرین کو معلوم ہو جاوے **ادب ۵۔** جو دو شخص قصدِ مجلس میں ایک جگہ بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں بلا ان کی اجازت کے مت بیٹھو۔

۱۴۴۵ھ یا کم والجلس فی الطرقات فقالوا یا رسول اللہ ماذا من جمالتا یحدث فیہا قال فاذا ایتیم اللہ ایس مجلسا الطریقۃ حقۃ لا واد الحق الطریق یا رسول اللہ قال غن البصر وکف الادی ودر السلام والام بالعرف والہی عن الیکرم متفق علیہ وتفسیر المعروف وتمد والنال ۱۲ ابوداؤد وادعان علی الخ ۱۲ شرح السنۃ ۴۴۴ لا یقیم الرجل الرجل من مجلس ثم یجلس فیہ ۱۲ متفق علیہ ۴۴۵ من قائم من مجلس ثم رجع الیہ فہو الحق بہ ۱۲ مسلم ۴۴۶ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس وجلسا حوله فقام فاراد الرجوع نزع ثوبہ او بعض یأکون علیہ فیرف ذلک اصحابہ فیسبقون ۱۲ ابوداؤد ۴۴۷ لا یکل الرجل ان یفرق بین اثین الا باذنہما ۱۲ ترمذی ۴۴۸

ادب^{۱۸}۔ جو شخص تم سے ملنے آوے تم کو چاہئے کہ ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ، گو مجلس میں گنجائش ہو اس میں اس کا کرام ہے۔ ادب^{۱۹}۔ نہ کسی کی پشت کی طرف بیٹھو، نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو ادب^{۲۰}۔ جب مجلس میں جاؤ جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ یہ نہیں کہ تمام حلقے کو بچاند کر ممتاز جگہ پہنچو۔ ادب^{۲۱}۔ چھینکنا راحت بخش چیز ہے۔ بعد چھینکنے کے الحمد للہ کہے سننے والا یرحمک اللہ کہے۔ پھر چھینکنے والا اس کو کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ ادب^{۲۲}۔ جب کسی کو کثرت سے چھینک آنا شروع ہوں پھر یرحمک اللہ کہنا ضرور نہیں۔ ادب^{۲۳}۔ جب چھینک آوے تو منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لے اور پست آواز سے چھینک لے ادب^{۲۴}۔ جائی کو حتی الامکان روکنا چاہئے۔ اور اگر نہ رکے تو منہ ڈھانک لینا چاہئے۔ ادب^{۲۵}۔ بہت زور سے مت ہنسوا ادب^{۲۶}۔ مجلس میں ناک بھویں چڑھا کر مت بیٹھو۔ حاضرین سے ہنستے بولتے رہو۔ ان میں ملے جلے رہو جس قسم کی باتیں ہوں ان میں شریک رہو بشرطیکہ خلاف شرع کوئی بات نہ ہو۔

۱۸۔ دخل رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی المسجد فاعترف حرقة لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یا رسول اللہ ان فی المکان لیسوق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسلم لوقاذا وہ انوة ان تیرجخ لہ ۱۹۔ بیہقی ۲۰۔ عن حدیث قال ملعون علی سان محرم صلی اللہ علیہ وسلم تعد وسط الحلقة ۱۲۔ ترمذی ۱۹۔ عن جابر بن سلمہ قال کان اذ آتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث بیہقی ۱۲۔ البوداؤد ۱۹۲۔ اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ویقل لا اواءہ اوصاحب یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یہدیکم اللہ ویصلح بالکم ۱۲۔ بخاری ۱۹۳۔ قال لہ فی ان اللہ انہ کریم ۱۲۔ ترمذی ۱۹۴۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس علی وجہہ یدعی فرما مسلم ۱۹۵۔ انما کان فیہم ۱۲۔ بخاری ۱۹۶۔ فاذا تاب احدکم فیردہ ۱۲۔ استطاع ۱۲۔ بخاری ۱۹۷۔ اذا تاب احدکم فلیک یدعی فرما مسلم ۱۹۸۔ انما کان فیہم ۱۲۔ بخاری ۱۹۹۔ فکانوا یتمدون فی امر الجالیة فیضحکون ویبکیون صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۔ مسلم ۱۲۔

ادب متفرق

ادبِ مسلمان کے مسلمان پر یہ حقوق ہیں۔ جب ملے سلام کرو۔ پکارے تو جواب دو دعوت کرے تو قبول کرو اور چھینے کو یرجھک اللہ کہو، جب اس نے الحمد للہ کہا ہو، بیمار ہو جائے تو عیادت کرو۔ مرجائے تو اس کے جنازہ کے ہمراہ جاؤ اور جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اس کے لئے پسند کرو۔ ادبِ اپنے گھر جا کر گھر والوں کو سلام کرو ادبِ خط لکھ کر اس پر مٹی چھوڑ دیا کرو۔ ادبِ لکھتے لکھتے اگر کچھ مضمون سوچنے لگو قلم کان میں رکھ لیا کرو۔ اس سے مضمون خوب یاد آتا ہے ادبِ اپنے چھوٹے بچوں سے پیار محبت کرنے میں بھی ثواب ہے، ادبِ دوسرے شخص کے کپڑے سے ہاتھ مت پوچھو، البتہ اگر اس کو ناگوار نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ مثلاً وہ تمہارا ہی دیا ہوا کپڑا پہن رہا ہے ایسی صورت میں غالباً اس کو ناگوار نہ ہوگا۔ ادبِ مجلس میں کسی کی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔ ادبِ جس سے ملو کشادہ روئی

[illegible]

سے ملو کہ تبسم مناسب ہے تاکہ وہ خوش ہو جاوے اور **ادب** :- سب سے اچھا نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے اور **ادب** :- نہ ایسا نام رکھو جس سے فخر و دعویٰ پایا جاوے نہ ایسا جس کے برے معنی ہوں اور **ادب** :- بندہ حسن، بندہ حسین وغیرہ نام مت رکھو اور **ادب** :- زمانے کو برا مت کہو۔ کیونکہ زمانہ تو کچھ نہیں کر سکتا وہ بات نعوذ باللہ اللہ کی طرف پہنچتی ہے اور **ادب** :- افواہی باتوں کی حکایت کرتے وقت اکثر کہا جاتا ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں اور سننے والا اس کو معتبر خیال جانتا ہے اس لئے اس کہنے سے ممانعت آتی ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں۔ غرض بلا سند بات نہ کہے۔ اور **ادب** :- یوں نہ کہو کہ اگر خدا چاہے اور فلاں شخص چاہے یا یہ کہ اوپر خدا نیچے تم بلکہ یوں کہو کہ اگر خدا چاہے پھر فلاں چاہے اور **ادب** :- ذائق و فجار کے لئے زیادہ تعظیمی الفاظ مت کہو۔ اور **ادب** :- برا شعر تو برا ہی ہے مباح اشعار میں بھی اس قدر مشغولی بری ہے جس سے دین و دنیا کی ضروریات میں ہرج ہونے لگے اور اسی دھن ہو جاوے اور **ادب** :- باتیں بہت تکلف سے چبا چبا کر مت کرو۔

۱۱۰۰ ان احب اسماء الى الله عبد الله وعبد الرحمن ۱۲ مسلم ۱۱۰۱ عن زبيب بن سلمة قال سميت برة فقتل رسول الله صلى الله عليه وسلم تركوا انفسكم الله اعلم بابل البرمكهم بموازيب مسلم عن ابن عمر بن قنانت لعرق قال لما ماتت فاما رسول الله صلى الله عليه وسلم جيلة ۱۲ مسلم ۱۱۰۲ لا يقولون احدكم عبدا او اتى تكلم عبد الله دخل نساكم اما الله ۱۲ مسلم ۱۱۰۳ لا يسم احدكم الله هو الله ۱۲ مسلم ۱۱۰۴ عن ابى معوية الانصاري قال الا ان عبد الله اذ قال ابو عبد الله لابى معوية سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في زعموا قال سمعت رسول الله يقول يس مطية الرجل ۱۲ ابو داود ۱۱۰۵ لا تقولوا ما شاء الله ومارفان ولكن قولوا ما شاء الله ثم ما رفان ۱۲ ابو داود ۱۱۰۶ لا تقولوا لا نافع سيد فانه ان يك سيدا فقد اسخطكم ربكم ۱۲ ابو داود ۱۱۰۷ لان سلى جوف رجل في جابر بن خنيس من ان تملى شعرا ۱۲ متفق عليه ۱۱۰۸ بلك الشكون فالها مثلها ما مسلم ۱۲

ادب^{۱۲۱}: کسی کو فاسق، کافر، ملعون، خدا کا دشمن، بے ایمان مت کہو اگر وہ شخص ایسا نہ ہوگا تو یہ سب چیزیں لوٹ کر کہنے والے پر پڑیں گی۔ اسی طرح پر یہ کہنا کہ فلا نے پر خدا کی مار، خدا کی ٹھسکار، خدا کا غضب پڑے، یا دوزخ نصیب ہو، خواہ کسی آدمی کو کہا جاوے یا جانور کو یا کسی بے جان چیز کو۔ ادب^{۱۲۲}: اگر کوئی تم کو سخت کلمہ کہے اسی قدر تم بھی کہہ سکتے ہو۔ اور زیادتی کرنے میں پھر تم گنہگار ہو گے۔ ادب^{۱۲۳}: اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے لوگوں میں بڑی غفلت ہے گناہوں پر بڑی جرأت ہے۔ و نحو ذلک۔ اگر یہ بات تأتفا و شفقا کہی جاوے مضائقہ نہیں ادا اگر براہ خود پسندی و خود بینی کہا جاوے تو یہ اول اسی الزام کا مورد ہے جو اوروں پر عائد کر رہا ہے۔ ادب^{۱۲۴}: دو رویہ پن کبھی مت کرو کہ جیسوں میں گئے دیے ہی باتیں بنانے لگے بقول شخصے جنا پر گئے جنا داس، گنگا پر گئے گنگا داس۔ ادب^{۱۲۵}: چغلی خوری ہرگز مت کرو۔ ادب^{۱۲۶}: سچ بولو۔ جھوٹ ہرگز مت بولو۔ البتہ دو شخصوں میں مصالحت کرانے کے لئے جھوٹ بولنے کا مضائقہ نہیں۔ ادب^{۱۲۷}: کسی کے

۱۲۱۔ لا یرى رجل رجلاً بالفوق ولا یرى بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحب کذک۔ البخاری من ماجلہ کفر
اوقال عدو اللہ یس کذک۔ لا عا علیہ ۱۲ متفق علیہ کما علوا بغتہ اللہ ولا بغتہ اللہ ولا یحکم ۱۲ ترمذی عن ابن عباس
ان رجلاً مازعہ الزک رواہ فضلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعینا فانما مامورۃ وانه من شیان لیس لہ
بال رجۃ العبد علیہ ۱۲ ترمذی ۱۲ متنبان اما قال لافیل البخاری ما یقید المظلوم ۱۲ مسلم ۱۲ اذ قال الرجل ملک
اناس فہو ملککم ۱۲ مسلم ۱۲ سجدون شراناس یوم القیامۃ الذی یا قی ہولاً و بوجہ و ہولاً و بوجہ ۱۲
متفق علیہ ۱۲ لا یصل الخیر تام ۱۲ مسلم ۱۲ علیکم بالصديق وایاکم الذکذب ۱۲ متفق علیہ ۱۲ عن ابی جوفہ
قال اشئ رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویک قطعتم عنی انیک مثلاً من کلان ملک ما حال
ممانہ فلیقل احب فلا ند اللہ حیبا ان کلان ان یرى انہ کذک ولا یرى علی اللہ احد ۱۲ متفق علیہ ۱۲ ۴

منہ پر خوشامد سے اس کی تعریف مت کرو۔ اسی طرح اگر غائبانہ بھی تعریف کرنا ہو تو اس میں مبالغہ اور یقینی دعویٰ مت کرو کیونکہ حقیقت حال تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے بلکہ یوں کہو کہ میرے علم میں فلاں شخص ایسا ہے اور یہ بھی اس وقت کہو جب اس کو اپنے علم میں دیا سمجھتے بھی ہو اور ^{۱۲۹}ادب : غیبت کبھی مت کرو اس سے علاؤ گناہ کے ذمیوی طرح طرح کے فساد پیدا ہوتے ہیں اور حقیقت غیبت کی یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار ہو اگرچہ وہ بات اس کے اندر موجود ہی ہو۔ اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تو وہ غیبت سے بھی بڑھ کر بہتان ہے۔ اور ^{۱۳۰}ادب : اگر اتفاقاً غلبہ نفس و شیطان سے کوئی معصیت سرزد ہو جاوے تو اس کو گاتے مت پھرو۔ اور ^{۱۳۱}ادب : بحث و مباحثہ میں کسی سے مت الجھو۔ جب دیکھو کہ مخاطب حق بات نہیں مانتا تو خاموش ہو جاؤ اور ناحق سخن پروری تو بہت ہی بری ہے۔ اور ^{۱۳۲}ادب : محض لوگوں کے ہنسنے کیلئے جھوٹی باتیں بنانے کی عادت مت ڈالو۔ اور ^{۱۳۳}ادب : جس کلام سے نہ کوئی ذمیوی فائدہ ہو نہ دینی اس کو زبان سے مت نکالو۔ اور ^{۱۳۴}ادب : اگر کسی

^{۱۲۹}عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اندرون النیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک ا خاک بیا کرہ قیل فرایت ان کان فی انحی ا ما قول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اعقبہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بہتہ ^{۱۳۰}مسلم ^{۱۳۱}من المجادلۃ ان یعل الرجل باللیل علماً ثم یصبح وقد سر اللہ فیقول بان لادن علقت البادرتہ کذا وکذا ^{۱۳۲}متفق ^{۱۳۳}من ترک الکذب دہو باطل نبی لہ فی ریحۃ الجنۃ ومن ترک ما دہر الحق نبی لہ فی وسط الجنۃ ^{۱۳۴}ترمذی ^{۱۳۵}دیل لمن یحدث بیکذب لیفسک بہ القوم دیل دیل لہ ^{۱۳۶}ترمذی ^{۱۳۷}من حسن اسلام المرء ترک ما لا یحسنہ ^{۱۳۸}مالک ^{۱۳۹}من غیر فاہ بذنب لم یت حتی یملہ ^{۱۴۰}ترمذی

شخص سے کوئی خطا گناہ ہو جاوے اس کو دسوزی سے نصیحت کرنا تو اچھی بات ہے مگر محض اس کی تحقیق کی غرض سے اس کو ملامت کرنا، عار دلانا بری بات ہے ڈرنا چاہیے کہیں نامح صاحب اسی بلا میں نہ مبتلا ہو جاوے اور پست نیرت جیسے زبان سے ہوتی ہے اسی طرح کسی کی نقل اتارنے سے بھی بلکہ یہ زیادہ قبیح ہے مثلاً آنکھ دبا کر دیکھنا، لنگڑا کر چلنا۔ اور پست :- زیادہ مت نہنواس سے دل مڑہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اس میں قنوت و غفلت آجاتی ہے۔ اور چہرے کی رونق باقی رہتی ہے اور پست :- جس شخص کی غیبت ہو گئی ہو اور اس سے کسی وجہ سے معاف کرنا دشوار ہو تو ہارے دیجے اس کا علاج یہ ہے کہ اس شخص کے لئے اور اسکے ساتھ اپنے لئے استغفار کرتے رہو۔ اس طرح اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ لَنَا۔

اور پست :- جھوٹا وعدہ مت کر دیتے کہ بچے کے پہلانے کو بھی جھوٹ مت کہو کہ تجھ کو مٹھائی دیں گے بکٹ دیں گے۔ اگر کہو تو دینے کی نیت رکھو۔ اور پست کسی کا دل خوش کرنے کیلئے خوش طبعی کرنا مضائقہ نہیں مگر اس میں دو امر کا لحاظ رکھو۔ ایک یہ کہ جھوٹ نہ بولو۔ دوسرے یہ کہ اس شخص کا دل آزر دہ مت کرو یعنی اگر وہ برا مانا ہے تو ہنسی مت کرو۔ اور پست :- حسب نسب یا

۱۳۵۰ صاحب انی حکیت اعداوان لی کذا کذا ۱۲ ترمذی ۱۳۵۱ ایک دکرۃ الضحک فانه یبیت القلب و یزید نور الوجه ۱۲ بیہقی ۱۳۵۲ ان من کفارة الغیبة ان یتغفر لمن عتبه یقول اللهم اغفر لنا وله ۱۲ بیہقی ۱۳۵۳ ادفوا اذا وعدتم ۱۲ بیہقی ۱۴۱۱ انکم لولم تعطیہ شیئا کنت علیک کذبة ۱۲ ابوداؤد ۱۳۵۴ قالوا یا رسول اللہ انک تلعننا قال انی لا اقول احتما ۱۲ ترمذی ۱۴۱۲ لاننا راخاک والانا تارحمہ ۱۲ ترمذی ۱۳۵۵ ان اللہ ارحم الراحمین ان تو اضعوا حتی لا یغفر احد علی احد ۱۲ مسلم ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶

اور کسی کمال پر شیخی مت بگھارو۔

حقوق و خدمتِ حلق

ادب^۱۔ ماں باپ کی خدمت کرو۔ گودہ کا فری ہوں اور انکی اطاعت بھی کرو چٹک کنہہ
 و رسول کے خلاف نہ کہیں ادب^۲۔ بحی کے ماں باپ کو برا کہنا جسکے جواب میں وہ اسکے ماں باپ کو
 برا کہے گا یا خود اپنے ماں باپ کو برا کہنا ہے۔ ادب^۳ والدین کی خدمت کا یہ بھی تمہ سمجھنا چاہیے کہ
 بعد ان کے انتقال کے انکے مٹنے والوں سے سلوک و احسان کیا جائے۔ ادب^۴ اعزہ و اقارب سے
 سلوک کرو اگرچہ وہ تم سے بدسلوکی کریں۔ ادب^۵۔ ادا کئے حقوق کیلئے اپنے سلسلہ قرابت
 کی تحقیق کرو۔ ادب^۶۔ خالہ کا حق بھی مثل ماں کے ہے ادب^۷۔ اگر ماں باپ ناخوش
 مر گئے ہوں تو ان کے لئے ہمیشہ دعا و استغفار کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان
 کو رضا مند کر دیں گے۔ ادب^۸۔ چچا کا حق بھی مثل باپ کے ہے۔ ادب^۹۔ بڑے
 بھائی کا حق بھی مثل باپ کے ہے۔ ادب^{۱۰}۔ بیویوں تو اولاد کی پرورش کا ثواب ہی

۱۔ و ما جہانی الدنیا معروف و فادایع سبل من اناب الی الایۃ و من اسار بنت ابی بکر قالت قدمت علی اری وہی
 مشترکہ فی عہد قریش فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اری قدمت علی وہی راغبۃ افاصلہا قال نعم صلی
 متفق علیہ ۲۔ من الکبار ثم الرجل واللہ یہ قالوا یا رسول اللہ ہل شیئ من الرجل والدیہ قال نعم یسب بالرجل فیسب اباہ
 یسب امہ ۳۔ اسلم ۴۔ ان من ایزد صلیہ الرجل اہل و وابیہ یعدان یونی ۵۔ اسلم ۶۔ یس الاوامن بالکافی
 و لکن الوصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا ۱۲ بخاری ۷۔ تعلوا ان ان وکم تطلون بہ ارحاکم ۱۲ ترمذی
 ۸۔ قال وہی لک عاتقہ قال نعم قال جبر ۱۲ ترمذی ۹۔ ان العبد الیموت واللہ واعدہا وادہا ۱۰
 عاتق فلا یرال یدعو الہا ویستغفر لہا حتی یکتبہ اللہ باراً ۱۱ بیہقی ۱۲۔ عم الرجل منوا یہ ۱۲ متفق علیہ ۱۳۔ حق
 کبیر لا خوة علی من غیرہم حق الولد علی والدہ ۱۴۔ بیہقی ۱۵۔ من حال جاریتین خنے تبغیا جاریتہم الیقیرہ انا وہو
 کفنا وضمہما صلیہ ۱۶۔ اسلم

مگر اڑکیوں کی پرورش کی زیادہ فضیلت ہے ادبؑ جو کما کما کر ہواؤں، اور غریبوں کی خبر گیری کرے اس کو جہاد کے برابر ثواب ملتا ہے ادبؑ یتیم خواہ اپنا ہو یا غیر ہو اس کی کفالت ستم کار نبوی کی معیت بہشت میں نصیب ہوگی۔ ادبؑ اولاد کا یہ بھی حق ہے کہ اس کو علم و لیاقت سکھلا دے! ادبؑ پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دو بلکہ جس قدر ہو سکے اس کو نفع پہنچا دے ادبؑ ایک دوسرے کی اس طرح ہمدردی کر دے

جو عضو سے بدر آوے اور در زگار نہ ہو
دگر عضو ہمارا منہ اند قرار

ادبؑ: حاجت مند کی کار بر آرمی میں حتی الامکان سعی کر دو اگر خود استطاعت نہ ہو کسی سے سفارش ہی کر دو۔ بشرطیکہ جس شخص سے سفارش کرتے ہو اس کو کوئی ضرر یا تکلیف نہ ہو ادبؑ: ظالم کی تحسیر خواہی اس طرح کرو کہ اس کو ظلم سے باز رکھو اور مظلوم کی نصرت تو بہت ہی ضروری ہے ادبؑ کسی کا عیب دیکھو تو اس کو پوشیدہ کر دو۔ گاتے مت پھرو۔ ادبؑ کسی کو سختی تنگی میں مبتلا دیکھو تو حتی الامکان اس کی مدد کرو۔ ادبؑ کسی کو حقیر مت سمجھو۔ کسی کی جان و مال و آبرو کا نقصان

۱۵۱۱ علی علی الارطہ و المسکین کا سامعی فی سبیل اللہ متفق علیہ ۱۵۱۲ انا وکانل یتیم لد و لیسو فی النجۃ کذا و اشار بالسبابة والوسطی و فرج بینہما شیئا ۱۲ بخاری ۱۵۱۳ ما نخل والد ولدہ من نخل افضل من ادبسن ۱۵۱۴ ترمذی ۱۵۱۵ ما زال جبریل یوصینی بالجاء حتی ظننت انہ سیرورہ ۱۲ متفق علیہ ۱۵۱۶ تری المؤمنین فی تراجمہم و تعادہم و تعادہم کسل الجعد اذا شکک عضوا تداعی لہ سائر الجعد بالسہر والحی ۱۲ متفق علیہ ۱۵۱۷ اشغلوا خلقہم جردا ۱۲ متفق علیہ ۱۵۱۸ انصر خاک ظالما مظلوما فقال رجل یا رسول اللہ انصر مظلوما کیف انصرہ ما قال تمنع من الظلم فذلک نصرک لایاہ ۱۲ متفق علیہ ۱۵۱۹ من سئل عن رجل یوم القیامۃ ۱۲ متفق علیہ ۱۵۲۰ من فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عن ۱۲ من کربات یوم القیامۃ متفق علیہ ۱۵۲۱ یحب امر من اشران بجرافاہ ۱۵۲۲ المسلم کل المسلم علی المسلم و مالہ و عرضہ

مت گوارا کرو۔ ادب^{۱۶۱} کسی کو دکھ مت دو۔ ادب^{۱۶۲} جو بات اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسرے کیلئے پسند کرو۔ ادب^{۱۶۳} جس جگہ صرف تین آدمی ہوں دو آدمی تیرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں۔ وہ یہی سمجھے گا کہ میرے بارے میں کچھ کہتے سنتے ہونگے اس سے اس کو رنج ہوگا۔ اگر ایسی ہی کوئی ضروری بات کہنا ہے تو ایک اور شخص کو کہیں سے بلا لیں۔ یہ دونوں علیحدہ ہو جائیں، وہ دونوں علیحدہ۔ ادب^{۱۶۴} سب کی خیر خواہی کرو۔ ادب^{۱۶۵} مخلوق پر رحم و شفقت رکھو۔ ادب^{۱۶۶} جھوٹوں پر مہربانی بڑوں کی تعظیم کرو خصوصاً بوڑھوں کی۔ ادب^{۱۶۷} اگر تمہارے رو برو کسی کی غیبت ہوتی ہو حتی الامکان اس سے روکو۔ اس کی طرف سے جواب دو ادب^{۱۶۸} کسی میں کوئی عیب دیکھو بلطف و نرمی اس کو مطلع کرو ورنہ دوسرا شخص اس کو دیکھ کر رسوا کرے گا۔ ادب^{۱۶۹} اپنے دوستوں اور رفیقوں سے اچھی طرح پیش آؤ۔ ادب^{۱۷۰} ہر شخص کے رتبے کے موافق اس کی قدر و منزلت کرو سب کو ایک لکڑی مت ہانکو ادب^{۱۷۱} بڑی سنگدلی کی بات ہے کہ تم پیٹ بھر کر بیٹھ رہو اور تمہارا پردی بھوکا پڑا ہے ادب^{۱۷۲} غرض کی دوستی بالکل بیچ ہے محض اللہ کے واسطے بے غرض دوستی و محبت رکھو

۱۶۱۔ دال انارخستہ و ذکر منہم جل لا یصح ولا یسی الانجادک ۱۲ مسلم ۱۶۳۔ لا یومن احد حتى یحب الاخیرہ یا یحب لغیرہ ۱۲ متفق علیہ ۱۶۴۔ اذ انکم ملئتم فلا تباغی اثنان دون الآخرۃ ۱۲ یختلط باناس من اجل ان یحرز ۱۲ متفق علیہ ۱۶۵۔ الدین الصیتر ۱۲ متفق علیہ ۱۶۶۔ ارحمان فی الارض ۱۲ حکم من فی السار ۱۲ ابوداؤد ۱۶۷۔ اذ ۱۲ متفق علیہ ۱۶۸۔ یس خامن لم یرحم صیتر ۱۲ دن لم یقر کبیر ۱۲ ترمذی ۱۶۹۔ ما کر م شاب شیخا من اجل سنۃ الاقبی اللہ عنہ من یرحمہ ۱۲ ترمذی ۱۷۰۔ من قیب عندہ انوہ لم یمنع علیہ نصو فقہو نصو لشد فی الدنیا والآخرة ۱۲ شرح السنۃ ۱۷۱۔ ان امدکم مرآۃ اخیرہ فان اری بر اذی فیلمط عنہ ۱۲ ترمذی ۱۷۲۔ خیر الاصحاب عند اللہ خیرہم لصاحبہ ۱۲ ترمذی ۱۷۳۔ انزلوا ناسا نازلہم ۱۲ ابوداؤد ۱۷۴۔ یس المؤمن بالذی شیخ ومارہ جات علی جنبہ ۱۲ بیہقی ۱۷۵۔ ان اللہ یقول لوم یغیر ابن التاجون لجلالی الیوم اللہم

ادب ہے جس شخص سے تم کو محبت ہو اس کو بھی خیر کرو اس سے اس کو بھی محبت ہو جاتی ہے اور اس کا نام نشان و نسب بھی دریافت کر لو اس سے محبت اور بُرہ جاتی ہے ادب ہے جس سے دوستی کرنا ہو اس کا دین و دُفع و خیالات دل فرست کر لو ورنہ اثر محبت کہیں تم بھی نہ بگڑ جاؤ۔ ادب ہے اگر اتفاقاً کسی سے رنجش ہو جائے تو تین دن تک غصہ کر ختم کر دو، پھر اس سے مل جاؤ، اس سے زیادہ بول چال چھوڑ دینا گناہ ہے اور جو پہلے ملاقات کرے گا اس کو زیادہ ثواب ملے گا۔ ادب ہے کسی پر بدگمانی مت کرو، حرماً حرامی مت کرو۔ سب بھائی بن کر رہو۔ ادب ہے اگر دو شخصوں میں رنجش ہو جاوے تو اصلاح کر دیا کرو۔ ادب ہے اگر تم سے کوئی معذرت کرے اور معافی چاہے اس کا قصور معاف کر دو۔ ادب ہے جو کام کرو سوچ سمجھ کر انجام دیکر اطمینان سے کرو۔ جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں مگر غرور کا خمیر حاجت پہنچ استخارہ نیست

۱۴۲۲ھ انما حب الرجل اناہ فلیخبروا نہ بحیہ ۱۱ ابو داؤد الرجل الرجل فلیسالہ عن اسمہ واسم ابیہ ومن ہونہ نہ اصل ملوۃ ۱۲ ترمذی ۱۳ المر علی دین حیلہ فلیظہ احدکم من ینال ۱۱ احمد و ترمذی ۱۴ لایمل للرجل ان یسجد اناہ فرق ثلث لیل یتقیان فیمرض بہ و یرض بہا فیرما الذی ید بالسم ۱۲ متفق علیہ ۱۵ ۱۴ ایامک والظن فان الظن الکذب الحدیث ولا تحمد ولا تحسب ولا تاجتہد ولا تباغض ولا تبارہا و کونہا عیالاً و اخواناً و فی روایہ ولا تافوا ۱۲ متفق علیہ ۱۶ الا خیرکم افضل من مدجۃ الصیام والصدقہ والصلوۃ قال قتادہ فی قال اصلاح ذات البین ۱۲ ابو داؤد ۱۷ من اعتذر الی اخیہ فلم یعذرہ اولم یقبل غدر کان علیہ خطبۃ صاحب مکمل ۱۲ مبہوتی ۱۸ الاناہ من اللہ و العجلۃ من الشیطان ۱۹ ترمذی خدا لامر باللہ سیر ۱۲ مشرح السنۃ فی کل شیء خیر الانی عمل الا خیرۃ ۱۲ ابو داؤد

ادب ہے۔ دانا اس کو سمجھو جو تجربہ کار ہو۔ ادب ہے ہر امر میں توسط ملحوظ رکھو ادب تم سے کوئی مشورہ لے دہی صلاح دو جب کو اپنے نزدیک بہتر سمجھتے ہو ادب کفایت اور انتظام سے خرچ کرنا گویا آدمی معاش ہے۔ لوگوں کی نظروں میں محبوب رہنا گویا نسیب عقل ہے اور اچھی طرح کشتی کا دریافت کرنا گویا نصف علم ہے ادب لوگوں سے نرمی و خوش خلقی سے پیش آؤ ادب ہے۔ لوگوں سے ملنا اور ان کے کام آنا اور ان کی اینداز پر مضبوطی رکھنا اس سے بہتر ہے کہ گوشہ عافیت میں جان بچا کر بیٹھ رہے اور کسی کے کام نہ آوے البتہ اگر نفس کو بالکل برداشت نہ ہو تو لا چاری ہے۔ ادب غصے کو جہاں تک ہو سکے رکھو ادب بد تو اس سے رہو بکھر ہرگز مت کر۔ ادب۔ لوگوں سے اپنا کھانا لایا دیا معاف کرالو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔ ادب دوسروں کو بھی نیک کام بتلاتے رہو، بری باتوں سے منع کرتے رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا اندیشہ ہو کہ یہ ایذا پہنچائے گا تو سکوت جائز ہے مگر دل سے بری بات کو برا سمجھتے رہو

۱۱۸۱ لا یم الاذ تجربہ ۱۱ ترمذی ۱۱۸۱ الاقصاد جبر من خمس وعشرين جزء من النبوة ۱۱
 ابوداؤد ۱۱۸۲ الاستشار مؤمن ۱۲ ترمذی ۱۱۸۳ الاقصاد فی النفقة نصف المعیشتہ
 والتود والانس نصف العقل وحسن السوال نصف العلم ۱۱ بیہقی ۱۱۸۴ علیک بارفق
 ۱۱ مسلم البر حسن الخلق ۱۱ مسلم ۱۱۸۵ السلم الذی یخالط الناس ویصیر علی اذہم
 افضل من الذی لا یخالطہم ولا یصیر علی اذہم ۱۲ ترمذی ۱۱۸۶ من کلم غیظا وہو
 یقدر علی ان ینفخہ دعاء اللہ علی راس الخلق یوم القیمۃ حتی ینجیہ فی ای الحور شارح ۱۲ ترمذی
 ۱۱۸۷ من تواضع اللہ رفع اللہ من بحر وضع اللہ ۱۱ بیہقی ۱۱۸۸ من کانت لہ مظلمۃ لاخیر
 من عرضہ اوشی فلیستحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دنیا ولا دہم ۱۲ بخاری ۱۱۸۹ اتقوا
 بالمعروف وناہوا عن المنکر حتی اذا ریت شامطاً علی قولہ فلیکب بخاتمہ فک ودع امر العوام ۱۲ ترمذی

سلوک و مقامات

اس میں چند باب اور ایک فائدہ ہے فائدہ جلیلہ صحت طریقیہ اہل تصوف کے بیان میں اول تو اوپر کی تقریر سے اس طریق کی صحت معلوم ہو چکی ہے مگر چونکہ اکثر خشک مزاج اس طریق سے انکار کیا کرتے ہیں اس لئے زیادتِ تقویت و تائید کے لئے بالاستقلال مختصراً مذکور ہوتا ہے قَالَ اللہ عز وجل نفھنھا سلیمین۔ وَقَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولقد کان فیما قبلكم من اکامم محدثون فان یک فی امتی أحد فاند عمر متفق علیہ وَقَالَ اللہ تعالیٰ وعلیناھ من لدنا علماء بعض عارفین کا قول ہے کہ جس کو علم باطن سے کچھ بھی حصہ میسر نہ ہوا سکے خاتمہ برا ہونے کا اندیشہ ہے اور ادنیٰ حصہ یہ ہے کہ اسکی تصدیق اور تسلیم کر لیا ہوا منکر کی یہی کافی نمر ہے کہ وہ اس سے محروم ہے۔

بامدی گوئید اسرار عشق و مستی ۛ بگذا رتا بمیر و درج خود پرستی

یہ خلاصہ ہے امام غزالی کے ارشاد کا وَقَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ نے پس سمجھا دیا ہم نے وہ واقعہ سلیمان علیہ السلام کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کنندے ہیں تم سے بیخبر متوں میں صاحبِ امام پس اگر ہے میری امت میں کوئی وہ عمر میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور سکھایا ہے ہم نے اپنے پاس سے ان کو علم ۛ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے ۛ

الاحسان ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانك
 يراك۔ اس کو بعد ایمان و اسلام کے ارشاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ
 علاوہ عقائد ضروریہ و اعمال ظاہرہ کے کوئی اور چیز بھی ہے اس کا نام اس
 حدیث میں احسان آیا ہے اور اس کی حقیقت بیان فرمانے سے معلوم ہوا کہ
 وہ یہی طریق باطن ہے کیونکہ بدون اس طریق کے ایسی صفوری ہرگز میسر نہیں ہوتی
 اور لاکھوں مقبر آدمیوں کی شہادت موجود ہے جس کے غلط ہونے کا عقل کو احتمال
 نہیں ہو سکتا کہ ہم کو اہل باطن کے پاس بیٹھنے سے ایک نئی حالت اپنے باطن میں
 عقائد و فقہ کے علاوہ محسوس ہوتی ہے۔ جو پہلے نہ تھی اور جس حالت کا اثر یہ ہے
 کہ طاعت کی رغبت اور معاصی سے نفرت، عقائد کی پختگی روز افزون ہے یہ بھی
 نہایت قوی دلیل ہے کہ طریق باطن بھی کوئی چیز ہے اس کے علاوہ بزرگوں کے کشف
 و کرامات اس درجہ منقول ہیں جن کی انتہا نہیں اگرچہ یہ کوئی قوی دلیل نہیں،
 مگر استقامت شرع کے ساتھ اگر خرق عادات ہوں تو صاحب خوارق کے کامل
 ہونے پر اطمینان بخش ضرور ہوتے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے قاضی ثناء اللہ کے ارشاد
 کا۔ بہر حال بہت کا مقتضا تو یہ ہے کہ صاحب ذوق بنو۔ اگر اتنی توفیق نہ
 ہو تو خدا کے لیے انکار تو نہ کر دو۔

پہلا باب بیعت میں

عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے کہ کوئی کمال مقصود بدون استاد کے حاصل نہیں ہوتا تو جب اس راہ میں آنے کی توفیق ہوا استاد طریق کو ضرورتاً تلاش کرنا چاہیے جس کے فیض تعلیم و برکت صحبت سے مقصود حقیقی تک پہنچے۔

گر ہونے این سفر داری دلا دامن رہبر بگریہ پس برا
درا دات باش صادق ایفرید تابیا بی گنج عرفان را کلید
بے رفیقی ہر کہ شد در راہ عشق عمر گزشت دند آگاہ عشق!

چونکہ بدون علامت تلاش ممکن نہیں اس لئے اس مقام پر شیخ کامل کے شرائط و علامات مرقوم ہوتے ہیں۔ اول علم شریعت سے بقدر ضرورت واقف ہونا جو تفصیل سے ہو یا صحبت علماء سے مافاد عقائد و اعمال سے محفوظ رہے اور طالبین کو بھی محفوظ رکھ سکے ورنہ مصداق ادخوشین گم است کہ را رہبری کند کا ہو گا۔ دوم متقی ہو یعنی از کتاب کبار و اضر علی الصغار سے بچتا ہو سوم تارک دنیا راغب آخرت ہو، ظاہری باطنی طاعات پر مداومت رکھتا ہو، ورنہ طالب کے قلب پر برا اثر پڑے گا۔ چہارم۔ مریدوں کا خیال رکھے کہ کوئی امران سے خلاف شریعت و طریقت ہو جاوے تو انکو متنبہ کرے پنجم یہ کہ بزرگوں کی صحبت اٹھائی ہو ان سے فیوض و برکات حاصل کئے ہوں اور یہ ضرور نہیں کہ اس سے کلمات و خوارق بھی ظاہر ہوتے ہوں۔ نہ یہ ضرور ہے کہ تارک کعب ہو دنیا کا حرص و طالع نہ ہو۔ اتنا کافی ہے رازق و انجیل، اور باقی متعلق اس کے

مثلاً آداب طالب و شیخ و حکم تعدد شیوخ وغیرہ مسائل جزئیہ میں بیان کئے جا دیں گے۔

فائدہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ بیعت اسلام وغیرہ وغیرہ کے مقامات سلوک کی بیعت بھی لی ہے کا نصیح لکل مسلم دان لا یخافوا فی اللہ لومة لائم وان لا یسئلوا الناس شیئاً پس اس کے سنت ہونے میں کوئی شک نہیں۔ بعدہ بدرجہ اشتباہ بیعت خلافت کے سلف نے صحبت پر اکتفا کیا تھا۔ پھر خرقہ کی رسم بچائے بیعت جاری ہوئی۔ جب وہ رسم خلفا میں نہ رہی صوفیہ نے اس سنت مردہ کو پھر زندہ کیا۔ (تو نجیل) رہی ابتدا اس لقب صوفی کی سو خیر اقرودن میں تو صحابی، تابعی، تبع تابعی، امتیاز اہل حق کیلئے کافی القاب تھے۔ پھر خواص کو زیادہ عباد کہنے لگے پھر جب فتن و بدعات کا شیوع ہوا اور اہل زیغ بھی اپنے کو عباد و زما د کہنے لگے۔ اس وقت اہل حق نے امتیاز کیلئے صوفی کا لقب اختیار کیا اور دوسری صدی کے اندر اس لقب کی شہرت ہو گئی۔ (قشیریہ)

۱۲ جیسے ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنا، اور اللہ کے حکم کے مقابلے میں کسی کی ملامت کا خوف و خیال نہ کرنا اور لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔

دوسرا بابِ یاضت و مجاہدہ میں

اس میں دو رکن ہیں۔ اول مجاہدۃ اجمالی میں جاننا چاہئے کہ اصول اس کے چار امور میں قلتِ انام، قلتِ طعام، قلتِ منام، قلتِ اختلاط مع الانام، ان سب امور میں مرتبہ اولاً حسب تعلیم شیخ کامل ملحوظ رکھے۔ نہ اس قدر کثرت کرے جس سے غفلت و قنات پیدا ہو۔ نہ اس قدر قلت کرے جس سے صحت و قوت زائل ہو جاوے خلاصہ یہ کہ نفس کے مطالبات و دُقم ہیں حقوق و خطوط۔ حقوق وہ جس سے قوام بدن و بقائے حیات ہے خطوط جو اس سے زائد ہے۔ حقوق کو باقی اور خطوط کو فانی کرے۔

فائدہ عظیمہم ۱۔ سالکان طریقی نے حزن و غم کو اعلیٰ درجہ کا مجاہدہ قرار دیا ہے کہ اس سے نفس کو پستی و شکستگی حاصل ہوتی ہے جو کہ آثارِ عبودیت سے ہے اور یہ امر شاہد سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ سالک کو جو فیض پیش آجاتا ہے دو علامت اس کے بعد دطر کی نہیں کیا عجیب اس کا تصفیہ و مجاہدہ مقصود ہو ہرگز اس کی شکایت نہ کرے۔ ہر تسلیم خم کر کے اپنا کام کرتا رہے۔

باغبان گرہِ بخور سے صحبت گلِ بایدش ۛ بر خنائے خارِ ہجران مہربل بایدش
ایدل اندر بند زلفش از پریشانی منال ۛ مرغِ زیرک چون بدامِ اقتد تحمل بایدش
ابوعلی دفاق فرماتے ہیں: ۛ صاحب الحزن یقطع من طریق اللہ تعالیٰ مالا یقطعه من فقد حزنہ سنین البتہ فکر لا یعنی قلب کا ستیاناس کر دیتی ہے۔

ۛ جو اسیر غیبی ۛ حدیث شریف میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الاحزان دائم
افکرہ لیس داخراً۔ ترمذی ۛ قیصریہ ۛ

دوسرا رکن ریاضت تفصیلی میں۔ اس میں دو قسم ہیں۔ قسم اول اخلاق حمیدہ میں، اور وہ چند مقامات ہیں۔ توبہ، صبر، شکر، خوف، رجاء، زہد، توحید، توکل، محبت، شوق اخلاص و صدق، مراقبہ، محاسبہ، تفکر، ہر ایک مقام کو ایک فصل میں بیان کیا جاتا ہے مع اس کی دلیل اور ماہیت و طریق تحصیل کے یہ سب احیاء العلوم سے لیا گیا ہے اور جو مضمون دوسری جگہ کا ہے اس پر حاشیہ لکھ دیا ہے۔

فصل ۱ توبہ میں ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا۔ آلیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا إلى اللہ المحدث رواہ سلم ماہیت، خطا کو یاد کر کے دل دکھ جانا اور اس کیلئے لازم ہے اس گناہ کا ترک کر دینا اور آئندہ کو بخت ارادہ رکھنا کہ اب نہ کریں گے۔ اور خواہش کے وقت نفس کو روکنا۔ طریق تحصیل۔ قرآن و حدیث میں جو وعیدیں گناہوں پر آتی ہیں ان کو یاد کرے اور سوچے۔ اس سے گناہ پر دل میں سوزش پیدا ہوگی۔ یہی توبہ ہے۔

احکام۔ اگر نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اس کی قضا کرے اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہوں ان سے معاف کرائے یا ادا کرے۔

فصل ۲ صبر میں ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا۔ آلیۃ وقال سلم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجیب الامر مؤمن ان امرًا کلہ خیر ولیس ذلک لاحد للثمن ان اصابہ سوء شکروا ان اصابہ ضراء صبر فکان خیرا لہ۔ رواہ مسلم۔

سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اے ایمان والو توبہ کرو۔ اللہ کی طرف توبہ خالص۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو! اللہ کی طرف سے توبہ کرو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! صبر کرو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجیب ہوئے پر کہ اسکی ہر بات بہتر ہے اور نہیں میسر ہے کسی کو مگر مؤمن ہی کو اگر پہنچی اس کو سختی صبر کیا۔ اور اگر پہنچی اس کو سختی صبر کیا پس اس کے لئے بہتر ہے۔ ۱۲

ماہیت :- انسان کے اندر دو قوتیں ہیں، ایک دین پر ابھارتی ہے دوسری ہوائے نفسانی پر، سو محرک دینی کو محرک ہوا پر غالب کر دینا صبر ہے۔
طریق تحصیل :- اس قوت ہوا کو ضعیف اور کمزور کرنا چاہیئے۔

فصل شکر میں :- قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاشْكُوا لِي - الْآيَةُ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصَابَةَ سِرَاءِ شُكْرٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ مَرَّ أَنْفَا

ماہیت :- نعمت کو منعم حقیقی کی طرف سے سمجھنا اور اس سمجھنے سے دو باتیں ضرور پیدا ہوتی ہیں ایک منعم نے خوش ہونا، دوسرے اس کی خدمت گزارى و امثال ادا میں سرگرمی کرنا
طریق تحصیل :- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

فصل رجا میں :- قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ الْآيَةُ وَقَالَ رَسُولُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاسُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَطُّ مِنْ جَنَّةٍ أَحَدٌ يَتَّقِي

ماہیت :- محبوب چیزوں یعنی فضل و مغفرت و نعمت و جنت کے انتظار میں قلب کو

راحت پیدا ہونا اور ان چیزوں کے حاصل کرنے کی تدبیر اور کوشش کرنا، سو جو

شخص رحمت و جنت کا منتظر رہے مگر اس کے حاصل کرنے کے اسباب یعنی عمل صالح

و توبہ وغیرہ کو اختیار نہ کرے اس کو مقام رجا حاصل نہیں وہ دھوکہ میں ہے جیسے

کوئی شخص تخم پاشی نہ کرے۔ اور غلہ پیدا ہونے کا منتظر رہے صرف ہوس خام ہے

طریق تحصیل :- اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت اور غمازیت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے

۱۷ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور شکر کر دیا ۱۲ ۱۷ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نا امیہ نہ ہو اللہ کی رحمت

سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کافر بھی اللہ کی رحمت کا حال جانے تو اس کی

جنت سے نا امید نہ ہو۔

✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

فصل شہ خوف میں ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ اخْشَوْنِی الْاٰیۃ۔ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَنْ خَافَ اَوْ لَجَّ بِلُغِ الْمَنْزِلِ الْاِنَّ سَلَفَہُ اللّٰهُ غَالِیۃ الْاِنَّ سَلَعَةُ اللّٰهِ الْجَنَّةُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِی۔

ماہیت :- قلب کو دردناک ہونا ایسی چیز کے حال میں جو ناگوار طبع ہو اور اس کے تئذ واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔ طریق تحصیل :- اللہ تعالیٰ کے قہر و عقاب کو یاد کیا کرے اور سچا کہ

فصل زہد میں ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَکِیْلًا تَأْسُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا

اَتَاکُمْ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَوَّلُ مَصْلَاحٍ هَذِهِ الْاُمۃُ الْیَقِیْنُ وَ النَّہْدُ و اَوَّلُ فِسَادِہَا الْبُخْلُ و الْاَمَلُ۔ رَوَاهُ الْبِیْہَقِی فِی شَعْبِ الْاِیْمَانِ۔

ماہیت :- کسی رغبت کی چیز کو چھوڑ کر اس سے بہتر چیز کی طرف مائل ہونا مثلاً دنیا کی رغبت علیحدہ کر کے آخرت کی طرف رغبت کرنا، طریق محقیل :- دنیا کے محبوب اور مضر توں اور فقا ہونے کو اور آخرت کے نافع اور بقا کو یاد کرے اور سوچے۔

فصل توحید میں ہے۔ یہاں توحید فعالی مراد ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی دَانِ اللّٰهُ خَلْقُکُمْ و

مَا تَعْمَلُوْنَ اَلَا یۃ۔ وَ مَا تَشَاءُوْنَ الْاِنَّ یَشَاءُ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دَاعِلُمُ الْاُمۃُ لَوْ اَجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّفْعُوْا شَیْءًا

سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ڈر مجھ سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ڈرتا ہے رات ہی سے چلتا ہے اور جو رات ہی چلتا ہے منزل پر پہنچ جاتا ہے من لو اللہ کا سودا گراں ہے آگاہ اللہ کا سودا جنت ہے۔ تاکہ نہ انوس کر دفت ہوئی چیز پر اور خوشی سے نہ اترا جاو اس پر جو تم کو دیا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول بہری اس امت کی یقین ہے اور زہاد و اول بخاڑ اس امت کا بخل ہے اور طول اہل ہے ۱۲ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو اور سب مخلوق کو اور فرمایا نہیں چاہتے ہو تم کسی چیز کو مگر یہ کہ اللہ چاہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لو کہ اگر سب سب نفعی ہو جاوین اپکر ٹکو کچھ نفع نہ پہنچا دیں گے مگر اسی چیز کا کہ اللہ نہ لکھدی ہے اور اگر سب سب نفعی ہو جائیں کہ تم کو ضرر پہنچا دیں گے مگر ضرر نہ پہنچا دیں گے مگر اسی چیز کا کہ اللہ نہ لکھدی ہے۔

لَمْ يَنْفَعُكَ إِلَّا شَيْءٌ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا لَمْ يَضُرُّكَ شَيْءٌ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ. رواه احمد و الترمذی +
 ماہیت :- یہ یقین کر لیا کہ بدون ارادہ خداوندی کے کچھ نہیں ہو سکتا۔
 طریق تحصیل :- مخلوق کی عجز اور خالق کی قدرت کو یاد کرے اور سوچا کرے
فصل ششم میں :- قال اللہ تعالیٰ و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون و قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اذا سألْتَ فاسألِ اللہ اذا استعنت
 فاستعن اللہ رواہ احمد و الترمذی۔

ماہیت صرف وکیل یعنی کار ساز پر قلب کا اعتماد کرنا طریق تحصیل اسکی غائیوں
 اور وعدوں اور اپنی گزشتہ کامیابیوں کو یاد کرنا اور سوچنا۔
فصل ہفتم محبت میں :- قال اللہ تعالیٰ یحبہم و یحبونہ الآیۃ و قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب اللہ لقاءہ و من کرہ
 لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ و متفق علیہ۔

ماہیت :- طبیعت کا مائل ہونا ایسی چیز کی طرف جس سے لذت حاصل ہو،
 یعنی میلان اگر قوی ہو جاتا ہے اس کو عشق کہتے ہیں طریق تحصیل دنیا کے علائق

سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ ہی پر چاہیے کہ توکل کریں۔ ایمان والے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اور جب مانگو کچھ تو اللہ سے مانگو اور جب مدد چاہو تو اللہ سے مدد چاہو۔ سچے از کہا تا انزل
 سچے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوست رکھتا ہے اللہ ان کو اور وہ دوست رکھتے ہیں اللہ کو اور فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوست رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو اور جو
 برا سمجھتا ہے اللہ کی ملاقات کو برا سمجھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو ۱۲۔

کو قطع کرے یعنی غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکالے۔ کیونکہ وہ محبتیں ایک دل میں جمع نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کے کمالات و اوصاف و انعام کو یاد کرے اور سوچے
فصل شوق میں۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنْ أَجَلَ اللَّهُ لَاتِ الْآيَةِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْأَلْكَ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِكَ وَالْعَشَاقَ إِلَى لِقَائِكَ. رواه النسائي.

ماہیت جس محبوب چیز کا من وجہ علم ہوا اور من وجہ علم نہ ہوا اس کو بحالہ جانتے اور دیکھنے کی خواہش طبعی ہونا طریق تحصیل محبت کا پیدا کر لینا کیونکہ محبت کیلئے شوق لازم ہے۔

فصل انس میں۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ الْآيَةِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحْفَتَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَخَشَبَتَهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ. وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ. رواه مسلم.

ماہیت۔ جو چیز من وجہ ظاہر و معلوم ہوا اور من وجہ مخفی و مجہول ہو اگر وجہ مخفیہ اس میں اہل شوق کی تسلی ہے کہنا قال ابو عثمان "تفسیر فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا امیدوار ہے تو اللہ کی مدت (یعنی موت) تو آنے ہی والی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگتا ہوں تجھ سے زیارت تیری وجہ مبارک کی اور شوق تیری ملاقات کا" انس میں جہاں حوال ہے مقامات میں اس کا ذکر بتھا آگیا کیونکہ یہ آثار رحمت سے ہے انس فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ یا ہے کہ اتنا تسکین اور اطمینان کو مومنین کے دلوں میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھے ہیں لوگ کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا مگر گھیر لیتے ہیں ان کو مگر رحمت اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت خداوندی اور اترتی ہے ان پر تسکین اور اطمینان اور یاد کرتا ہے اللہ ان کو ان میں جو ان کے پاس ہیں یعنی ملائکہ کی جماعت میں

پر نظر واقع ہو کر اس کے ادراک کی خواہش ہو اس کو شوق کہتے ہیں اور اگر وجوہ معلومہ پر نظر واقع ہو کر اس پر فرح و سرور ہو اسکو انس کہتے ہیں یہ فرحت کبھی یہاں تک غلبہ کرتی ہے کہ مطلوب کے صفات جلال پیش نظر نہیں رہتے اور اس وجہ سے اس کے اقوال و افعال میں کسی قدر بے تکلفی ہونے لگتی ہے اسکو انبساط اور ادلال کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بھی آثار محبت سے ہے اسکی تحصیل کیلئے کوئی جداگانہ طریق نہیں ہے۔

فصل رضا میں۔ قال اللہ تعالیٰ رضى الله عنهم ورضوا عنه الآية وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سعادة ابن آدم رضا بهما قضي الله له. رواه احمد و ترمذی۔

ماہیت۔ حکم قضا پر اعتراض نہ کرنا، نہ زبان سے نہ دل سے بعض اوقات اس کا یہاں تک غلبہ ہوتا ہے کہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ بھی آثار محبت سے ہے اس کی تحصیل کا جداگانہ طریق نہیں ہے۔

قد اختلف العراقيون والخراسانيون في الرضا بل هو من الاحوال او من المقامات فابل خراسان قالوا الرضا من جملة المقامات وهو نهاية التوكل ومنها الركون والتمسك الى العبد بكتابه والاعراقون فانهم قالوا الرضا من جملة الاحوال وليس ذلك كبا للعبد بل هو ما لا يتحل بالقلب كسائر الاحوال ولكن اطعم ابن اللذان فيقال بلية الرضا ريبك للعبد هي من المقامات ونهاية من جملة الاحوال وسيت مکتبه ۱۲ قشیرہ ۱۲ راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ اللہ سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کی سعادت سے ہے راضی رہنا اور اس پر جو اس کیلئے اللہ نے مقرر کر دیا ۱۲ قشیرہ ۱۲ عن محل الاتفاق يقول ليس الرضا ان لا يحس بالبدار انما الرضا ان لا تعرض على الحكم والقضا ۱۲ قشیرہ ۱۲

فصل ثانیٹ اوارادہ میں۔ ۱۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تطرح الذین یدعون ربهم بالغداوة والعشی یریدون وجہہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات۔ متفق علیہ۔

ماہیت :- دل کا ابھنا ایسی چیز کی طرف جس کو اپنی غرض اور نفع کے موافق سمجھتا ہے۔ طریق تحصیل اس چیز کی مثلاً عمل صانع و سلوک طریق آخرت کے منافع و مصالح کی معرفت حاصل کر کے ان میں غور کرے دل کو حرکت پیدا ہوگی

فصل ثالث میں۔ ۱۔ قال اللہ تعالیٰ وما امر الا لیعبدا واللہ مخلصین لہ الدین حنفاء آلیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ وصلی فی السرفا حسن قال اللہ تعالیٰ هذا عبدک حقاً۔ رواہ ابن ماجہ۔

ماہیت :- اپنی طاعت میں صرف اللہ کے تقرب و رضا کا قصد رکھنا اور مخلوق کی خوشنودی و رضا مندی یا اپنی کسی نفسانی خواہش کے قصد کو نہ ملنے دینا۔

طریق تحصیل :- معالجہ ریا میں معلوم ہوگا کیونکہ ریا کو دفع کرنا عین اخلاص کا حاصل کرنا ہے۔

۱۔ ادرست دُکوارو اے محمدؐ ان کو جو پکارتے رہتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام (یعنی ہر وقت) چاہتے ہیں خاص ذات باری تعالیٰ کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال کا اعتبار کو نیت سے ہے ۲۔ ۱۔ ۲۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں حکم ہوا ان کو مگر اس کا کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی حاصل کرنے والے ہوں اس کے واسطے دین کو اور طرف سے پھرے ہوئے ہوں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی سب کے سامنے بھی نماز اچھی طرح پڑھتا ہے اور تنہائی میں بھی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ ہے ٹھیک ٹھیک ۱۲

فصل ۱۵ صدق میں بہرہ مراد اس سے خالص صدق ہے یعنی مقامات میں صادق ہونا۔ قال اللہ تعالیٰ انہا المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاهدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ اولئک ہم الصّٰدقون وعن عائشہ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وھو بلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعالین وصدیقین الی قول ابی بکر لا اعود۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

ماہیت :- جس مقام کو حاصل کرے کمال کو پہنچا دے اس میں کسر نہ رہے۔ طریق تحصیل :- ہمیشہ نگران رہے اگر کچھ کمی ہو جاوے تو اس کا تدارک کرے۔ اسی طرح چند روز میں کمال حاصل ہو جاوے گا۔

فصل ۱۶ مراقبہ میں :- قال اللہ تعالیٰ ان اللہ کان علی کل شیء رقیباً و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک رواہ مسلم۔ وقال علیہ السلام احفظ اللہ جدہ تجاہک رواہ احمد والترمذی۔

سہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومن تو وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر کچھ ترود نہیں کیا اور جہاد کیا اپنی جان مال سے اللہ کی راہ میں ہی لوگ ہیں پورے سچے اور حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا گزر حضرت ابو بکر پر ہوا۔ اور وہ اپنے ایک غلام لعنت کر رہے تھے آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لعنت کرنے والے اور پھر صدیق پھر ابو بکر رحمہ نے کہا اب ایسا نہ کروں گا ۱۲ اسے از کتاب الخوف سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ ہے ہر چیز کا نگہبان اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی ایسی عبادت کرو۔ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ اور فرمایا اللہ کا دھیان رکھو پاؤ گے اپنے مقابل ۱۲

ماہیت اردل سے دھیان رکھنا اس شخص کا جو اس کا دیکھ بھال کر رہا ہے۔ طریق تحصیل یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ میرے ظاہر اور باطن پر مطلع ہے اور کوئی بات کسی وقت اس سے پوشیدہ نہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی عظمت و قدرت و جلال اور اس کے غدا و عقوبت کو بھی یاد کرے اور اس کی مواظبت سے وہ دھیان بندھنے لگے گا کہ پھر کوئی کام خلاف مرضی اللہ تعالیٰ کے اس سے نہ ہوگا۔

فصل کا فکر میں :- قال اللہ تعالیٰ ویضرب اللہ الامثال لمناس

لعلہم یتفکرون ہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشروا ما بینہ علی ما یفہر رواہ احمد۔ ماہیت :- دو معلوم چیزوں کا ذہن میں حاضر کرنا جس سے تیسری بات ذہن میں آجائے۔ مثلاً ایک بات یہ جانتا ہے کہ آخرت باقی ہے۔ دوسری یہ بات جانتا ہے کہ باقی قابل ترجیح کے ہے ان دونوں سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آخرت قابل ترجیح ہے۔ ان دونوں چیزوں کا حاضر فی الذہن کرنا یہی تحصیل کا طریق ہے۔ ان مقامات مذکورہ کی تصحیح سے اور مقامات بھی درست ہو جاتے ہیں۔ تقویٰ، ورع، قناعت، یقین، عبودیت، استقامت، حیا، حریت، قوت، خلق، ادب، معرفت جن کا ذکر ان نصوص میں ہے۔ اتقوا اللہ من حسن اسلام الہم ترکہ مالا یعنیہ القناعۃ کنز لا یفنی وبال اخوة ہم یوقنون ہ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین

لے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیان کرتا ہے اللہ لوگوں کیلئے مثالیں شاید کچھ سوچیں فکر کریں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بس اختیار کرو باقی چیز کو فانی پر۔ ۱۲

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا الْآيَةُ - اسْتَمِعُوا مِنْ اللَّهِ حَقَّ
الْحَيَاءِ يُؤْذِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ - قَوْلُوا عِلْمًا لِّلَّامِ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَمْ مَتَى أَمْتِي وَإِنَّكَ لَعَلَّ خَلْقٍ عَظِيمٍ - مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا
طَغَى وَمَا قَدَّرُوا لِلَّهِ حَقَّ قَدْرِهِ - قشیرہ، چونکہ یہ ترتیب بہت ظاہر ہے
اس لئے ہم نے تفصیل کو موجب تطویل سمجھا۔

دوسری قسم اخلاق و مہمہ میں

ادردہ چند چیزیں ہیں۔ شہوت، آفاتِ سان، غضب، ہتھ، حسد، حبِ دنیا، بخل،
حوس، حبِ جاہ، ریا، عجب، غرور، ان چیزوں کا زائل کرنا سالک کو ضرور ہے ان
کو بھی چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں۔ مثلِ قسم اول کے یہ بھی احیاء سے منقول ہے۔
فصلِ شہوت میں ہے:- قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ يُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ
أَنْ تَمِيلُوا أَمِيلًا عَظِيمًا - ماہیت :- ظاہر ہے معالجہ مجاہدہ کرنا چاہیے
مجاہدہ کا طریق باب دوم میں معلوم ہو چکا ہے۔ فصلِ آفاتِ سان میں قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
مَا يَلْفُظُونَ مِنْ كَلِمٍ إِلَّا لَرَقِيبٍ عَقِيدٌ الْآيَةُ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَمِتَ بَخَا - رواہ احمد والترمذی یہ بہت سی آفتیں ہیں۔ فضول باتیں
کرنا، خلافِ شرع باتیں کرنا، بحث و مباحثہ ناحق کا تکرار لڑائی کرنا، کلام میں
بناوٹ و کلف کرنا، گالی گلوچ کرنا، کسی پر لعنت کرنا، گانا بجانا، دل لگی

سہ اور چاہتے ہیں وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں خواہشوں کی حق سے پھر جاؤ تم بہت پھرنا
۱۱ سہ نہیں بولتے کچھ بات مگر نزدیک اس کے نگہبان ہے تیار ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

کرنا، جس سے دوسرے کو ایذا پہنچے۔ یا اس میں زیادہ مشغولی کرنا، کسی کا راز ظاہر کرنا، جھوٹا وعدہ کرنا، جھوٹ بولنا یا جھوٹی قسم کھانا یا جھوٹی گواہی دینا، غیبت کرنا، چغلی خوری کرنا، دونوں طرف جا کر دور دیا باتیں بنانا، کسی کی زیادہ تعریف کرنا، ذات، صفات الہی میں محض اسکل پتو گفتگو کرنا، علما سے فضول باتیں پوچھنا،

معالجہ: جوابات کہنا ہو توڑی دیر پہلے تامل کر لے کہ اس سے اللہ تعالیٰ جو کہ
سیمع بصیر ہیں ناخوش تو نہ ہونگے۔ انا ما للہ کوئی بات گناہ کی منہ سے نہ نکلے گی۔

فصل غضب میں :- قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ
الْحَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةَ الْآيَةُ - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْضَبُوا رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ
مَا هِيَ :- جَوْش مَارِ نَاخُون قَلْبِ کَا بَدَلِ لِنِی کِلْمَی -

معالجہ :- یہ یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر زیادہ قدرت ہے اور میں اسکی نافرمانی بھی کیا کرتا ہوں۔ اگر وہ بھی مجھ سے یہی معاملہ کریں۔ تو کیا ہو اور یہ سوچے کہ بدون ارادہ خداوندی کے کچھ واقع نہیں ہوتا، سو میں کیا چیز ہوں کہ مثبت الہی میں مزاحمت کروں اور زبان سے اعوذ باللہ پڑھے۔ اور اگر کھڑا ہو بیٹھ جاوے تو اس شخص سے علیحدہ ہو جاوے یا اس کو علیحدہ کرے۔

فصل حمدين - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ

۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

عَنِ الْجَاهِلِينَ الْآيَةُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاغُضُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ماہیت: جب غصے میں بدلہ لینے کی قدرت نہیں ہوتی تو اس کے ضبط کرنے سے اس شخص کی طرف سے دل پر ایک قسم کی گرانی ہو جاتی ہے اس کو حقد یعنی کینہ کہتے ہیں۔ معالجہ: اس شخص کا قصور معاف کر کے اس سے میں جو، شروع کرے گو تکلف سہی۔ چند روز میں کینہ دل سے نکل جاویگا فصل حدیثیں: قال اللہ تعالیٰ ومن شر حاسد اذا حسد۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحاسدوا۔ رواہ البخاری۔

ماہیت: کسی شخص کی اچھی حالت کا ناگوار گذرنا اور یہ آرزو کرنا کہ یہ اچھی حالت اسکی زائل ہو جاوے۔ معالجہ: گو تکلف ہی سہی اس شخص کی خوب تعریف کیا کرو۔ اور اس کے ساتھ خوب احسان سلوک تواضع سے پیش آؤ۔ ان معاملات سے اس شخص کے قلب میں تمہاری محبت پیدا ہوگی اور حسد جاتا رہے گا۔

فصل حب دنیا میں: قال اللہ تعالیٰ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغَيْرِ الْآيَةُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سَجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ رواہ مسلم۔ ماہیت دنیا جس چیز میں فی الحال حفظ نفس ہو اور آخرت میں اس کا کوئی نیک ثمرہ مرتب نہ ہو وہ دنیا ہے۔ معالجہ: موت کو کثرت سے یاد کرے اور مدتوں کیلئے منصوبے اور سامان نہ کرے۔

۱۱۔ از کاتب المحروف ۱۲۔ اور پناہ مانگتا ہوں میں عاصد کے شر سے جب حد کرے اور فرمایا رسول علیہ السلام نے آپس میں حد نہ کرو۔ ۱۳۔ اور نہیں ہے زندگانی مگر دھوکے کی ٹٹٹی اور فرمایا رسول علیہ السلام نے دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔ اور کافر کی جنت ۱۴۔

فصل نخل میں :- قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَخْلَ فَإِنَّمَا يَخْلَ عَنْ نَفْسِهِ وَ
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام والبخيل بعيد من الجنة بعيد من
 الجنة بعيد من الناس قریب من النار۔ رواہ الترمذی ماہیت جس
 چیز کا خرچ کرنا شر یا مروتاً ضروری ہو اس میں تنگدلی کرنا۔ معالجہ مال کی محبت
 کو دل سے نکالے اور حبال کے نکلنے کا وہی طریق ہے جو موجب حب دنیا میں مذکور ہوا
فصل حرص میں :- قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَمْدَدْ عَيْنُكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعَا بِهِ
 آذًا جَاثِمُهُمْ زُهْرَةُ الْحَيَوَةِ الدُّنْيَا الْآيَةُ۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشْعَبُ مِنْهُ أَثْنَانِ الْحَرَصُ عَلَى الْمَالِ
 وَالْحَرَصُ عَلَى الْعَمَلِ۔ متفق علیہ۔

ماہیت :- قلب کا مشغول ہونا مال وغیرہ کے ساتھ۔ معالجہ خرچ گھاڑتے تاکہ بہت
 زیادہ آمدنی کی فکر نہ ہو۔ اور آئندہ کی فکر نہ کرے کہ کیا ہوگا۔ اور یہ سوچے کہ حرصیں دطالع
 ہمیشہ ذلیل و خوار رہتا ہے۔ **فصل حجلہ میں :-** قال اللہ تعالیٰ تِلْكَ الدَّارُ
 الْآخِرَةُ يَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا أَوْ غَائِبَةً
 لِلْمُتَّقِينَ الْآيَةُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذُبَّانَ جَاثِمَانِ أَرْسَلَانِ

جس جو نخل کرتا ہے وہ نہیں بخل کرتا مگر اپنے آپ سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیوں
 دور ہے اللہ سے دور ہے۔ جنت سے دور ہے لوگوں سے قریب ہے دوزخ سے ۱۲ لمحہ ہرگز نہ بڑھا پائے
 آنکھیں اس چیز کی طرف جس سے ہم نفع دیا ان کافروں کے مختلف گروہوں کو آرائش زندگی کا دنیا کی اور
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بوڑھا ہوتا رہتا ہے اور اسکی دو چیزیں بڑھتی رہتی ہیں حرص کرنا
 مال پر اور حرص کرنا عمر پر ۱۱ اسے اور وہ جو دارا و خوت ہے کرے گی ہم اس کو ان ہی لوگوں کیلئے نہیں چاہتے
 ہیں زمین میں اپنی بڑائی اور مادہ میں چھانا اور انجام کار ہے فقیروں ہی کیلئے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

غنم بافسد لها من حرص المرء على المال والشرف لدينه رواه الترمذی
 ماہیت :- لوگوں کے دلوں کا مسخر ہو جانا جس سے وہ لوگ اس کی تعظیم و اطاعت
 کریں۔ معالجہ یوں سوچے کہ جو لوگ میری تعظیم و اطاعت کر رہے ہیں نہ یہ رہیں گے
 نہ میں رہوں گا پھر ایسی موہوم دفانی چیز پر خوش ہونا ناڈانی ہے۔ اور دوسرا علاج
 یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے کہ شرع کے خلاف تو نہ ہو مگر عرفاً اس شخص کی شان کے
 خلاف ہو، اس سے لوگوں کی نظر میں ذلیل ہو جاوے گا۔ مگر مقصد اکو ایسا کام کرنا زیبا
 نہیں دین میں فتور پڑے گا۔

فصل ریاء میں :- قال الله تعالى يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ الْاِيَةُ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ

صلی اللہ علیہ وسلم ان یسیر السیاء شریک رواه ابن ماجه۔

ماہیت :- اللہ تعالیٰ کی طاعت میں یہ قصد کرنا کہ لوگوں کی نظر میں میری قدر
 ہو جائے۔ معالجہ :- حب جاہ کو دل سے نکلے کیونکہ ریاء اسی کا شعبہ ہے اور عبادت
 پوشیدہ کیا کرے یعنی جو عبادت کہ جماعت سے نہیں ہے اور جس عبادت کا اظہار ضرور
 ہے اسکے لئے از اللہ حب جاہ کافی ہے۔ ایک طریق معالجہ کا حضرت سیدی مرشدی
 مولائی الحاج حافظ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم کا ارشاد فرمودہ ہے وہ یہ کہ جس عبادت
 میں ریاء ہو اس کو خوب کثرت سے کرے پھر نہ کوئی التفات کر لیا نہ اس کو یہ خیال رہے گا
 وہ چند روز میں ریاء سے عادت پھر عادت سے عبادت اور انہماک میں بن جاوے گی۔

بقیہ حاشیہ ۱۲) دو بھوکے بھیڑیے کہ بکریوں کے گلے میں جھوڑ دیئے جائیں اسی گلے کو اتنا باہ نہیں
 کرتے جتنا آدمی کی حرص مال پر اور جاہ پر اس کے دین کو تباہ کرتی ہے ۱۲ حاشیہ صفحہ نمبر ۱۲۷
 میں وہ لوگوں کو اور فرمایا رسول علیہ السلام نے تحقیق تھوڑی ریاء بھی شرک ہے ۱۳

فصل تجبر میں :- قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یجب المستکبرین و قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنة احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر و رواہ مسلم۔ ماہیت ۱۔ اپنے کو صفات کمال میں دوسرے سے بڑھ کر سمجھنا، معالجہ ۱۔ اللہ تعالیٰ کی غفلت کو یاد کرے اس کے مقابلہ میں اپنے کمالات کو ہیچ پائیگا اور جس شخص سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اس کے ساتھ تعظیم و تواضع سے پیش آوے یہاں تک کہ اس کا خوگر ہو جاوے۔

فصل عجب میں :- قال اللہ تعالیٰ اذّا عَجَبْتُمْ کُمْ کَثُرْتُ کُمْ الْاِیۃ۔ و قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما المہلکات فہوئی متبع و شح مطاع و اعجاب المرء بنفسہ و ہی اشدھن۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ماہیت ۱۔ اپنے کمال کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس کا خوف نہ ہونا کہ شاید سلب ہو جاوے۔ معالجہ ۱۔ اس کمال کو عطا کئے خداوندی سمجھے اور اس کی استغنائے قدرت کو یاد کر کے ڈرے کہ شاید سلب ہو جائے۔

فصل غرور میں :- قال اللہ تعالیٰ و لا یغرنکم باللہ الغر و الا یت و قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التجانی و دار الغر و رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

ماہیت ۱۔ جو اعتقاد خواہش نفسانی کے موافق ہو اور اسکی طرف طبیعت مائل ہو کسی شبہ اور شیطان کے دھوکے کے سبب

اسے کاتب الحروف ۱۱ سے جبکہ بولا معلوم ہوا تم کو تمہارا زیادہ ہونا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رہے جہالت سودہ خواہش ہے جسکی پیروی کی جائے اور کجی ہے جس کے موافق عمل درآمد ہو اور اچھا سمجھنا آدمی کا اپنے آپ اور یہ ان سے بڑھ کر ہے ۱۲ اسے اور نہ دھوکا دے کہو اللہ کی باتوں میں شیطان اور فرمایا رسول علیہ السلام نے انگ رہو دھوکے کا مٹی بیٹے دنیا سے ۱۲

اس پر نفس کو اطمینان حاصل ہونا۔ معالجہ ہمیشہ اپنے اعمال و احوال کو قرآن و حدیث و بزرگان دین کے اقوال و افعال سے ملتا رہے ان رسائل کے ازالہ سے باقی رسائل سب دفع ہو جائیں گے۔ چنانچہ ظاہر ہے ان اوصاف حمیدہ و ذمیہ کو کسی بزرگ نے دو بار بولنا میں اختصار و اجمال کے ساتھ جمع فرمایا ہے وہ رباعیاں قابل یاد رکھنے کے بلکہ وظیفہ بنانے کے ہیں۔

رباعی

خواہی کہ شوی بمنزلِ قربِ عظیم نہ چیزِ نفسِ خویشِ فرما تعلیم
ممبرِ شکر و قناعت و علم و معیت تفویض و توکل و رشا و تسلیم

رباعی

خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ وہ چیزِ بردن کن از درون سینہ
حرفِ دائل و غضب و دروغ و غیبت بخل و حسد و ریا و کبر و کمیشت
فصل: جاننا چاہیے کہ مقام مراقبہ کے متعلق دو چیزیں ادرہیں۔ ایک مشارطہ کہ مراقبہ سے پہلے ہے۔ دوسرے محاسبہ جو مراقبہ کے بعد ہے۔ مشارطت یہ کہ روانہ صبح کو اٹھ کر تھوڑی دیر تہائی میں بیٹھ کر اپنے نفس کو خوب فہمائش کرے کہ دیکھ فلاں فلاں کام کیجیو، فلاں فلاں مت کیجیو، اس کے بعد مراقبہ یعنی نگہداشت اس معاہدہ کی رکھنا چاہیے جب دن ختم ہو پھر روتے وقت محاسبہ کرے یعنی صبح سے شام تک جو اعمال کئے ہیں ان کو تفصیلاً یاد کرے جو نیک کام کئے ہوں ان پر شکر اٹھی بجالائے۔ جو برے کام کئے ہوں یا نیک کاموں میں کوئی آمیزش ہو گئی ہو اس پر نفس کو ملامت دے جو بد توئیخ کرے اور اگر خالی زجر و توئیخ کافی نہ ہو تو کچھ مناسب سزا بھی تجویز کرے عذر یاد کرے قال اللہ تعالیٰ وَلَنَنْظُرَنَّ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَيْرِهَا (از احزاب العلم)

یہ چاہئے کہ دیکھ جاں لے ہر شخص کی چیز آگے بھیجے کل دقائمت کے لئے ۱۲

تیسرا باب مسائل فرعیہ میں

اس باب میں بعض بعض ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ چند فصول میں فصل بعد وصول کے مردود نہیں ہوتا جو مردود ہوا وصول سے پہلے ہوا۔ فصل۔ ادیناً کو عبادت میں دوسروں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ عبودیت و اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ فصل۔ خرق عادت کئی قسم پر ہے ایک قسم کشف ہے دوسری طرح ہے۔ کشف کوئی کشف الہی۔ کشف کوئی یہ کہ بعد مکانی یا زمانی اس کیلئے حجاب نہ رہے کسی چیز کا حال معلوم ہو جائے۔ کشف الہی یہ کہ علوم و اسرار و معارف متعلق سلوک کے یا متعلق ذات صفات کے اس کے قلب پر وارد ہوں۔ یا عالم مثال میں یہ چیزیں متمثل ہو کر مکشوف ہوں۔ دوسری قسم الہام ہے کہ صوفی کے قلب پر اطمینان کے ساتھ کوئی علم القا ہو۔ کبھی کثرت غیبی کی آواز سن لیتا ہے، تیسری قسم تصرف تاثیر ہے یہ دو طرح ہے تاثیر کرنا باطن مرید میں جس سے اس کو حق تعالیٰ کی طرف کشش پیدا ہو اور تاثیر کرنا دوسری اشیائے عالم میں خواہ ہمت سے یا دعائے، بے شمار حکایتیں اس باب میں ادبیا باللہ سے منقول ہیں۔

فصل۔ کشف و الہام سے علم فنی حاصل ہوتا ہے اگر موافق قواعد شرعیہ کے ہے۔ قابل قبول ہوگا، ورنہ واجب التزک ہے مگر قواعد شرعیہ کی خلاف نہ ہو

لہ اتقوا فرستہ المؤمن فانه نظر نور اللہ تاریخ بخاری ص ۱۷ بعض صحابہ نے خواب میں اذان دیکھی اور حضور کے قبول فرمائیے اسپر عمل ہوا ۱۱ ترمذی اور صحابہ کو غسل نبوی میں تردد ہوا کہ کپڑے اتاریں یا نہیں بکواونگے آئی مادہ آواز ہاتھ کی سی کہ مع پارچہ غسل دیں اسپر عمل ہوا ۱۲ کیونکہ شریعت و احکامی ہے شریعت نہیں ہو سکتی

لیکن خود کشف کشف میں باہم اختلاف ہوا تو اگر وہ دونوں کشف ایک شخص کے ہیں تب تو اخیر کشف پر اعتماد ہوگا اور اگر وہ دونوں کشف دو شخصوں کے ہیں تو صاحب مہموکا کشف بہ نسبت صاحب سکر کے قابل عمل ہے اور اگر دونوں صاحب مہمو ہیں تو جس کا کشف اکثر شرع کے موافق ہوتا ہو وہ قابل اعتبار ہے اور اگر اس میں بھی دونوں برابر ہیں تو جس شخص میں آثار قرب الہی و قبولیت کے زیادہ پائے جاویں اسکے کشف کو ترجیح ہوگی اور اگر اس میں بھی برابر ہیں تو جس کو اپنا دل قبول کرے اس پر عمل جائز ہے۔ اور اگر ایک کشف ایک شخص کا، دوسرا کشف کسی شخصوں کا ہو تو جماعت کے کشف کو قوت ہوگی۔ البتہ اگر وہ تنہا سب کے اکمل ہے تو اس کے کشف کو ترجیح ہوگی۔ فصل: بخوارق کا ہونا ولایت کیلئے ضروری نہیں۔ بعض صحابہ سے عمر بھر میں ایک خرق عادت بھی واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ وہ سب اولیاء سے افضل ہیں فضیلت کا مدار قرب الہی و اخلاص عبادت پر ہے بخوارق اکثر جوگیوں سے بھی واقع ہوتے ہیں۔ یہ ثمرہ ریاضت کا ہے۔ خرق عادت کا رتبہ ذکر قلبی سے بھی کم ہے صاحب عوارف نے غیر اہل خرق کو اہل خوارق سے افضل کہا ہے۔ عارفین کی بڑی کرامت یہ ہے کہ شریعت پر مستقیم ہوں اور بڑا کشف یہ ہے کہ طالبان حق کی استعداد معلوم کر کے اس کے موافق ان کی تربیت کریں۔

شیخ اکبر نے لکھا ہے کہ بعض اہل کرامت نے مرنے کے وقت تمنا کی ہے کہ کاش ہم سے کرامتیں ظاہر نہ ہوتیں۔ رہا یہ شبہ کہ پھر اولیاء کا اولیاء ہونا کس طرح معلوم ہو

۱۔ صرف یہ قضیہ شرطیہ کا تب الحروف کا قول ہے ۲۔ الا ان ادبوا اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یقون۔ الایۃ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

سواڈل تو دلائیٹ ایک امر خفی ہے اس کے معلوم ہونے کی ضرورت ہی کیلئے ہے۔ اور اگر معلوم کرنے سے یہ مقصود ہے کہ ہم ان سے مستفید ہوں تو ان کی صحبت و تعلیم سے شرف حاصل کرو۔ جب اپنی حالت روز بروز متغیر پاؤ گے خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ یہ شخص جتنا تاثیر ہے فضل طریق تلاش پیر۔ کمال باطنی کا حاصل کرنا جب ضرور ٹھیرا اور عادت اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بے توسیل پیچھے یہ راہ قطع نہیں ہوتی اس لئے پیر کا تلاش کرنا ضرور ٹھیرا۔ طریق اس کا یوں ہے کہ اکثر درویشوں سے جن پر احتمال کمال کا ہو متا رہے اور کسی کی عیب جوئی اور انکار میں مبادرت نہ کرے مگر جلدی سے بیعت بھی نہ کرے۔ اول یہ دیکھے کہ شریعت پر مستقیم ہے یا نہیں، اگر مستقیم نہیں اس سے علیحدہ ہو گو خوارق وغیرہ اس سے صادر ہوتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے وَلَا تُطِيعْ مِنْهُمْ اٰیٰمًا اَوْ كُفُوًا الْاٰیۃ وَقَالَ لَا تُطِيعُ مَنْ اَغْلَفْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اَتَّبَعْ هَٰؤُلَا وَ كَانَ اَمْرًا فُرْطًا۔ اور اگر شرع پر مستقیم ہے تو خود اس کا نیک اور ولی ہونا تو ثابت ہو گیا۔ مگر اس شخص کو تو ضرورت تربیت و تکمیل کی ہے۔ اس لئے ابھی بیعت نہ کرے بلکہ یہ بھی دیکھے کہ اس کی صحبت سے قلب میں کچھ اثر، (یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت، دنیا و معاصی سے نفرت) پیدا ہوتا ہے یا خیر۔ اِذَا عُرِّدَ ذِكْرُ اللّٰهِ لِيَكُنْ اَكْثَرُ عَوَامٍ كُوْثُرُیْ صحبت میں اس کا محسوس کرنا دشوار ہے۔ اس وقت یوں چاہئے کہ اس کے مریدوں میں سے جسکو عاقل راست گو دیکھے اس سے شیخ کی تاثیر کا حال دریافت کرے۔

صلو اور مت کہنا والے محمد ان میں سے کسی گناہ گار کا اور نہ کسی کافر کا۔ اور فرمایا اللہ نے اور نہ کہا نا اس کا جسکے دل کو ہم نے غافل کر دیا۔ اپنی یاد سے اور وہ اپنی خواہش کا پیر ہے اور ہے اس کا کام حد سے بڑھا ہوا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَاسْتَسْأَلُوا أَهْلَ الدِّينِ كَثِيرًا إِنَّ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝
 اور حدیث میں ہے۔ استسأنا شفاء العی السوال۔ اگر کوئی مقبر آدمی شہادت
 دے اس کا اعتبار کرے اور جو بہت سے آدمی ویسی شہادتیں دیں تو زیادہ اطمینان
 کا باعث ہے مگر وہ گواہی دینے والے قرائن سے سچے معلوم ہوتے ہوں۔ مریدان
 می پراند کے مصداق نہ ہوں اس اطمینان کے بعد اس سے بیعت ہو جاوے اور
 اس کے ارشاد کے موافق عمل درآمد کرے۔

فصل تعدد پیر میں اگر ایک شیخ کی خدمت میں خوش اعتقاد کی ساتھ
 ایک مقدمہ بدت تک رہا مگر اس کی صحبت میں کچھ تاثیر نہ پائی تو دوسری جگہ اپنا
 مقصود تلاش کرے کیونکہ مقصود خدا نے تعالیٰ ہے نہ شیخ۔

رباعی

باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ! ذر تو نہ رمید صحبت آپ گلت
 ز نہار ز صحبتش گریزاں میباش در نہ کند روح عزیزاں بجلت
 لیکن شیخ اول سے بد اعتقاد نہ ہو ممکن ہے کہ وہ کامل مکمل ہو مگر اس کا حصہ
 دہاں نہ تھا۔ اسی طرح اگر شیخ کا انتقال قبل حصول مقصود کے ہو جاوے یا ملاقات
 کی امید نہ ہو جب بھی دوسری جگہ تلاش کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ قبر سے فیض
 لینا کافی ہے۔ دوسرے شیخ کی کیا ضرورت ہے کیونکہ قبر سے فیض تعلیم نہیں
 ہو سکتا۔ البتہ صاحب نسبت کو احوال کی ترقی ہوتی ہے۔ سو یہ شخص

حصہ پس پوچھ لو اہل علم سے۔ اگر ہو تم نہیں جانتے۔ ۱۲۔
 حصہ بیماری جن کی شفا اور دوا سوال کرنا اور دریافت کر لینا ہے اور وہ ۱۲ سے

تو ابھی تعلیم کا محتاج ہے، ورنہ کسی کو بھی بیعت کی ضرورت نہ ہوتی، لاکھوں قیسریں کا ملین بلکہ انبیاء کی موجود ہیں۔

فصل۔ اور بلا ضرورت محض براہ ہوسا کی کئی کئی جگہ بیعت کرنا بہت بُرا ہے، اس سے بیعت کی برکت جاتی رہتی ہے اور شیخ کا قلب مکدر ہو جاتا ہے اور نسبت قطع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ہر جائی مشہور ہو جاتا ہے۔

فصل۔ اور اگر شیخ کی محبت سے قلب میں کچھ تاثیر معلوم ہوتی ہو اس کی صحبت کو غنیمت سمجھے اور اس کے عشق و محبت کو دل میں محکم کرے اور اس کی پوری پوری اعانت کرے اور اس کو خوش رکھے کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو اس کے تذکرہ کا باعث ہو کہ اس سے فیوض بند ہو جاتے ہیں۔ سورہ حجرات کی اول کی آیتوں میں آداب نبویہ بتلائے گئے ہیں شیخ چونکہ خلیفہ کامل نبی کا ہے اس کی محبت و ادب کا بھی وہی حکم ہے۔

فصل۔ مشہور ہے کہ اپنے پیر کو سب افضل سمجھے۔ ظاہر اس میں اشکال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وَقُوِّ كَيْفَ تَذِي عِلْمِ عَدِيمٍ**۔ پس سمجھنا چاہئے کہ اگر اسکو محبت میں یا بسمجھا تو معذور ہے اور غلبہ سکر نہیں ہے۔ تو اتنا سمجھے کہ میری تلاش سے زندہ لوگوں میں اس سے زیادہ نفع پہنچانے والا شخص مجھ کو نہیں مل سکتا ہکذا قال سیدنا سرشت مرشد شیخ الحاج الحافظ محمد مدد اللہ دامت برکاتہم۔

فصل۔ شیخ سے اگر جانا کوئی فعل قابل اعتراف سرزد ہو جائے تو اعتراف نہ کرے حضرت موسیٰ و خضر علیہ السلام کا واقعہ یاد کرے۔

آن پیر را کش خضر برید حلق
متر آنرا دنیابد عام خلق
گر خضر در بحر کشتی را شکست
مدد رستی در کشت خضر بست

۵۰۱۔ فرمایا کہ تو انسانی سے عقل کی تہذیب حاصل کرنا ضروری ہے۔

یا تو تادیل کر لے یا یوں سمجھ لے کہ ادیار معصوم نہیں ہوتے ہیں اور توبہ سے سب معاف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ اس شیخ کیلئے ہے جو شرع کا پابند صاحب استقامت ہو۔ اور اتفاقاً اس سے کوئی فعل ہو جاوے اور اگر اس نے فوق رنجور کو عادت بنا رکھا ہے۔ وہ ملی نہیں اس کے قول و فعل کی تادیل کچھ ضرور نہیں اس سے علیمہ کی اختیار کرے۔

فصل۔ جس طرح ادیار کے آداب میں تقصیر ممنوع ہے۔ اسی طرح افراط و غلو اور بھی بدتر ہے کہ اس میں اللہ و رسول کی شان میں تفریط ہوتی ہے مثلاً ان کو عالم الغیب سمجھا اس سے کفر لازم آتا ہے قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَقُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا يَحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ يَا ان کو کسی چیز کے موجود یا معدوم کر دینے پر یا اولاد و رزق وغیرہ دینے پر یا خدا سے زبردستی دلانے پر قادر سمجھا یہ بھی کفر ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ يَا ان کے ساتھ عبادت کے طریقوں میں کوئی طریق برتنا مثلاً ان کی منت ماننا یا ان کا یا ان کی قبر کا طواف کرنا یا ان سے دعا مانگنا، یا ان کے نام کو عباداً چنا یہ سب بعض معصیت و بدعت اور بعض کفر و شرک کے طریقے ہیں قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ فَرَمَا اللَّهُ تَعَالَى نے نہیں جانتے جو آسمان اور زمین میں ہیں غیب کی باتیں مگر اللہ اور فرمایا کہ ہر دے محمدؐ کو تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے میں اور نہ یہ کہ میں غیب کی بات جانتا ہوں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ لوگ اللہ کے ذرا سے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنے لاکھ خود اللہ چاہے ۱۲ علیہ فَرَمَا اللَّهُ تَعَالَى نے کہ ہر دے محمدؐ کو میں نہیں مانگ ہوں اپنے لئے نفع کا اور نہ ضرر کا۔ مگر جتنا اللہ چاہے ۱۳ سے تمہارا کو ہم پوچھتے ہیں اور تمہارے سے مدد چاہتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کرنا نماز کی مثل عبادت اور فرمایا مانگنا بھی عبادت ہے ۱۴

علیہ وسلم طواف البیت صلوٰۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء هو العبادۃ ثم تلا قوله تعالیٰ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْ خُلُوْنَ جَهَنَّمَ وَاٰخِرَیْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَلُكُمْ

فصل :- دلی کبھی کسی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا، نہ عبادت کبھی معاف ہو سکتی ہے بلکہ خواص کو زیادہ عبادت کا حکم ہے۔ البتہ مجذوب کہ مسلوب الحواس ہوتا ہے، مغذو رہے نہ دلی معصوم ہوتا ہے نہ صحابہ کے مرتبے کو کوئی دلی پہنچ سکتا ہے لقول تعالیٰ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ الْقَرَوْنِ قَرْنِي وَلَا جَاعِلُهُمْ عَلٰۤى اَنْ الْعَصَابَةِ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ وَلِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ مِنَ التَّابِعِيْنَ الصَّارِدُ الَّذِیْ دَخَلَ الْفَرَسَ مَعَاوِيَةُ خَيْرٌ مِنْ اَدْرِيسَ الْقُرْنِیْ وَعُمَرُ الْمُرَوَّانِیْ

فصل :- قبریں اونچی اونچی اور ان پر گنبد بنانا، عرس میں دھوم دھام کرنا، بہت سی روشنی کرنا، جیسا آج کل رائج ہے زندے یا مردے کو سجدہ کرنا سب ممنوع ہے۔ البتہ زیارت کرنا اور ایصالِ ثواب کرنا اور اگر صاحب نسبت ہو ان سے فیوض لینا یہ سب اچھی باتیں ہیں۔

مسحہ اور فرمایا تمہارے رب کے مجھ سے ملگو میں قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری عبادت سے بیکر کرتے ہیں مغرب داخل ہوئے جہنم میں ذلیل ہو کر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ادرجن کو تم پر کھارے ہو اللہ کے سوا بندے ہیں تمہاری مثل ۱۲ مسحہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم لوگ بہترین امت ہو اور رسول علیہ السلام نے فرمایا سب زمانوں میں بہترین زمانہ ہے اور اس لئے کہ سب اجماع ہے کہ صحابہ سب عادل ہیں اور بسبب قول عبد اللہ بن مبارک کے جو تابعین میں سے ہیں کہ جو غبار حضرت عداویہ کے گھوڑے کی ناک میں گیا وہ بہتر ہے حضرت ادریس قرنی اور حضرت عمر بن عبد العزیز مروانی سے - ۱۲

فصل :- پیر بھی فارغ نہ بیٹھ رہے۔ کمالات میں ترقی کرتا رہے۔ قَالَ اللہ تعالیٰ
 قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔ دعویٰ کمال کا نہ کرے ہاں اظہار نعمت میں مضائقہ نہیں۔
 قَالَ اللہ تعالیٰ لَا تَزْكُوا أَنْفُسَكُمْ وَقَالَ تَعَالَى وَآمَنَّا بِعَمَةِ رَبِّكَ لَقَدْ نَفَخْنَا
 اور افشائے طریقہ پر حریص رہے۔ قَالَ اللہ تعالیٰ حَرِّصْ عَلَىٰ مَرْيَدٍ كَرَمٍ
 ساتھ شفقت محبت سے رہے۔ قَالَ اللہ تعالیٰ بِالْمُؤْمِنِينَ رُؤُوفٌ رَحِيمٌ
 ان کی خطا و تصور سے درگزر کرے۔ قَالَ تَعَالَى وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ
 لَا نَفَضْنَا مِنْ حَوْلِكَ فَأَعْفَ عَنْهُمْ الْآيَةُ دنیا داروں کی خاطر سے انکو علیحدہ
 نہ کرے قَالَ تَعَالَى لَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ إِلَىٰ قَوْلِهِ فَنُكَوِّنُ
 مِنَ الظَّالِمِينَ اور مریدوں سے متوقع دنیا طالب نفع دنیوی کا نہ ہو قَالَ تَعَالَى
 تَرْبِيًا وَنَزِيلًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَقَالَ لَا اسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا وَاذْكُرُوا
 خلق پر صبر کرے۔ لقولہ علیہ السلام رحمہ اللہ اتھی مؤسسی لقد اددہ
 اکثر من ہذا فصد۔ اپنے کو مسات دو قارے رکھے ورنہ مریدوں کی
 نظر میں بے وقتی ہونے سے ان کو فیض نہ ہوگا۔

۱۱؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے محمد اے رب بڑھا دے میرا علم ۱۲؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ پاکی بیان کو
 اپنے نفسوں کی اور فرمایا اور جو نعمت تمہارے رب کی ہے اسکو بیان کر دو ۱۳؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ رسول نبی
 ہیں تمہاری بھلائی پر ۱۴؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے غمخیزوں پر شفیق اور مہربان ہیں ۱۵؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر
 ہوتے تم تند خو سخت دل بیشک جا رہے وہ لوگ تمہارے پاس سے پس معاف کر دیاں گے تصور کرو ۱۶؎ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے نہ ہٹا داپنے پاس سے ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام چاہتے ہیں اس کی ذات
 کو نہیں ہے تم پر ان کا کچھ حساب اور نہ ان پر ہے تمہارا حساب کچھ جو ہٹا دو تم انکو اور بوجہ دانا انصافوں سے،
 ۱۷؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہتے ہر ذریعہ و ذریعہ دنیا کی اور فرمایا نہیں مانگتا ہوں اس پر کسی قسم کا بدلہ ۱۸؎

لما ورد فی حقہ علیہ السلام من یزاة من یعید ہابہ ومن یزاة من
 قریب احبہ ونحوہ۔ اور ایک مرید کو دوسرے پر ترجیح دے۔ لقولہ تعالیٰ عَبَسَ
 وَتَوَلَّىٰ اَبْتَه اگر ایک کو خدا کی طلب زیادہ ہے اسکو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں اور
 اس کو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں۔ اور ایسی حرکت نہ کرے جس سے خلقت کو بدعتاقدی
 ہو کہ اس میں طریقی ارشاد مسدود ہوتا ہے قَالَ اَللّٰهُ تَعَالٰی دَاعِیًا اِلَی الْاَلٰہِ اَوَّلِ بَاب
 سے یہاں تک یہ مضامین ارشاد الطالبین کے ہیں جو قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی
 کی عمدہ تصانیف سے ہے۔

فصل تصویر شیخ میں :- اس کو برزخ اور رابطہ اور واسطہ بھی کہتے ہیں اس
 کے یہ معنی تو آج تک کسی محقق نے نہیں فرمائے کہ خدائے تعالیٰ کو پیر کی شکل میں سمجھے
 یہ تو محض باطل ہے اور اگر اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہ سے دھوکہ ہو تو سمجھ
 لینا چاہئے کہ صورت ناک منہ ہی کو نہیں کہتے۔ مثلاً یہ بولتے ہیں اس مسئلے کی یہ
 صورت ہے حالانکہ اس مسئلہ کی ناک منہ نہیں ہے بلکہ صورت کے معنی صفت کے
 بھی آتے ہیں تو انسان کو آخر سمع، بصر وغیرہ عنایت ہوا ہے اس لئے اسکو صورت حتی
 کہا گیا۔ غرض یہ معنی تصویر شیخ کے بالکل بے اصل ہیں۔ کتب فن میں اسقدر مذکور ہے
 کہ شیخ کی صورت اور اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرنے سے اس سے محبت
 پیدا ہو جاتی ہے اور نسبت قوی ہوتی ہے اور قوت نسبت سے طرح طرح کے
 برکات ہوتے ہیں۔

۱۔ کیونکہ رسول علیہ السلام کے حق میں حدیث میں آیا ہے کہ جو دیکھتا تھا آپ کو دوسرے خوف کھاتا تھا اور
 جو دیکھتا تھا نزدیک سے محبت کرتا تھا یا ایسا ہی کچھ مضمون ہے ۲۔ کیونکہ پڑھائے اور نہ مولانا ۳۔ بلکہ بلانے
 والے اللہ کی طرف ۴۔ سے تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم اپنی صورت پر ۵۔

اور بعض محققین نے تصویر شیخ میں صرف یہ فائدہ فرمایا ہے کہ ایک خیال دو کے خیال کا دافع ہوتا ہے اس سے بھگوتی میسر ہو جاتی ہے۔ اور خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب قدس سرہ نے کشکول میں یہی حکمت فرمائی ہے اس کے بعد فرماتے ہیں دہر خید بر زخ لطیف تر بود از معانی معقولہ بود کار نیس کو بود دہر حید کیشف بود از صور مرتبہ بود کار زبون تر بود دہر حال اس میں جو کچھ حکمت و فائدہ ہو، راقم کا تجربہ ہے کہ یہ شغل خواص کو تو مفید ہوتا ہے اور عوام کو سخت مضر کہ صورت پرستی کی نوبت آ جاتی ہے اسی واسطے امام غزالی وغیرہ محققین نے عوام اور اقبیاء کیلئے ایسے اشغال کی تعلیم سے منع فرمایا ہے جس سے کشف وغیرہ ہوتا ہے اس لئے عوام کو تو بالکل اس سے بچانا چاہئے اور خواص بھی اگر کریں تو احتیاط کی حد تک محدود رکھیں، اس کو حاضر زمانہ اور ہر وقت اپنا معین دستگیر نہ سمجھ لیں۔ کیونکہ کثرت تصور سے کبھی صورت ثمالیہ روبرو حاضر ہو جاتی ہے کبھی تو وہ محض خیال ہوتا ہے اور کبھی کوئی لطیفہ فنیسی اس شکل میں متمثل ہو جاتا ہے۔ اور شیخ کو اکثر اوقات خبر تک بھی نہیں ہوتی اس مقام پر اکثر ناواقف لوگوں کو لغزش ہو جاتی ہے۔

فصل ۲۰ عورتوں کو دست بردست بیعت نہ کرنا چاہئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سہ جواہر فیہی ۱۰۰۰ بحسب علی شیخ ان تفرس فی المرید فان لم یکن ذکیا فظن تمکنا من اعتقاد الظاہر لم یثقل بالذکر والفکر بل یرد الالعمال الظاہرۃ والادوار والموثرۃ اذ یثقل بخدۃ المجدین ۱۱۲۰ احیا ۱۰۰۰
 میرے حضرت یوسف علیہ السلام نے وقت اصرار زلیخا کے حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت دیکھی۔ اور شرما گئے۔ یقیناً وہ حضرت یعقوب علیہ السلام نہ تھے۔ اگر حضرت یعقوب علیہ السلام ہوتے تو ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا معر فی معلوم ہونا چاہیئے۔ پھر پریشان ہونا اور بیٹوں سے جھگڑ کرنے کے لئے ارشاد فرمانا کیا معنی خوب سمجھ لو۔ ۱۰۰۰

کبھی کسی عورت کو بیعت میں ہاتھ نہیں لگایا۔ اجنبی عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے صاحب محبوب السالکین می نوید۔ ”بیعت کنائیدن نسوان این ست اگر ت غائب است بوکالت محارم نسبی یا رضاعی بیعت کند و آنچه شرائط است بموکلہ بفرماید ذوقہ دامنہ دہد و اگر نسوان حاضرند و پردہ مرید کند بیعت دست نہ کند چنانچہ عہد بارہا ل کند با عورت نہ کند وہم در کتاب مذکور است کہ این در حق مردانست کہ مارا قبول کردی بعورت امر و نہی بسند است۔

فصل سماع میں :- ہر چند یہ مسئلہ اختلافی ہے لیکن اگر مانعین کے دلائل سے بالکل قطع نظر کر کے اس کو جائز سمجھا جاوے تب بھی تو جواز کے بہت سے شرائط ہیں۔ انصاف سے دیکھنا چاہئے کہ اس زمانے میں کون مجلس ان آداب و شرائط کے ساتھ ہوتی ہے نہ انخوان ہیں نہ زمان نہ مکان۔ صرف ایک رسم رہ گئی ہے ہر قسم کے لوگ مختلف نفسانی اغراض سے جمع ہوتے ہیں۔ اور بزرگوں کے طریقہ کی سخت بدنامی ہوتی ہے۔ اس مقام پر صرف حضرت سلطان الشائع قدس اللہ سرہ کا ارشاد فوائد الفواد سے نقل کئے دیتے ہیں۔

چند چیز موجود شود سماع انگاہ شنود آن چیست مسموع است و مسموع و مستمع و آلہ سماع ست فرمودند مسموع گویندہ است می باید کہ مرد تمام باشد و کودک و عورت نباشد اما مسموع آنچه میگوید باید کہ نہرل و غش نباشد و اما مستمع آنکہ می شنود باید حق شنود ملو باشد از یاد حق و آلہ سماع و آن مرامیست چون چنگ در باب ذیل آن باید کہ در میان نہ باشد این چنین سماع حلال است۔

اب آگے انصاف در کار ہے اور اگر ان شرائط سے بھی قطع نظر کی جائے تب بھی

سمجھنا چاہیے کہ سماع میں ایک خاص اثر ہے کہ کیفیت غالبہ کو قوت دیتا ہے۔ اس زمانے میں چونکہ اکثر نفوس میں خبث و حُب غیر اللہ غالب ہے، اسی کو غلبہ ہوگا پھر جب حب غیر اللہ حرام ہے تو اس کے سبب کو کیا فرمائیے گا؟

فصل :- خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ استغراق میں ترقی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ترقی دوام عمل سے ہے۔ اور اس میں عمل کا انقطاع ہو جاتا ہے۔
فصل :- شارح گلشن راز فرماتے ہیں کہ محض اہل کمال کی تقلید سے بدن غلبہ حال کے خلاف شریعت کلمات منہ سے نکال کر کافر مت بنو صاحب گلشن راز کا شعر ہے
تراگر نیت احوال مواجید مشو کافر بنا دانی تقلید۔

فصل :- مرج البحرین میں ہے کہ اگر سکرو غلبہ میں صوفی کے منہ سے کچھ نکل جائے تو اس پر نہ اعتراض کرو، نہ تقلید، طریق اسلم سکوت ہے۔ راقم کہتا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر اعتراض نہ کرو باقی وہ بات تو ضرور قابل اعتراض ہے خصوصاً جبکہ عوام کو مضرب ہو، اس وقت اس کی غلطی ظاہر کر دینا واجب ہے۔

فصل :- قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کا انکار کرنا کفر ہے البتہ ظاہر کو تسلیم کرنا ادا اس کے باطن کی طرف عبور کرنا متحققین کا مسلک ہے۔ مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتے نہیں جاتے۔ اہل ظاہر نے تو کتا پالنے کو برا سمجھا مگر دل میں صفات قلبیہ کو ہمیشہ جمع رکھا۔ ان میں تو یہ کسر رہی مگر ایمان موجود ہے جس سے مراد پٹ کر جنت تو مل جادیگی۔ منکرین ظاہر نے کتا پالنے کی اجادت دی اور کہا کہ مولوی لوگ حدیث کا مطلب نہیں سمجھتے مراد قلب ہے اور ملائکہ سے مراد انوار غیبیہ و رطلکے مراد صفات سبعیہ وغیرہ، یہ لوگ شرع کا انکار کر کے کافر ادستی جہنم ہوئے۔

محققین نے کہا کہ مطلب تو حدیث کا درسی ہے جو اہل ظاہر سمجھے مگر اس میں غور کرنا چاہئے کہ ملائکہ کو کتے سے کیوں نفرت ہے۔ صرف اس کے صفات ذمیرہ سبعیہ و نجاست و حرص و غضب غیرہ کی وجہ سے تو معلوم ہوا کہ یہ صفات مذموم ہیں۔ پھر جب ظاہری گھر میں کتا رکھنا جائز نہیں تو باطنی گھر میں ان صفات کا رکھنا کیسے جائز ہوگا، اس محقق نے ظاہر اکتا پالنے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مدلول مطالبی ہے اور باطناً ان صفات مذمومہ کے ساتھ متصف ہونے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مدلول التزامی ہے۔

فصل :- اہل کشف نے فرمایا ہے کہ ہر لطیفے میں دس دس ہزار حجابات ظلماتی و نورانی ہیں اور لطیفہ قابلیہ کو ملا کر سات لطیفے ہیں تو ستر ہزار حجابات ہوئے ذکر سے غفلت دفع ہوتی ہے۔ اور نور لطیفے کا سالک کو نظر آتا ہے یہ علامت ان حجابات کے اٹھ جانے کی ہے مثلاً حجاب نفس کا شہوت و لذت ہے اور حجاب دل کا نظر کرنا غیر حق پرہ اور حجاب عقل کی معانی فلسفہ میں حوص کرنا اور حجاب روح کا مکاشفہ عالم مثال کے۔ و علیٰ ہذا۔ ان میں کسی کی طرف ملتفت نہ ہو مقصود حقیقی کی طرف متوجہ رہے اور غیر مقصود کی نفی کرتا رہے۔

عشق آن شعلہ است کو چون برفروخت	ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت !
تیغ لا در قتل غیر حق براند	وزنگر آخر کہ بعد لاجہ ماند
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت !!	مرجائے عشق شرکت سوز رفت

فصل اقسام حجاب و قوف سالک میں

فوائد انفراد میں ہے کہ سالک وہ ہے کہ راہ چلے، اور واقف وہ ہے جو بیچ میں
 ایک نئے پس جب سالک عبادت میں کوتاہی کرتا ہے اگر جلدی سے توبہ و استغفار
 کر کے بدستور پھر سرگرم ہو گیا تو پھر سالک بن جاوے گا اور خدا نخواستہ اگر وہی غفلت
 رہی تو اندیشہ ہے کہ کہیں راجع یعنی واپس نہ ہو جاوے اس راہ کی لغزش کے
 سات درجے ہیں، اعراض، حجاب، تفامیل، سلب مزید، سلب قدیم، تسلی، عداوت
 اول اعراض ہوتا ہے، اگر مغذرت و توبہ نہ کی حجاب ہو گیا اگر پھر بھی اصرار رہا تفامیل
 ہو گیا۔ اگر اب بھی استغفار نہ کیا تو عبادت جو ایک زائد کیفیت ذوق کی زائد کیفیت
 ذوق و شوق کی تھی وہ سلب ہو گئی۔ یہ سلب مزید ہے اگر اب بھی اپنی بیہودگی نہ چھوڑی
 تو جو راحت و عداوت کہ زیادتی کے قبل اصل عبادت میں تھی وہ بھی سلب ہو گئی
 اس کو سلب قدیم کہتے ہیں اگر اس پر بھی توبہ میں تفصیر کی تو جدائی کو دل گوارا کرنے
 لگا یہ تسلی ہے اگر اب بھی وہی غفلت رہی تو محبت مبدل بعداوت ہو گئی۔ نعوذ باللہ
 منها۔

پہنچو تھاباب اصلاح اغلاط میں

غلطیاں تو بیشمار ہیں مگر جن میں آج کل لوگ زیادہ مبتلا ہیں ان کی اصلاح چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں۔ اس غلطی کی اصلاح کہ فقیری میں اتباع شریعت کی ضرورت نہیں۔ فتوحات میں ہے کل حقیقة علی خلاف الشریعة زندا قہ باطلہ اور اسی میں ہے ما لنا طریق الی اللہ الا علی السجۃ المشروع لا طریق لنا الی اللہ الا ما شرعہ اسی میں ہے فمن قال ان ثم طریقا الی اللہ خلاف ما شرع فقوله زور فلا یقتدی بشیخ لا ادب حضرت بایزید فرماتے ہیں۔ لو فطرتم الی رجل اعلی من الکرامات حتی یرتقہ فی الهواء فلا تغتروا بہ حتی تنظرو نہ کیف تجرد نہ عند الامر والتھی وحفظ الحدود واداء الشیئ حضرت جنید فرماتے ہیں الطرق کلھا مسدودۃ علی الخلق الا علی من اقیقۃ اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فتوحات میں ہے فما عند اللہ من لم یحکمہ بیکان فان اللہ ما اتخذ ولیا جاہلا و فیہ ان البطالة مع

۱۱ عن الاتماس ۱۲ ۱۳ قشیرہ ۱۴ ۱۵ جو حقیقت شریعت کے خلاف ہو بددینی اور مردود ہے ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

العلم خیر من العمل مع الجهل (انسان) اور اس باب میں ہزاروں ارشادات بزرگوں کے مذکور ہیں کہاں تک لکھا جاوے تفسیر میں حضرت ذوالنون مصری و سری سقطی و ابوسلیمان و احمد بن ابی الحواری و ابوخص جداد و ابو عثمان دنوری و ابوسعید حرازے اور دوسری کتابوں میں مثل دلیل العارفین، ملفوظات حضرت خواجہ مبین الدین چشتی و مکتوبات قدوسیہ حضرت شیخ قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی ج اور قوت القلوب ابوطالب مکی وغیرہ میں یہ مضمون نہایت استحکام کے ساتھ مذکور و منقول ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فقر میں اول علم شریعت پھر عمل شریعت کی سخت ضرورت ہے اور بدون اس کے آگے راہ نہیں نکلتی۔ اور کبھی کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور طریق بدعت کو اختیار کرے دلی نہیں ہو سکتا۔ جب بدعت قاطع طریق ہے تو کفر و شرک کا تو کیا پوچھنا آج کل لوگوں نے علم و عمل کے اڑانے کو دو لفظ یاد کئے ہیں علم کی نسبت حجاب اکبر اور عمل کی نسبت دعویٰ آزادی۔

صاحبو! حجاب اکبر کے اگر یہ معنی ہوں تو جتنے بزرگوں کے نام لکھے گئے ہیں وہ جھوٹے بلکہ محبوب ٹھہرتے ہیں یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے حقانی کے قاعدے سے اسکے

مسلک نہیں ہے اللہ کے نزدیک جو شخص زبانتا ہوا کے حکم کو کسی مرتبہ میں کیونکہ اللہ نے نہیں بنایا کسی جاہل کو دلی۔ اولہ اسی فتوحات میں ہے کہ باوجود علم کے یہودگی کرنا بہتر ہے اس عمل سے جو جس سے بد۔ فقط اور یہ اس لئے کہ عالم اگر کوئی یہودہ بات بھی کرے تو وہ ایسی اور بری نہیں ہوتی کہ کفر و شرک کا مذہب پہنچ جائے اور چونکہ اسکی برائی سے واقف ہے۔ تو بہر حال امید ہے بخلاف جاہل کے کہ باادقات ضروری اعمال نماز روزہ بھی درست نہیں ہوتا۔ اولہ اسی سے کفر و شرک لازم آجاتا ہے اور چونکہ اسکی برائی سے واقف نہیں۔ اس لئے تو بہر بھی نصیب نہیں ہوتی ۱۲

بہت باریک معنی ہیں مگر موٹے سے معنی یہ سمجھو کہ حجاب اکبر اس پٹے کو کہتے ہیں۔ جو بادشاہ کے قریب پڑا رہتا ہے کہ وہاں پہنچ کر بادشاہ کا بہت ہی قرب ہو جاتا ہے تو اس میں علم کی مدح ہے یعنی جب علم حاصل کر لیا تو جتنے حجاب تھے سب اٹھ گئے یہاں تک کہ حجاب اکبر تک پہنچ گیا، اب ایک تجلی سے حیرت کا غلبہ ہو یہ حجاب بھی اٹھ چکا واصل ہو جائے اور جس نے سرے ہی سے علم حاصل نہیں کیا خواہ تحصیل سے یا صحبت علماء سے وہ تو ابھی بہت پردوں کے پیچھے ہے اور بہت دور رہا دعویٰ آزادی تو آزادی کے معنی باب اولیٰ اطلاعات میں گذر چکے ہیں کہ قید شہوت و غفلت سے آزاد ہونا ہے نہ کہ احکام محبوب حقیقی سے ۵

بندگی کن بندگی کن بندگی	گر تو خواہی حسری ددل زندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی است	زندگی مقصود بہر بندگی ست
اندرین حضرت ندارد اعتبار	بجز خضوع و بندگی واضطرار
کفر باشد پیش او جسر بندگی!	ہر کہ اندر عشق یابد زندگی
مغز باید تا دھند داند شجر	زوق باید تا دھد طاعات بر

اور اگر یہ شبہ ہے کہ علم حقیقت اگر علم شریعت کے خلاف نہیں ہے تو بزرگوں نے اسرار کو کیوں پوشیدہ کیا ہے۔ شریعت تو اظہار کے قابل ہے تو اس کا حل اچھی طرح سمجھ لو کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ علم شریعت ہی کو علم حقیقت کہتے ہیں بلکہ دعویٰ یہ ہے کہ علم حقیقت علم شریعت کے خلاف نہیں ہے یعنی یہ نہیں ہے کہ شریعت نے ایک چیز کو حرام یا کفر کہا ہے حقیقت میں وہ حلال اور ایمان ہو جاوے۔ مثلاً دیوانی کا قانون اور ہے فوجداری کا اور مگر یہ نہیں کہ جو چیزت قانون اول میں جائز ہو وہ قانون دوم میں

تاجائز ہو یا بالعکس۔ ہاں البتہ ہر ایک کے مضامین جداگانہ ضرور ہوں سو یوں تو شریعت کے مضامین کی نفی نہیں کرتے، پوشیدہ کرنے سے جو شبہ پیدا ہوتا تھا وہ تو رفع ہو گیا۔ اب یہ بات سمجھ لینے کی ہے کہ پوشیدہ رکھنے کی کیا وجہ ہے۔ تو سمجھنا چاہیے کہ قابلِ افتخار کے تین امر ہوتے ہیں۔ ایک اسرار۔ سوامام غزالی نے اسکی کئی وجوہات فرمائی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مضامین خلافِ شرع تو نہیں ہوتے مگر دقیق زیادہ ہوتے ہیں جو عام کے فہم میں نہیں آسکتے اور ان کو مفسر ہوتے ہیں دوسرے تعلیمِ سلوک کے طریقے۔ اس میں اخفا کی وجہ یہ ہے کہ اعلان میں اسکی بے قدری اور دوسرے طالب کی ہوسنا کی کا احتمال ہے تیسرے ثمراتِ مجاہدہ و مکاشفات وغیرہ اس کا اخبار بوجہ احتمال زیادہ دعوے کے ہے غرض کسی امر کا اخفا اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ مخالفِ شرع ہے اور اگر فرضاً ایسا ہو تو وہ قابلِ رد و انکار کے ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ جس کو دولت و وصولِ میسر ہوئی ہے علمِ شریعت و اتباعِ سنت کی ہوئی ہے اور اگر کسی بزرگ کا کوئی قول و فعل خلافِ سنت منقول ہے یا تو سکر اور غلبہٴ حال میں وہ امر صادر ہوا یا وہ حکایات غلط منقول ہیں یا ان سے کسی باریک مسئلہ میں جہاں دلیل شرعی و فحقی و دقیق تھی خطائے اجتہادی ہو گئی جس میں وہ شرعاً معذور ہے اور خدائے تعالیٰ سے ان کو بعید نہیں ہوا۔ یہاں تو کھلم کھلا مخالفت بلکہ اسکی نفی اور اس کے ساتھ استہزاء و تمسخر کیا جاتا ہے۔ جس سے کفر ہونے میں شک و شبہ نہیں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ خلاف

سلہ در ارشاد الطالین فرمودہ علاوہ اسلحہ انچہ بدعت در بعض اعمال آنرا داہ یافتہ نہا خطائے اجتہادی است و مجتہد محض معذور است و یک در جر ثواب دارد و مجتہد مصیبت در درجہ ثواب دلدادہ اگر چنین باشد عاقبت بر فقہار ملکہ بر تمام عالم ننگ می شود۔

شرع کوئی کام کرنا درست نہیں۔ مثل طواف قبر و سجدہ مشائخ و غیرہ ان کا ذکر باب
مسائل میں آج بھی چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شیخ کی اطاعت بھی جمعی تک
ہے کہ وہ اللہ و رسول کے خلاف نہ کہے، ورنہ اس شیخ ہی کو سلام و رحمت کرنا چاہیے
حضرت نوری فرماتے ہیں: من سارایت ما یدعی مع اللہ تعالیٰ حالقا متخرجا

عن حد العلم الشرعی فلا تقرین منہ شیخ سعد الدین شرح رسالہ
مکیہ میں فرماتے ہیں اگر بنادانی خود بجاہل یا اہل بدعت را ارادت آرد
یا از دست او خرقہ باطل پوشید باز بخدمت شیخ حق رود تجدید ارادت کند
تا گمراہ نہ شود۔

فصل عورتوں اور مردوں کی مخالفت کا مضر ہونا

جواہر غیبی میں حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص طواف کرتا جاتا تھا اور کہتا
تھا اللہم انی اعوذ بک منک کسی نے اس کا حال دریافت کیا کہنے لگا کہ
ایک بار کسی امرو حین کو نظر ثبوت سے دیکھا تھا، اسی وقت غیب سے ایک
طمانچہ لگا جس سے آنکھ جاتی رہی۔ یوسف بن حسین فرماتے ہیں۔ رأیت
آفات الصوفیۃ فی مہجۃ الاحداث و معاشیہ (الاصناد و رفو)
النسوان شیخ را ظاہر فرماتے ہیں اذا اراد اللہ ہوان عبد القاء الے

سہ قیر ۱۲ سہ جواہر غیبی ۱۲ سہ جکو دیکھو کہ اللہ کی معیت اور قرب میں ایسی حالت کا دعویٰ کرتا ہے کہ
حدود شرعی سے خارج ہے اس کے قریب مت پہنکو ۱۲ سہ قیر ۱۲ سہ دیکھا ہے نے آفات صوفیہ کو
مردوں کو بے بول کرتے اور نا جنوں سے ملنے میں اور عورتوں سے نرمی برتنے میں ۱۲ سہ جب اللہ کی

۱۲ جواہر غیبی ۱۲ سہ جکو دیکھو کہ اللہ کی معیت اور قرب میں ایسی حالت کا دعویٰ کرتا ہے کہ
حدود شرعی سے خارج ہے اس کے قریب مت پہنکو ۱۲ سہ قیر ۱۲ سہ دیکھا ہے نے آفات صوفیہ کو
مردوں کو بے بول کرتے اور نا جنوں سے ملنے میں اور عورتوں سے نرمی برتنے میں ۱۲ سہ جب اللہ کی

ہر لاء الائنٹان والجیف یرید بہ صبحۃ الاحداث منظر قریبی فرماتے
 ہیں اخس الارفاق ارفاق النسوان علی ای وجہ کان کسی نے حضرت
 شیخ نصیر آبادی سے کہا کہ لوگ عورتوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے دیکھنے
 میں ہماری نیت پاک ہے انہوں نے فرمایا مادامت الاشباح باذیۃ فان الامد
 والنہی باق والتحلیل والتحریم مخاطب بہ اور غضب یہ ہے کہ بعض اس
 کو ذریعہ قرب الہی سمجھتے ہیں خدا کی پناہ اگر معصیت ذریعہ قرب الہی کا ہو تو سارے
 زندگی بھڑوے کا دل ہوا کریں اور یہ جو مشہور ہے کہ بد دن عشق مجازی کے عشق
 حقیقی حاصل نہیں ہوتا اول تو یہ قاعدہ کلیہ نہیں دوسرے عشق حلال موقع پر
 بھی ہو سکتا ہے۔ صرف نکتہ اس قاعدہ میں یہ ہے کہ عشق مجازی سے قلب کے
 تعلقات متفرقہ قطع ہو جاتے ہیں اور نفس ذلیل ہو جاتا ہے اب صرف ایک بلا کو
 دفع کرنا رہ جاتا ہے اس کے دفع کرتے ہی کام بن گیا۔ سو یہ غرض تو اولاد بی بی
 گائے بھینس ہر چیز کے ساتھ زیادہ محبت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ غیر عورت
 اور امر و کی کیا تخصیص ہے اور اگر اتفاقاً بلا اختیار کہیں دل چسپ ہی گیا تو اس وقت
 مجازی سے حقیقی حاصل ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ محبوب اور محب میں دوری ہو ورنہ
 وصل و قرب میں تمام عمر اسی میں مبتلا رہے۔ اسی لئے مولانا جامی فرماتے ہیں ۔۔۔
 دلی باید کہ در صورت نمائی وزین پل زد خود را بکھڑائی

یہاں تو سرور دنیا معشوق تجویز ہوتا ہے۔ بقول شاعر

مے نرمی اور ہرمانی کرنے میں سب سے بُرا عورتوں سے نرمی اور ہرمانی کرنا ہے جس طرح ہولہ جبہ لہجہ لہجہ
 باقی ہمارا امر و نہی باقی ہے اور خلیل و تحمیم کے ساتھ مخاطب ہے۔ ۱۲۰

زن نوکن لے یار در ہر بہار کہ تقویم پار سینہ نباید بکار
 خطوط نفسانیہ ولذات شہوانیہ حاصل کرنے کیلئے بزرگوں کے اقوال کو آڑ
 بنارکھا ہے اور دل کا حال اللہ کو معلوم ہے اور خود ان سے بھی پوشیدہ نہیں،
 انصاف اور حق پرستی ہو تو سب کچھ امید سے

خلق را گیرم کہ بغریبی تمام در غلط اندازی تاہر خاص و عام
 کار با خلق آری جملہ راست با خدا نزدیک و حید کے رداست
 کار با خدا راست باید داشتن رایت اخلاص و صدق افزا شدن
 فصل بد بوزخ مرشد کو خدا جاننا اس غلطی کی اصلاح باب مسائل میں ہو چکی ہے
 فصل بد بخت و روزخ کو موجود نہ سمجھنا یہ اعتقاد صریح قرآن مجید کے خلاف ہے
 اور اگر اس کی تفصیل بدلی جاوے تو اس کی تحقیق اور باب مسائل میں ہو چکی ہے
 اس سے اطمینان کر لیجئے۔

فصل بد قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھنا موٹی بات ہے اس
 صدمت میں ایسی آیتوں کا کیا مطلب ہوگا مثلاً کِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ جس کو
 ہم نے آپ کی طرف نازل کیا۔ یہ کون کہہ رہا ہے اور کس سے کہہ رہا ہے، اللہ تو بہ
 ایمان تو گیا ہی تھا عقل بھی گئی، گزری۔ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ذَٰلِكَ بِمَا
 الْحُسْنَىٰ الْمُبِينِ۔ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو شیطان
 نے گمار کھا تھا۔ میں اس کے کان میں دھیمہ کیلئے اذان کہنے لگا، اندر سے شیطان
 نے پکارا کہ مجھے چھوڑ دو اس کو قتل کر ڈالو۔ یہ قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔ نقطہ

اللہ اکبر قرآن کو حادث اور کلام مخلوق کہنے سے شیطان کو بھی نفرت ہے اور انھیں کہ آدمی کا ایسا اعتقاد ہو، پھر دلی ہونے کا دعویٰ ہے۔

فصل ۱۔ ایک غلطی یہ کہ زبان اور پیٹ کی احتیاط نہیں کرتے یعنی زبان سے جو کلمہ جاتے ہیں، بیباک نکال دیتے ہیں خواہ اس سے کفر ہو جاوے یعنی حق تعالیٰ کی بختاب میں بے ادبی اور گستاخی ہو جاوے، یہ نہیں سمجھتے کہ

بے ادب را اندرین رہ بازیت	جائے او بردار شد در دانیت
از خدا جو نیم توفیق ادب	بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ہر کہ گستاخی کند اندر طریقی	باشد او در لہجہ حسرت غرق
ہر کہ گستاخی کند در راہ دوست	رہزن مردان شد و نامر و دست
بدر گستاخی کوف آفتاب	شد عز از یلے زجرات یقو باب

خصوصاً وحدۃ الوجود کے دعوے میں تو زبان کو لگام ہی نہیں کبھی خدا کو بندہ بنا دیا۔ کہیں بندے کو خدا ٹھہرا دیا۔ سرباعی

لے بردہ گمان کہ صاحب تحقیقی	و اندر صفت صدق و یقین صدیقی
ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد	کہ حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

اس مسئلہ کی جو خاص غرض تھی کہ غیر اللہ کو دل سے نکال دیا جائے اس کی تو ہوا بھی نہیں لگتی زبانی جمع توحید سے کیا ہوتا ہے

از صاحب دل غبار کثرت رفت	خوشتہر کہ ہرزہ در وحدت سقتن
مغفور سخن مشوکہ توحید خدا	واحد دیدن بود نہ واحد گفتن

اور شکم کی بے احتیاطی یہ کہ حلال و حرام کی کچھ پروا نہیں کرتے سود خوار زین بازاری جو کوئی ہو سب کی دعوت نذرانہ قبول کر لیتے ہیں۔ بزرگوں نے صاف فرما دیا ہے کہ بدون اکل حلال انوار الہی نصیب نہیں ہوتے۔ شاہ کرمانی فرماتے ہیں :-
 مَنْ غَضَّ نَصْرَهُ عَنِ الْمَحَارِمِ وَأَمْسَكَ نَفْسَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَعَمَّ بِبَاطِنِهِ
 بِدَوَامِ الْمَرَاقِبَةِ وَظَاهَرَهُ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ وَعَوَدَ نَفْسَهُ أَكْلَ الْحَلَالِ لَمْ
 يَخْطِئْ فِرَاسْتَهُ۔

فصل :- ایک غلطی یہ کہ بعض کا اعتقاد ہے کہ فقیری میں کوئی ایسا درجہ ہے کہ وہاں پہنچ کر احکام شرعی ساقط اور معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ اعتقاد صریح کفر ہے۔ جب تک کہ ہوش و حواس قائم رہیں ہرگز احکام شرع معاف نہیں ہو سکتے البتہ بے ہوشی کی حالت میں معذور ہے۔ حضرت ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں
 عَلَّمَ الْفَنَاءَ وَالْبَقَاءَ يَدُورُ عَلَى اخْلَاصِ الْوَحْدَانِيَّةِ وَصَحَّةِ الْعِبَادَةِ
 وَمَا كَانَ غَيْرَ هَذَا فَهُوَ الْمَغَالِيطُ وَالزُّنْدَقَةُ كَمَا نَعَى حَضْرَتُ جَنِيدٍ رَحْمَةً
 ذَكَرَ كَيْفَ كَافَتْ لُؤْلُؤُا كَيْفَ كَانَتْ لُؤْلُؤُا ابْنُ هَمَّ كَوَانِ ظَاهِرِي
 احکام کی کیا حاجت ہے آپ نے فرمایا بیشک واصل تو ہو گئے مگر جہنم واصل
 ہوئے، خدا رسید نہیں ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ زنا کرنے والا اور چوری کرنے

سلہ جس نے جگالی اپنی آنکھ نادیدنی چیزوں سے اور روکا اپنے نفس کو شہوات و لذات سے اور آباد کیا اپنے باطن کو دوا مرآت سے اور ظاہر اپنے کو اتباع سنت سے اور جو گریا اپنے نفس کو اکل حلال کا اسکی فراست کبھی خطا کر گئی ۱۲ سلہ قیصر ۱۲ سلہ علم فناء بقا یعنی علم تصوف کا مدار وحدانیت کے اخلاص و عبادت کے ٹھیک کرنے پر ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ سب دھوکہ بازی اور بد دینی ہے ۱۲ سلہ قیصر ۱۲ سلہ بواقی ۱۲

والا بہتر ہے ایسے شخص سے جس کا یہ اعتقاد ہو اور فرمایا کہ اگر میں ہزار برس زندہ رہوں بلا غدر شرعی و وظیفہ بھی ناغہ نہ کروں۔

فصل ۱۔ ایک غلطی یہ ہے کہ اپنے کمالات کا صراحتہ یا اشارتاً دعویٰ افتخار کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور دوسروں کی تحقیر و توہین قَالَ اللہ تَعَالٰی فَلَا تَزُكُّواْ اَنْفُسَكُمْۙ اِنَّہٗ اِذَا اُظْہِرَ نِعْمَتَہٗ فِیْ غُرُضٍ مِّنْہٗ لَیْکُوْنُ فِیْ مَوْضِعٍ کٰی کَہٰی جَاوِسٍ اُوْدِیْ سَکُوْا۟ اِنَّا کٰمِلٌ لَّہٗ سَمٰجِیْہِمْ مَّحْضٌ فَضْلٌ خَدَاوَدِی سَجِیْہِمْ مَضَالِقَہٗ نَہِیْہِمْ۔ قَالَ اللہ تَعَالٰی وَ اَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ بعض جہلا ایک عجیب دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہماری نسبت ایسی قوی ہے کہ گناہ کرنے سے بھی ہمیں فتور نہیں آتا، اور بعض جتھتے ہیں کہ ہم کو نوڈوں زڈیوں کے گھور نیسے ترقی ہوتی ہے یا درکنا چاہیے کہ یہ نسبت جس کو محضیت بقایا ترقی ہوشیطانی نسبت ہے اور ایسی ترقی کو کفر و استدراج کہتے ہیں۔ خدا کی پناہ! ایسے شخص کے راہ پرانے کی کوئی امید ہی نہیں، عمر بھر اسی دھوکے میں چنار رہتا ہے۔ رشحات میں ہے حضرت خواجہ عبید اللہ احرار فرمود کہ مکر الہی دو ہست یکے بہ نسبت عوام دیگرے بہ نسبت خواص مکرے کہ بہ نسبت عوام است ارداف نعمت است۔ باوجود تقصیر و خدمت و مکرے کہ بہ نسبت خواص است ابقائے حال است۔ باوجود ترک ادب حضرت شیخ قطب العالم عبد القدوس گنگوہی فرماتے ہیں۔ درکار مستقیم باش و در شرع متدیم ہر چند استقامت شرع است و در کار است انوار انوار است و اسرار اسرار و می آزند مریدے نوے میدید پیش پیر عرض داشت کہ من چنین نور می بینم پیر فامائے روزگار فرمود برویخت کاہ از حق غیر می بے اذن بگیر مریدم چنان کہ در نمود در پردہ شد مرید پیش ازین حال عرض داشت

پیر بچی رسیدہ فرمود خدا طر جمع دار کہ آن نور حق ست کہ اگر باز کتاب خلاف
شرع آن نور مکشوف ہوئے نور نبوئے بلکہ ظلمت ہوئے حق نبوئے باطل ہوئے
سے ہر چہ درو داعیہ شرع نیست دوسوہ دیو بودیے نزاع۔

فصل ہائیک غلطی یہ ہے کہ احادیث کے بیان کرنے میں نہایت بے احتیاطی ہوتی
ہے۔ حدیث کی تحقیق علمائے حدیث سے کرنا چاہئے یہ کسی طرح درست نہیں کہ کسی
اردو فارسی کی کتاب یا کسی عربی کی غیر معتبر کتاب میں حدیث کا نام دیکھ لیا اور
اس سے استدلال شروع کر دیا۔ بہت سی عجیب و غریب حدیثیں جن کا کہیں تہ نہیں
مشہور ہیں۔ جیسے انا عرب بلا عین۔ اور مثل اس کے جنکے نہ انفاظ کا پتہ نہ معانی کا
نشان۔ حدیث شریف میں اس مقدمہ میں سخت وعید آئی ہے۔ من کذب علی
متعمداً فلیتوبوا مقعداً من النار اسی قبیل سے یہ دعویٰ کرنا کہ حضور مقرر
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کسی نہر رکھات تصوف کے جو شب
معراج میں آپؐ لائے تھے سب علیحدہ تلقین فرمائے اور کوئی اس کے قابل نہ تھا
اس دعوے میں کتنے جھوٹ جمع ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ کو کسی نہر رکھات تصوف
کے معراج میں عطا ہوئے۔ مدعی کو اس کی اطلاع کس طرح ہوئی؟ دہاں تو اس
قدر ابہام ہے کہ فرشتہ تک کو اطلاع نہیں ہوئی۔ یہ کہاں کھڑے سنتے تھے؟ بھلا
ایسے مقام کا لاز کس کو معلوم ہو سکتا ہے۔

انہوں کو ادماغ کہ پر سد ز باغبان بلبل چہ گفت و گل چہ شنید و صبا چہ کرد و شب ۱۲
دوسرے جھوٹ یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آپؐ نے تلقین نغصہ فرمایا، خود حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے کسی وجہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

کچھ خاص باتیں بتلائی ہیں آپ نے نہایت اہتمام سے اس کا انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ کیا ہمارے پاس کوئی خاص چیز نہیں مگر قرآن مجید کا سمجھنا جو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے غایت ہوتا ہے۔ سو یہی فہم ثمرہ تھا اس نور نسبت کا جو بدولت صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں پہنچی تھی اور وہی اب تک سینہ بسینہ منتقل ہوتی آئی ہے۔ یہی معنی ہیں اس قول کے کہ تصوف سینہ بسینہ آتا ہے اور یہ نہیں کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوشیدہ باتیں کا ناپوسی کے ذریعے سے اب تک آرہی ہیں۔ اگر ایسے بے اصل دعوے کا انتظار کیا جاوے تو کام کارخانہ ہی درہم برہم ہو جاتا ہے کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ میاں کتابوں میں کو لکھا ہے کہ حاتم بڑا سخی تھا مگر یہ علم سفید ہے اور مجھ کو اپنے بزرگوں سے یہ راز سفید بہ سینہ پہنچا ہے کہ بڑا کنجوس تھا مگر یہ بات کسی سے کہنا نہیں ورنہ خشک ملانے تم کو جھٹلا دیں گے اس طرح جس چیز کو چاہو سینہ بسینہ لے آؤ پھر جس چیز کا اعتبار رہے گا۔

تیسرا جھوٹ یہ کہ سب صحابہ کو نعوذ باللہ ناقابل ٹھہرایا اور قرآن وحدیث سے صحابہؓ کے خصوصاً خلیفہ اول کے فضائل دیکھو تو سب شتباہ جاتا رہے، میرالادباً میں ہے کہ فاضل ترین ہمہ امت حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اندوید اہل تجرید و بادشاہ اہل تفرید مشارع ایشان را مقدم ارباب مشاہد میدارند۔ (جواہر غریب) فصل ۱۔ ایک غلطی یہ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا جنت میں دیدار ہوگا اسی طرح دنیا میں دیدار کے قائل ہیں۔ جانا چاہیے کہ قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے کہ دنیا میں دیدار کی تمنا کی اور لن ترانی جواب سنا، حدیث شریف میں موجود ہے۔

اَنْتُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا۔ یعنی موت سے پہلے کسی خدا تعالیٰ کو نہ دیکھو گے۔ دوسری حدیث میں ہے۔ «تَجَابَهُ النُّورُ لَوْ كُشِفَ الْاِحْتِرَاقُ سُبْحَاتٍ وَجْهَهُ مَا انْتَهَى إِلَيْكَ بَصُورُهُ مِنْ خَلْفِهِ رِجَاهُ مُسَلِّمٌ ابْنُ قُرَّانٍ وَحَدِيثُ كَعْبٍ بَعْدَ «يَوْمَ مِثْوَنَ» ابْنُ عَارِفٍ كَالْكَلامِ نَسِيَ كَيْفَ فَرَّاتِي هِيَ مُقْبِلَةُ الْهَدَايَةِ فِي رُؤْيَى جَهَنَّمَ وَجَهَنَّمَ مُتَعَذِّرَةٌ فِي بَقَايَ دَرَفَانِي نَهْ كُنْجَادَا دَرِ الْآخِرَةِ مَوْفِقَانِ رَا مَوْعُودَا اسْتَوَا كَا فَرَانِ رَا مَمْنُوعَا۔

کشف الآثار میں ہے۔ روزے در مجلس جناب ارشاد آداب قبلہ کو میں غوث ثقلین شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضاء مذکور شد کہ فلاں مرید آنجناب میگوید کہ من جناب حق سبحانہ و تعالیٰ بچشم سرمدی بینم۔ آنحضرت اور بحضور خود خواند و پرسیدند۔ اعتراف نمود پس آنجناب ادرا ازین قول منع فرمودند و عہد گرفتند کہ بار دیگر این چنین نگوید۔ حاضران سوال کردند کہ این مرد محق است یا باطل، فرمودند محق است لیکن امر برے طبع گشتہ و دہش آنست کہ دے بچشم سر نور جمال را دید در همان وقت از بصیرت کہ رویت قلبی است سوراخی بطرف بصر او پیدا گشت و شعاع بصرش منور شد، حق تعالیٰ متصل شد پس آنچہ بصیرتش مشاہدہ کرد مظلون او شد کہ بصر من دیدہ است و فرق نکرد کہ این

عہد بہ تحقیق تم ہرگز نہ دیکھو گے اپنے رب کو جب تک نہ مر جاؤ ۱۱۔ عہد اس کا جناب نور ہے اگر اسے اٹھا دے تو اس کے انوار و اتیر البصر تک خلقت کو جلادیں یعنی کل خلقت کو ۱۲۔ عہد اب اس کے بعد کس بات پر ایمان لادیں گے ۱۳۔ عہد جو اہر غیبی ۱۴۔ عہد جو اہر غیبی ۱۵۔ عہد جو اہر غیبی ۱۶۔

جا دور دایت است۔ حضرت شیخ قوام الدین کا ارشاد ہے مکاشفہ نہ آنست کہ ہویت حق سبحانہ و تعالیٰ ادراک کنند و دریا بند ہر چہ خواہی نہ رویت قلبی را خواہ رویت بھیرت خواہ مکاشفہ، خواہ مشاہدہ، باصطلاح صوفیہ رویت قلبی است نہ رویت عیانی کہ بحاسہ بصرت حق دارد۔ بحر العلوم شرح ثنوی میں فرماتے ہیں درین تجلی حضرت موسیٰ علیہ السلام مشاہدہ حق سبحانہ و تعالیٰ نمودند وہ سبب مشاہدہ فانی شدند و رویت حاصل نہ شد۔ مکتوبات قدوسی میں ہے آپخہ اینجا بود یقین گویند کہ حجاب در میان است و آنچہ آنجا بود عیان نامند کہ ارتفاع حجاب از میان ست (انوار العادنین)

حیاء العلوم میں ہے: مَنِّي بِالْعَيْنِ وَالْأَبْصَارِ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ دَوَّارُ الْقَرَارِ دَلَّ عَلَى أَنَّ فِي الدُّنْيَا مَخْصُلاً۔ در کتب سلوک میں تمام قایم جو مشاہدہ ہونا لکھا ہے وہ رویت قلبی ہے۔ جیسا اوپر گزر چکا اور نیز مقام مشابہ خواب کے ہوتا ہے سو خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے۔

تنبیہ:۔ بعض اوقات سالک روحانی تجلی کو تجلی ربانی سمجھ کر گمراہ ہوتا ہے اس مقام پر شیخ کامل محقق کی ضرورت ہے۔ در مکتوبات چہار دہم حضرت کبلی میری ست بدان کہ تجلی عبارت از ظہور ذات و صفات الوہیہ است جل جلالہ و روح را نیز تجلی باشد و بسیار روز نگاہ درین مقام مغرور شدہ اند و پنداشتند کہ تجلی حق یا قند اگر شیخ صاحب تصرف نہا شد ازین درطہ خلاصی دشوار بود۔ اکنون بدان کہ فرق است میان تجلی ربانی و تجلی روحانی چون آئینہ دل از کدورت وجود ماسوی اللہ صفات پذیرد و مشرق آفتاب جمال حضرت گردد و جام جہان نمائے ذات و صفات او شود و لیکن نہ ہر کس را این سعادت مشاہدہ نماید از میان روز نگاہ صاحب دولتے باشد کہ چون آئینہ دل از صفات بشریت صاف کند

بعضہ صفات روحانی بر دل دے تجلی کند پس گاہ بود کہ ذات روح کہ خلیفہ حق است
در تجلی آید تجلافت خود دعویٰ انا الحق کردن گیرد گاہ بود کہ جملہ موجودات را پیش تحت
خلافت روح در سجود بنید و رغلط افتد و داند کہ مگر حضرت حق است قیاس برین حدیث
اذا تجلی اللہ شیء خضع لہ کل شیء۔ و ازین جنس غلط بسیار افتد کہ تجلی روحانی
و سمت حادث دارد و آن را قوت افاضنا باشد۔ و از تجلی روحانی غرور پیدا و پدید آید و در
طلب نقصان پیدا آید۔ و در تجلی حق سبحانہ و تعالیٰ این جملہ بر خیرست و دوستی بہیستی مبدل شود۔
در طلب بنیز آمد و تشنگی زیادہ گردد۔ اور بعض بزرگوں کے جو اس قسم کے اقوال ہیں
دیگر ان را وعدہ نسر ابود لیک مارا نقد ہم انجبا بود

اس کے معنی شیخ عبد القدوس فرماتے ہیں۔ معنی ادا انت آنچہ آنجا وعدہ بردیت بود
این جا کچشم یقین مشاہدہ این مقود را محققان مشاہدہ خوانند محض رویت دانند۔

کافع اشتباہ

بعض بزرگوں کے کلام میں جو تجلی ذاتی کا لفظ پایا جاتا ہے اس سے دھوکہ نہ کھائیں
کیونکہ یہ اصطلاحی لفظ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سالک کی توجہ الی الذات میں استقر
استغراق ہو جاوے کہ غیر ذات کی طرف اصلا التفات باقی نہ رہے حتی کہ صفات بھی اس
وقت ذہن میں مستحضر نہ رہیں۔ اور ایک معلوم کے حضور سے دوسرے معلومات کی
غیبت محل استبعاد نہیں بلکہ بکثرت واقع ہے سو اس کو رویت سے کوئی علاقہ نہیں۔
علم الکتاب میں اس کی تفسیر کی تصریح کی ہے علاوہ اس کے خود لغوی معنی کے اعتبار
سے بھی تجلی و رویت میں فرق ہے۔ کیونکہ تجلی کے معنی ہیں بطور کے سویہ صفت حق

تعالے کی ہے اور رویت کے معنی ہیں دیکھنا۔ سو رویت ذات میں یہ صفت عید کی ہے تجلی کے اثبات سے رویت کا اثبات لازم نہیں آتا۔ کیونکہ اس کا حاصل یہ ہوا کہ ذات کی طرف سے ظہور ہو سکتا ہے مگر عید کی طرف سے دید و بینش نہیں ہوتی سو اس میں کوئی اشکال نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تجلی کا اثبات فرمایا ہے بقولہ تعالیٰ فَلَمَّا بَلَغَ رَبُّهُ اور رویت کی نفی فرمائی ہے۔ بقولہ تعالیٰ لَنْ تَرَانِي۔

غرض قرآن وحدیث دکلام اہل حق سے واضح ہے کہ رویت ذات حق تعالیٰ کے آخرت میں واقع ہوگی، اور دنیا میں ممکن ہے اور بعض اکابر کے کلام میں جو امکان کا کلمہ کہا ہے اور مستناع کو مقررہ کا مذہب قرار دیا ہے اس سے مراد امکان و امتناع عقلی ہے نہ شرعی۔ اور ہمارا امتناع شرعی ہے، بوجہ ورود و نصوص عدم الوقوع کے دنیا میں اور امتناع عقلی مدعا نہیں۔ ورنہ آخرت میں کیسے وقوع ہوتا، اس لئے کہ متخیل عقلی ممکن نہیں ہو سکتا۔ چر جائے وقوع۔ نقطہ

فصل۔ ایک غلطی یہ کہ شیخ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت جسد عنصری حد سمجھنا یہ اعتقاد صریح کفر ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا تغیر تبدیل، حدوث، احتیاج، تقلید، حلول و اتحاد ہزاروں خرابیاں لازم آتی ہیں۔ ظاہری جسد ظاہری حواس سے محسوس ہے وہاں تو اس قدر مندرجہ ہے کہ حواس باطنی اور عقل کی بھی رسائی نہیں۔ خیال و فکر میں جو چیز آوے اللہ تعالیٰ اس سے بھی مندرجہ ہے۔ عمرو بن عثمان مکی فرماتے ہیں۔ کل ما توہم قلبک او سمع فی بحاری حکمک او خطر فی معارضات قلبک من حسن او بھاء او اداس او جمال او ضیاء او شیعہ او نور او شخص او خیال فانلہ تعالیٰ یعید من ذلک لا تسمع الی قولہ تعالیٰ لیس کمثلہ شئی وهو السميع البصیر

پانچواں باب موانع طریقی میں

یوں تو جتنے معامی اور تعلقات ماسوی اللہ ہیں سب اس راہ کے رہن ہیں مگر چند فطری چیزوں کو چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل۔ ایک مانع مخالفت کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس کا بیان اور پرکندہ چکا ہے۔ افسوس اس زمانے میں رسوم و بدعات کی بڑی کثرت ہے اور تصوف اسی رسوم کا نام رکھا گیا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمان لایبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ وداعہ بیہقی فی شعب الکیمان۔ جو حقیقت تصوف کی تھی کہ خدا و بقا کی نسبت حاصل کریں اس کے معنی بھی نہیں جانتے ان رسوم کے مفید ہو گئے۔ ابو العباس دینوری رحمہ نے اپنے زمانے کا حال فرمایا ہے، تو ہمارے زمانے کا کیا ٹھکانہ ہے۔ ان کا ارشاد ہے۔ نقصوا ارکان التصوف وهو مواسلہا وغیرہا معانیہا یا سامی احدثوها سمو الطمع زیادة وسوء الادب ، اخلاصا والحق وجع عن الحق شطحا والتلذذ بالمذموم طیئہ واتباع التہو ابتلاء والسجود الی الدنیا وصلوا وسوء الخلق مولد والنجل جلادۃ والسوال عملا ونبلاء اللہ ملامۃ وما کان هذا الطریق القوم۔

لے قیصر عالم غریب آئے گا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ کر نہ باقی ہے گا اسلام سے مگر نام ہی نام اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر خطوط و نقوش عالم توڑ دیا لوگوں نے ارکان تصوف کو اور تباہ کر دیا اس کے طریقوں کو اور بدل دیا اسکے معنوں کو ایسے ناموں سے جو خود گڑھے طبع کو بہائیت نام رکھا اور بے ادبی کا اعلان اور دین حق سے کٹ جانے کا شعلہ اور بری چیزوں کی لذت لینے کا خوش طبعی اور خواہش کی پیروی کا امتحان اور دنیا کی طرف لوٹ آنے کا وصل اور نیک خلقی کا رعب اور نیک عمل کا قوت اور سوال کا عمل اور نیک زبانی اور چمکنا کوئی کلامت اور نہیں سے قوم کا یہ طریقہ ॥

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ان رسوم کی نسبت فرماتے ہیں نسبت صوفیہ غیبت سے کبریٰ در رسوم ایشان پیچ نمی آزد۔

فصل۔ ایک مانع یہ ہے کہ غلطی سے کسی بے شرع پیر سے بیعت کر لی۔ اباسی کو نباہتا رہا جب وہ خود واصل نہیں تو اس کو کیسے واصل کرے گا۔ حضرت بندار کا قول ہے:-
 صلیحۃ اهل البدعة تورث الاعراض عن الحق۔ شیخ قوام الدین فرماتے ہیں۔
 اسے درویش محکم معیارین کا کتاب سنت است و سیر سلف کہ اہل اقتدا بودند نہ اجازت مجرود مقام متبرک کہ فلاں فرزند درویش است در جائے آباد اجازت خود نشسته و چیزے کہ از شان شیخی مخالف معیار است آن فاسد و باطل یعنی اگر قول و فعل شیخ مخالف کتاب و سنت و اجماع بود، پیچ نباشد آن شیخ لائق شیخی و مقتدائی بنود ہر کہ بد و اقد اگند بمقصود نہ رسد۔ بلکہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کامل سے بیعت کرے شیخ سعد الدین فرماتے ہیں اگر از نادانی خود بجای اہل یا اہل بدعت ارادت آورد تجدید ارادت کند و از دست و خرقہ پوشد تا گمراہ نشود۔ اور یہ مشہور ہے شیخ من جنس است اعتقاد من بس است سوا اول تو ایسے جاہل فاسق آدمی سے اعتقاد باقی رہنا مشکل ہے دوسرے یہ قاعدہ کلیہ نہیں شاذ و نادر ایسا بھی ہو گیا ہے جو اس فن سے ذرا بھی واقف ہے جانتا ہے کہ حصول مطلب کا طریقہ شیخ کامل کی صحبت و تعلیم ہے۔ و بس سادہ شیخ کامل وہی ہے جو جامع ہونا ہر باطن کا، تیسرے یہ کہ اس سے بے شرع پیر مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر پیر بہت بڑے درجہ کا کامل نہ ہو مگر شرع کے خلاف بھی نہ ہو تو یوں سمجھ کہ اگرچہ ان سے بڑھ کر اور کامل ہوں۔ مگر میرے لئے یہی کافی ہیں اور میرا اعتقاد مجھے مقصود تک پہنچا دیگا

الحق فیروز ۱۲۔ سہ بدعتیوں کی صحبت اللہ سے نہ ہو لینے کی آفت ہے۔

فصل :- ایک خراب مانع عورتوں لوگوں کو دیکھنا یا ان کے پاس بیٹھنا اٹھنا ہے اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں اپنے پیر کے ساتھ چلا جاتا تھا ایک حسین لڑکے کو دیکھ کر اپنے شیخ سے عرض کیا کہ حضرت کیا اللہ تعالیٰ اس صوت کو عذاب دیں گے؟ انہوں نے فرمایا کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ جلدی اس کا نتیجہ جھکتو گے، وہ کہتے ہیں کہ میں برس بعد میں قرآن بھول گیا۔ اسی طرح عورتوں سے ملنا جانا خدا تعالیٰ سے کوسوں دور پھینکتا ہے۔ باب الافلاط میں تفصیل مرقوم ہو چکا ہے۔

فصل :- ایک مانع زبان درازی اور دعویٰ کمالات دعویٰ توحید اور گستاخی دے دے دہلی شریعت کے ساتھ، یا حق تعالیٰ کے ساتھ۔ اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔

فصل :- ایک مانع شیخ کی تعلیم سے زائد ٹوٹ کر مجاہدہ کرنا کہ چند روز میں گھبرا کر وہ تھوڑا تعلیم کیا ہوا بھی چھوٹ جاوے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں کو ایسا اتفاق ہوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تسلموا رواہ الشیخان۔

فصل :- ایک مانع یہ کہ حصول ثمرات مجاہدہ میں تقاضا و عجلت کرنا کہ اتنے دن مجاہد کرتے ہو گئے اب تک کچھ نتیجہ نہیں ہوا۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ یا تو شیخ سے بد اعتقاد ہو جاتا ہے یا مجاہدہ ترک کر دیتا ہے۔ طالب کو سمجھنا چاہیے کہ کوئی چیز بھی ایسی دفعۃً حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو یہی شخص کسی وقت بچہ تھا کتنے دن میں جوان ہوا، پہلے جاہل تھا کتنے دنوں میں عالم ہوا۔ غرض عجلت و تقاضا گویا اپنے ہادی پر فرماش ہے۔

لقیہ ۱۲ ص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں سے اتنا اختیار کرو کہ اکثاد نہیں۔ کیونکہ اللہ نہیں اکثا، حاجت تک تم نہ اکثا جاؤ۔ ۱۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستجاب لاحدکم ما
 لم یعجل۔ ترمذی۔ اگر کسی وقت دل گھبرا کرے ان اشعار سے
 تسلی کر لیا کرے۔

اشعار

قرنہا باید کہ تا یک کود کے از لطف طبع	عاقلے کامل شود یا فاضلے صاحب سخن
سالہا باید کہ تا یک نگ اصل ز آفتاب	لعل گردد در بید خشاں یا عقیق اندر یمن
ماہہا باید کہ تا یک مشت بشم از پست چمن	صوفیے را خرقة گردد یا حمامے را رسن
ہفتہا باید کہ تا یک نمبر از آب دگل	شاہدے را حلہ گردد یا شہیدے را کفن
رد زہا باید کشیدن انتظار بے شمار	تا کہ در جوف صدف باران شود دگر عدن

فصل ۱۔ ایک نافع یہ کہ شیخ سے محبت و عقیدت میں فتور ڈالنا، یا
 اس سے بڑھ کر یہ کہ شیخ کا آزر دہ کرنا۔ حدیث میں ہے۔ من عادی لی
 ولیا فقد اذنتہ بالحر ب۔

مے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک
 بعدی نہ کرے۔ مے جویرے دلی سے مدد کرتے ہیں اس کو لڑائی کی اطلاع دیتا ہوں ۱۲

پچھاباب صایا جامعہ میں

اس میں چند تفصیلات ہیں۔ فصل۔ امام قشیری کے وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ اول عقائد موافق اہل سنت و جماعت کے درست کرے پھر ضرورت کے موافق علم حاصل کرے۔ خواہ درس سے یا صحبت علماء سے اور اختلافی مسئلہ میں احتیاط پر عمل کرے اور سب معاصی سے توبہ نہ خالص کرے۔ اہل حقوق کو راضی کرے مال و جاہ کے تعلقات کو قطع کرے۔ اپنے شیخ کی مخالفت نہ کرے نہ اس پر کوئی اعتراض کرے اپنے باطنی حالات شیخ سے پوشیدہ نہ کرے اور کسی سے ظاہر نہ کرے اگر کچھ قصور شیخ کا ہو جادے فوراً مغفرت کرے اور اقرار خطا کا کرے تا مدیل نہ کرے۔ بلا ضرورت شدیدہ سفر نہ کرے۔ بہت ہنسے نہیں۔ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے۔ اپنے پیرو بھائیوں پر حسد نہ کرے، لڑکوں، عورتوں کی صحبت سے بچے بلکہ ان سے زیادہ گھل مل کر باتیں بھی نہ کرے جب تک صاحب نسبت نہ ہو جائے کسی کو مرید نہ کرے۔ آداب شرع کا بہت پاس رکھے، مجاہدہ و عبادت میں سستی نہ کرے۔ تنہائی میں رہے۔ اور اگر مجمع میں رہے کانفاق ہو تو ان کی خدمت کرے اپنے کو ان سے کم سمجھ کر برتاؤ کرے۔ دنیا داروں کی صحبت سے پرہیز کرے۔

فصل ۱۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ بلا ضرورت و مصلحت دینی اغنیاء سے صحبت نہ رکھے۔ صوفیان جاہل اور جاہلان عابد اور علماء مرزاہان خنک اور جو محدثین اہل فقہ سے عداوت رکھیں اور جو لوگ کلام و عقول میں انہماک رکھتے ہیں ان سب کی صحبت سے بچے۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو عالم و صوفی ہوں،

دنیا کا تارک، ذاکر اللہ و اتباع سنت کا عاشق، اور مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دے کہ حنفیوں کا مذہب سب اچھا ہے یا شافعیہ کا سب بڑھکے اپنے مذہب پر عمل کرتا رہے۔ نہ صوفیوں کے طریق میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کہ چشتیہ کی نسبت بڑے زور کی ہے۔ دوسرا کہہ کر نقشبندیوں میں اتباع سنت زیادہ ہے۔ اور اسی قسم کے خرافات سے بچے۔ وہ لوگ مغلوب الحال ہیں یا کسی تاویل سے کوئی امر کرتے ہیں جو اس شخص کے نزدیک خلاف سنت ہے۔ ان کو برا بھلا نہ کہے۔ اور خود وہی کرے جو قواعد شرعیہ کے موافق ہے فصل۔ اس میں حضرت سیدنا محمد رشیدنا شیخ الحافظ الحاج محمد ابراہیم رحمہ اللہ صاحب کی وصایا کا خلاصہ لکھ کر رسالہ ہذا کو ختم کرتا ہوں۔ اس کو آخر میں اسی واسطے لکھا کہ خانہ میں برکت ہو ورنہ میرا حق یہ تھا کہ اس کو سب مقدم کرتا۔

دلناس فیما یعشقون مذاہب

طالب حق پر لازم ہے کہ اول مسائل ضروری و عقائد اہل سنت و جماعت کے حاصل کرے پھر ان مسائل سے تزکیہ کرے۔ حرص، اہل، غضب، جھوٹ، غیبت، بخل، حسد، ریا، تکبر، کینہ اور یہ اخلاق پیدا کرے۔ صبر، شکر، قناعت، علم، یقین، تفویض، توکل، رضا، تسلیم اور شرع کا پابند ہے۔ اور اگر گناہ ہو جاوے جلدی کر کے نیک

علیٰ خواجہ صحت علماء سے، خواہ کتابوں سے اور اگر زیادہ استعداد نہ ہو تو کتب ذیل کو اگر اوقات مطالعہ میں رکھے، موضح القرآن ترجمہ قرآن مجید از شاہ عبدالقادر صاحب تحفۃ الاخبار ترجمہ شلوک الانوار شرح دتایہ، اردو، مالا بد نہ، پند نامہ شیخ فرید الدین عطار، اکیس روایت ترجمہ اردو، کیمیائے سعادت، گلزارِ ابراہیم، جہاد کبیر، تحفۃ العشاق، نغائے روح، ارشاد مرشد، اور ان کتابوں کو سفر میں ہمارے رکھے۔ ۱۲۔

عمل سے تدارک کرے۔ نماز باجماعت وقت پر پڑھے کسی وقت یاد الہی سے غافل نہ ہو۔ لذت و کرپشکر بجالا دے کشف و کرامات کا طالب نہ ہوا پناہ حال یا سخن تصوف غیر محرم سے نہ کہے۔ دنیا و مافیہا کو دل سے ترک کرے خلاف شرع فقرار کی صحبت نہ چکے۔ لوگوں سے بقدر ضرورت خلق کے ساتھ ملے اپنے کو سب سے کمتر جانے کسی پر اعتراض نہ کرے، بات نرمی سے کرے سکوت و خلوت کو محبوب رکھے اوقات مضبوط رکھے۔ تشویش کو دل میں نہ آنے دے جو کچھ پیش آوے حق کی طرف سے سمجھے۔ غیر اللہ کا خطرہ نہ آنے دے۔ دینی کاموں میں نفع پہنچاتا ہے، نیت خالص رکھے، خورد و نوش میں اعتدال رہے۔ نہ اتنا زیادہ کھائے کہ کسل ہو اور نہ اس قدر کم کہ عبادت سے ضعف ہو جائے۔ کسب حلال افضل ہے۔ اگر توکل کرے تو بھی مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ کسی سے طمع نہ رکھے۔ نہ کسی سے امید و خوف کرے حتیٰ تعالیٰ کی طلب میں بے چین رہے۔ نعمت پر شکر بجالا دے فقر و فاقہ سے تنگدل نہ رہے۔ متعلقین سے نرمی برتے ان کی خطا و قصور سے درگزر کرے۔ ان کا غدر قبول کرے کسی کی غیبت و عیب جوئی نہ کرے۔ عیب پوشی کرے۔ اپنے عیوب کو پیشتر، نظر رکھے۔ کسی سے تکرار نہ کرے مہمان نواز و مسافر پرور رہے۔ غریب و مساکین، ائما و صلحا کی صحبت اختیار کرے قناعت و ایثار کی عادت رکھے۔ بھوک پیاس کو محبوب سمجھے، کم ہنسنے، زیادہ رونے، عذاب الہی اور اس کی بے نیازی سے لرزاں رہے موت کا ہر وقت خیال رکھے، روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کر لیا کرے نیکی پر شکر بدی پر توبہ کرے۔ صدق، مقال، اکل حلال اپنا شعار بنائے غیر مشروع مجلس میں نہ جاوے۔ رسوم جہل سے بچے، شرمگین، کم گو، کم رنج، اصلاح جو،

نیکوکار، نیکو رفتار، باوقار، بردبار رہے۔ ان صفات پر مغرور نہ ہو، ادایہ کے فرائض سے مستفید ہوتا رہے۔ گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبور پر جا کر ایصالِ ثواب کرے مرشد کا ادب اور فرمانبرداری کا مل طور پر بجالادے اور ہمیشہ استقامت کی دہا کرے۔

الحمد للہ کہ ۲۷ مفرور پنجشنبہ ۱۳۱۵ھ وقت چاشت مقام کا پور ملا۔ جامع العلوم میں رسالہ ”تعلیم الدین“ اختتام کو پہنچا۔ یا الہی اس کو قبول فرما کر اپنے بندوں کو نفع بخشے۔

نہ بفتش استم شو شتم نہ بخرم ساختہ نہ خوشم بد نفی یاد تو میکشم چہ عبارت و چہ معانیم
الہیہ لستم لکنا بالخیار السعادت

اس رسالہ میں جن امور کی تعلیم ہے ہر خید انکی تحصیل میں سعی کرنا ضرور ہے مگر بدون امداد اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہے کہ سب ہیج ہے بقول مولانا

این ہمہ گفتم و یک اندر یوج بے غایات خدا یکم دیوچ
بے غایات حق و خاصان حق مگر ملک بشد یہ ہنسش ورق

اس لئے مناسب، معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ دعبہ کی ارشاد فرمودہ ایک شجاعت جس میں بزرگوں کے توسل سے تمام خیر و سعادت طلب کی ہے آخر میں لگا دی جائے تاکہ اسکو شوق سے جہاں الہی میں عرض کیا کریں۔ اور اس میں یہ بھی خاندہ ہے کہ بزرگوں کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے، دوسرا خاندہ خاص حضرت صاحب کے توسل کے لئے یہ بھی ہے کہ ان کو اپنے سلسلے کا اتصال ہو جائے گا۔ وہ ہوندا۔

شجرہ پیرانِ حشمت اہل بہشت

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسطے اور درود و نعت ختم الانبیاء کیواسطے
اور سب اصحاب و آلِ مصطفیٰ کیواسطے

در بد پھرتی ہے خلقت اتجا کیواسطے آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کیواسطے
حسَم کر مجھ پر الہی ادلیا کیواسطے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الہی دل مرا مگر منور نور عرفان سے الہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الہی دل مرا مگر منور نور عرفان سے الہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یا رب لاکھ عید اپنی تیغ عشق سے کر لے اگر مجھ کو شہید
حاجی عبد الرحیم اہل غزا کیواسطے

کر وہ پیدا درد و غم میرے دل افکار میں بار پاؤں جس سے اے باری تری دربار میں
شیخ عبد الباری شہر بے ریا کیواسطے

شرک و عصیان و ضلالت بچا کر اے کریم کو ہدایت مجھ کو تو راہِ صراطِ مستقیم
شاہ عبد الہادی پیرِ ہدا کیواسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سزا رہی مجھے اپنے کوچے کی عطف کر ذلتِ خواری مجھے
شاہ عزیز الدین عزیز و دوسر کیواسطے

دے مجھے عشق محمد اور محمدیوں میں گن ہو محمد ہی محمد در میرات دن

شہ محمد ادر محمدی اتقیہ کیواسطے

حب حق حب الہی حب مولا حبیب الغرض کرے مجھے محو محبت سب کا سب

شہ محب اللہ شیخ باسنا کیواسطے

گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت کے بعد پر توقع ہے کرے مجھے شفی کو تو سعید

بو سعید اسعد اہل درہ کیواسطے

قال ابرہال ابرہ سب مرے ابرہ میں کام لطف کے اپنے مرے کر ملک دین کا انتظام

شہ نظام الدین بلخی مقتدا کیواسطے

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک مال یعنی اپنے عشق میں کر محب کو با جاہ و جلال

شہ جلال الدین جلیل اصفیا کیواسطے

حب دنیا دی سے کر کے پاک مجھ کو حبیب اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میری نصیب

عبد قدوس شہ قدس و صفا کیواسطے

کہ معطر روح کو بولے محمد سے مرے اور منور چشم کر روئے محمد سے مرے

اے خدا شیخ محمد رہنما کیواسطے

کہ عطا راہ شریعت روئے احمد سے مجھے اور دکھا نور حقیقت نوئے احمد سے مجھے

شیخ عارف صاحب لطف عطا کیواسطے

کھول دے راہ طریقت قلب پر یا حق مرے کہ تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے

احمد عبدالحق شہ ملک بقا کیواسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دلیں تو ڈال

شہ جلال الدین کبیر لاڈلیا کیواسطے،

ہے مکدر ظلمتِ عصیاں سے میرا شمس دین کو منور نور سے عرفان کے میرا شمس دین
شیخ شمس الدین ترک شمس اضحیٰ کیواسطے

اے مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر سبیل ذہار عشق میں اپنے مجھے بے مبر و بقیات قرار
شیخ علاؤ الدین صابر بارضا کیواسطے

دے ملاحمت مجھ کو رب نمکینی ایمان سے اور علالت بخش گنج شکر عرفان سے
شہ فرید الدین شکر گنج بقا کیواسطے

عشق کی رہ میں ہوئے جوں اولیا اکثر شہید خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید
نواب قطب الدین مقتول دلا کیواسطے

بے ترے ہو نفس و شیطان درجے ایمان دین جلد ہوا کر مرا یارب مددگار معین
شہ معین الدین حبیب کبریا کیواسطے

یا الہی بخش ایسا بے خودی کا مجھ کو جام جس سے جاگڑہ شرم و حیا ذنگ نام
نوابہ عثمان باشرم و حیا کیواسطے

دور کر مجھ سے غم موت و حیات متعار زندہ کر ذکر شریعت حق سے آپر و دگار
شہ شریف ندنی با اقیب کیواسطے

آتش شوق اس قدر دلیں کھر بھراے درود ہر بن موسیٰ مرے نکلے تری الفت کا درود
نوابہ مودود حشتی پارسا کیواسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہ فضلات نکال بخش عشق و معرفت کا مجھ کو یارب ملک ال
شاہ یوسف شہ شاہ و گدا کیواسطے

مست اور پیخو د بنا ہوئے محمد سے مجھے محترم کر خواری کوئے محمد سے مجھے

بو محمد محترم شاہ دلاکیواسطے

صدقہ احمد کے یہی امید سیری ذات سے کہ بدل کر دے عصیان کو حسنات سے

احمد ابدال چشتی با صفا کیواسطے

حد سے گزیرا نج و فرقت اتہوے پر دردگار کمری شام خزان کو وصل سے روز دہار

شیخ ابوالسحاق شامی خوش ادا کیواسطے

شادی و غم سے دو عالم کی مجھے آزاد کر اپنے درد و غم سے یارب دلو میرے شاد کر

نواجہ مشاد علوی بوالعلا کیواسطے

ہے مرے تو پاس ہر دم ایک میں اندھا نواں بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آئے نظر

بو بہیرہ شاہ بھسری پٹنوا کیواسطے

عیش و عشرت کی دو عالم سے نہیں طلب مجھے جہنم گریبان سینہ بریان کر عطایا رب مجھے

شیخ خذیفہ مرعشی شاہ صفا کیواسطے

نے طلب شامی کی نے خواہش گدائی کی مجھے بخش اپنے در تک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کیواسطے

راہن میرے ہیں دو قزاق باگز زگراں تو پہنچ فریاد کو میری کہیں استمعان

شہ فیض ابن عیاض اہل دعا کیواسطے

کمرے دل سے تو اے واحد وئی کا خوف دلیں اور آنکھوں نہیں بھرے سرسبز وحد کا نور

نواجہ عبدالواحد بن زید شاہ کیواسطے

کو غایت مجھ کو توفیق حسن کا ذوالمنن تاکہ ہوں سب کام میرے تیری رحمت حسن

شیخ حسن بھری امام ادلیا کیواسطے

دور کر دے حجاب جہل و غفلت سیر رب کھول دے دلیں دد علم حقیقت میرے رب
 ہادی عالم علی مشکل کشا کیواسطے
 کچھ نہیں مطلب عالم کے گل و گزاسے مگر مشرف مجھ کو دیدار پر انوار سے،
 سرور عالم محمد مصطفیٰ کیواسطے !
 آپٹا در پر ترے میں ہر طرف ہو کر ملوں مگر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول
 یا الہی اپنی ذات کبریا کیواسطے !
 ان بزرگوں کے تئیں یارب عرض کا نہیں کو شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں
 مجھ ذلیل و خوار و مسکین دگلا کیواسطے
 اس ددئی نے کر دیا ہے دور و حد تک مجھے مگر ددئی کو دور کر پر نور و حد تک مجھے
 تاہوں سب میرے عمل خالص رضا کیواسطے
 کو دیا اس عقل نے بے عقل دیوانہ مجھے مگر ذرا اس ہوش سے بیہوش دستانہ مجھے
 یارب اپنے عاشقان بادف کیواسطے
 کشمکش سے ناامیدی کی ہوا ہوں میں تباہ دیکھ مت میرے عمل کو لطف پر اپنی نگاہ
 یارب اپنے رحم و احسان و عطا کیواسطے
 چرخ عصیان سر پہ زیر قدم بحسبالم ! چار سو ہے فوج غم مگر جلدی اب بہر کرم
 کچھ رہائی کا سبب اس بتلا کیواسطے
 گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں پر ترے در کو تباہ چھوڑ کر جاؤں کہاں
 کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کیواسطے
 ہے عبادت کا سہارا عابدوں کیواسطے اود تکیہ زد کا ہے زاہدوں کیواسطے،

ہے عصائے آہ مجھ بیدست و پاکِ واسطے

نے فقیری چاہتا ہوں امیری کی طلب نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب

دردِ دل پر چاہیئے مجھ کو خدا کی واسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعلائے دنیا بے شمار کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اسے پروردگار

بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کی واسطے

گرچہ عالم میں الہی سعی میں بسیار کی پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق تر سے دربار کی

جان و دل لایا دے تجھ پر خدا کی واسطے

گرچہ یہ ہدیہ نہ میراثِ بل منظور ہے پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دے ہے

کشتگانِ تیغ تسلیم و رضا کی واسطے

عد سے اتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا کرمی امداد اللہ وقت ہے امداد کا،

اپنے لطف و رحمت بے انتہا کی واسطے

جس نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لکھا یا جس نے یہ شجرہ بڑھا

بخش دیجے سب کو ان اہل مہا کی واسطے

مختصر حالات مشايخ شجرة نذكو راز الوار العارفين وعيسره

شماره	نام	نسب	دین	وفات	مزار	مختصر حالات
۱	حضرت علی	بنی هاشم	کوردینیه	۱۳ رمضان ۱۱۰۰	در نجف اشرف	از صبیان اهل اسلام آوردند و فضائل بسیار دارند بعد وفات چهار ماه بعد از وفاتشان در مدینه قائم ماند و ای عراق شدند و یکی از ان مجاهدینند و بواسطه لباس الخرقه و مدت خلافتش چهار سال و نه ماه بود.
۲	امام حسن بصری	مولی زید بن ثابت	مدینه و امارت	۱۳ محرم ۱۱۰	بصره	قدم الی البصره بعد ما بلغ اربع عشر سنه بعد قتل عثمان رضی و محمدا بود و در مدینه ام سلمه قال ابو ذر عقیب بود حسن بصری رضی که بیعت نمود از علی رضی به عمر چارده سالگی و در مدینه علی رضی را در مدینه بعد از ان رفت - حسن بصری رضی بجانب کوفه و بصره و ملاقات نه کرد - حسن بصری از حضرت علی بعد از ان قال ای شیخ العلامة السیوطی فی رساله اتحاق الحق گفت ابن جریر واقع شد در سند ابی یعلی ملز بریره رضی که خیر داد و مرا عقیبت بن ابی الصبها ابی اهل قال سمعت الحسن رضی يقول سمعت علیا يقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل امتی مثل المطر الخ قال محمد بن الحسن بن شیخ شیخ خاندان فی صریح فی سماع الحسن رضی من علی رضی در عالییه ثقات.

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نب	وطن	وفات	مزار
۱	خواجه ابو الفوارس بن محمد بن زید	.	.	۳۸۵	باجه
۲	فیصل بن عیاض	.	.	۳۸۵	کهنه
۳	ابو البرکات بن ادریس بن محمد	.	.	۳۸۵	دوبلار باور جیو شام

شاگرد امام حسین تا چهل سال نماز فجر بوضوئے عثمانی بخوار در وقتے ہاتھ دئے یاران دعا کردینارم باریک گرفت
حلوہ خریدہ خوردند و محمد بیچ نہ خورد۔ درکرات سے بسیار است دفاتش در بصرہ واقع شد

کنیت او علی و ابو الفیض ست باصل از کوفہ یا خراسان یا بخارا است و را اول سردار قزاقان بود لیکن نماز
جماعت و تطوع صوم و صلوة را از دست نہ دادے و مروتے و پتے در طبع او بود۔ روزے دیکار دانی
این آیت شنیدہ ام یان للذین آمنوا الخ گفت آن دجان نقاب و ناب و چندے در کوفہ بابو حنیفہ
صحبت داشت۔ مفری سورۃ الفارعتہ شنیدہ بغزوہ جان داد۔

کنیت ابو اسحاق است اول امیر مغل بود در شکار گاہ آواز از غیب از آہود از غائبان شنیدہ یقین حاصل نشد و
جملہ حکومت بظاہر او آمدند علم از امام اعظم ابو حنیفہ فراموشت سالہا در بیابان ماند روزے از غیب می رسید و در سال
وزعاریش پور مجاہدہ میسکرد از نیزم بسر کئے در چہار دہ سال ماہ مکہ قطع کرد ہماہ و در تشریع نماز مشغول بود از
امام باقرہ نیز خلافت یافتہ صاحب حوائق بسیار است وفاتش در خلافت ابو عبد اللہ و افقی تملیغہ سوم از بنی عباس۔

مختصر حالات

پیشہ	نام	نوب	دلی	وفات	نزار
------	-----	-----	-----	------	------

صاحب خوارق و تصانیف است در علوم ملک بعد سر پانچ و شش روز بر سر مقدم آنگاه فوت عالم ایسا در ایام اہلبیت سالگی حاکم ہفتہ قرات شد و دینی شانزدہ سالگی عالم علم لدنی گشت و شریعت و تحقیق و طریقت و معرفت مرتب ساخت و ذکر حبی گفتہ از آواز آفت بشارت رسنی دگر بگریدی باز روئے منورہ شدہ ہمراہی در بہشت در یافت و ہمیشہ پلاس پوشید و عقب بیدالدین است

بہروز بنی

۱۳ یا ۱۴ آشتیال ۱۳۱۵

صنوبر مرعشی

۶

بہروز البیہی

۱۴ آشتیال ۱۳۱۵

۱۳۱۵

و یار یافت رکامات بسیار بودہ و عقب بایں الدین گشتہ بعد مجاہدہ سی سال از نام راوی نماید و یکا از عالم بالا بجنہ فر مرعشی رسید و ہر ہفتہ بقام قرب رسید و بعد یک سال خرقہ پوشید و ہر کس کہ منظور نظر آن حضرت شد از عرش تا تحت الشرا و در ساعت بد و منکشف گردید و بسیار گریستی کہ گمان ہلک شک و فتوح اہل دہل قبول نہ کرتے۔

۵۶۱

۱۳۱۵

۱۳۱۵

۷

نقیب کریم الدین منعم بود و مال تناع بفقرا دادہ فقر اختیار کرد و کعبہ توجہ شد و اہل و عیال را بجد پسر دایتم ما نایم پس ہر روز دلی طعام میرسد و حسب کثرت کتب این ہمہ مشاود نیوری است صاحب مراتب لاسر ہر دراجہ نمودہ بعد ہفت روزہ افطار کرد و عت مادد اہتمام الہ ہر از فضل بود و روز شیر ما در بخورے باشد حضرت علیہ السلام بہ ہیرہ رسید و بطن لالہ اللہ اللہ در خلوت فی الحال رنح حجاب شد و فاش در عہد مقتدر باللہ بودہ و از طبقہ ثانیہ است۔

در کما از بادشاہ

عبدالدین

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نوب	وطن	وفات	مزار
9	ابو الحسن شامی حنفی	.	.	۴ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ	در کھارزار شام
10	ابو احمد حنفی	سیدی	چشتی	۱۲۵۵ھ	چشتی
11	ابو محمد حنفی یا محمد	حنفی	.	۴ ربیع الاول ۱۲۵۳ھ	.

از شام بہ بغداد رسیدہ مرید شد و پیرش اور چشتی نامید کہ غلامانی چشت از تو ہدایت یابند و سلسلہ زانا قیامت چشتی خوانند و بعد از تو ہیبت چشت فرستاد لقب دے شریف الدین است و ہفت سال موافق تعلیم شیخ بخلوت بزرگواللہ اللہ شغول بود۔ بعد ہفت روزا فطار کر کے پیرا آواز با تلف خرقہ پوشانید چون ارادہ سفر کر دے با یک عدد و دو صد مردم چشم بستہ دران منسزل بطرۃ العین رسیدے از حلقہ ثالثہ بود۔

طوب بعدوۃ الدارین پسر سلطان فرستاد است از شرفائے چشت امیر آن قطب ابدال بود کہ بر تمام ربیع مکون تعریف داشت شیخ ابو الحسنی بولا خوش بشارت داد و برائے حفظ او وصیت کردہ بود و رکن بت سالگی برائے شکار ہمراہ بدر رفت در کوہے شیخ ادا علی را وید شہینہ پوشیدہ و پدرش بردست و توبہ کرد و در غلیظہ حال بر سر کہ نظر کر دے صاحب کرامت شدے و ہر کافر مسلمان حشتی و ہر مہین صحت یافتے و دہان حال نورے از جبین دے تا آسمان رفتی و مردم شہر معائنہ نمودندی در روز یک قرآن و در شب دو قرآن ختم کر دے بعد چہل روز احتیاج بول و غائلہ شدے تا تاریخ وصال قطب العالمین بود۔

پسر ابو احمد لقب شے نامح الدین است اکثر و ترجیہ بودے۔ از رعایت مجاہدہ نماز مکوس گذاردی و در چاہ خانہ خود آویختہ شدے و در سن ہفتاد سالگی حب اشارہ غیبی ہمراہ محمد بغزوہ سومات رفتہ چاہ و نور مادرے از محل چارہاہ صوت کہ شہیدے و نامش بلکم نبوی م نہادہ شد در ہفت تولد ہفت بار کہ گفت و در ایام رضاع چہا سئے آسمان کردہ بے عدد کلمہ خواندی و از آذائش ہر کہ در چخت آمدے مسلمان شدی۔ تاریخ وصال ایام برحق۔

مختصر حالات

شماره

نام

نوب

دین

دخات

زار

۳

ناصرالدین ابویوسف چشتی بن محمد

.

نوح جادی الدین ابویوسف چشتی نام شد

چشتی

۴

نور محمد قطب الدین ابویوسف چشتی

حنفی

نور محمد قطب الدین ابویوسف چشتی

چشتی

۵

چهل سال از مخلوق تنهایی گرفت و خواب اشاره کرده برگ درختان و میوه جنگلی خود را که هر کس که پس خود را آخور می

تعلیم الدین

۶

خواهرزاده و مردی خواهر محمد چشتی است خواهر محمد تاشفت و پنج سال متاهل نمود و خواهری داشت که بچل سال رسیده بود و بت خدمت برادر میل نکاح داشت حسب بشارت پدر خود خواهر را با همی محمد سمان نام که عالم و صاحب بود عقد کرده از ابو یوسف متولد شده و خواهر محمد خود هم متاهل شد اما او و پسر بزرگ رسیده بود و خواهرزاده بنیز که فرزند میداشت بعد پنجاه سالی میل انقطاع شد با بشارت ائمه غیبی چارخانه در زمین کنده و از ده سال بسیر و سکر و حیرت چندان غالب بود که در حله نائب شدی شی در عبادت کاهلی شد تا بت سال آب نخورد و صاحب خوارق است تا رنج و فاقش عارف کامل بوده

خود از دست پدر خود ابو یوسف پوشیده پس هفت سالگی فرکان برد و در حین حفظ کرده در سن بت دشش سالگی پدرش ادرا بیکان خود نده و فوات یافت دولت حریت شیخ الاسلام احمد انان تعلق الی جمعی دم نیز یافته بود تا وقتیکه از تمام بهرت و انانجا بهشت آمده بودند بعد از آنکه با با دای در میان رفت و با همی علم ظاهری تحصیل نمود با فقراد ماکین صحبت داشت و جامد نو پوشیده از زمین المقدس تالو لاسه چشت و بلخ نه هزار خلیفه داشت و در میانش راجه میست و از غایت تواضع همه را سلام گفته و قیام نموده و خود را کتبه از همه شمرده و وقت دفاتش مرده پاره حریر بر برد و داد و او را بر چشم نهاده جان داد و مردان غیب نماز جنازه گزار دند و جنازه خود بر هوا رفعت نهرا را کافر مسلمان شدند

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	خوار
۱	خواجہ شریف الدین قزلباشی	.	.	ربیع الثانی ۸۵۵ھ	نندانا در خیابان لالہ قاسم پادشاهی
۵	خواجہ عثمان اردوبی	.	قصبہ دون از خانہ چای پور از کلاہ در اردبیل	۱۲۳۱ھ بمطابق ۱۸۱۵م	کمر مختصر
۱۱					علم بجا داشت تعانیف که در شهر خراسان بسیار است مدت هفتاد سال در شب خواب کرد و انیس الاواح از دست پدرش در پانزده سالگی ادا گذاشته وفات یافت (رضی) ابراهیم قنذری مجذوب در باغ خواب گزر کرد و خوابش او فکاه بود و ابراهیم پادشاهی کھنک و کنجا بدندان خود خوابیده خواب را داد و بخود خود دن نویسه دریا مال گشت.

در علم صوری و منوی از قرآن خود و فاتی بود ابو النصر کینت داشت صحبت قطب الدین مودود هم یافته اکثر در سافرت بودی خواجہ معین الدین را در یک شب در دوزخدار ساینده باز بچ رفتند. وزیر مینوب آواز آمد که معین لا قبول کردیم ده سال نفس را طعام داد بعد هفتہ پری دین آب نوشیده بارے در مقام معاون رسید فخر الدین خادم پادشاه آتش خودت بخدا شستند خواب را غیرت گرفت معان را نماند کرد. و خواجہ پسر سردار را در کنار گرفتہ در آتش شد چهار ساعت آنجا بود و این دلالت حضرت ابراهیم علیه السلام است سردار ایمان آورد و عبد الله نام نهاد و درویش شد پسر را ابراهیم نام نهاد و بعد از آن ولایت هند خواجہ پسر ده خود یکجہ رفت و معاصر غوث الاعظم است.

مختصر حالات

تاریخ شمار	نام	نوب	دین	دغات	مزار
۱	خواجہ حسین الدین سجوی	کسینی	جبر	در حقیقت ۱۱۷۱ هجری و در زمان شمس الدین ۱۱۷۵ یا ۱۱۷۶ یا ۱۱۷۷	همه فروخته بود بدربستان دود خود مافرو گشت مدتی در سر قند و بخارا ماند و قرآن و علوم خارجی تحصیل کرده بعلوق رفت بقصبه مارون خواجہ عثمان را یافت و خرد و خلافت یافته متوجه بیهند شد و در قصبه سمنان شیخ نجم الدین کبری را یافت و قصبه جیل آمده شیخ عبدالقادر را یافت در پنجاه سالگی از پی خود مرخص گشته بکونیه رفت و حسب امر نبوی صلی الله علیه و سلم بیهند درآمد چهور او اطلاع سمنان بدست گشتن او نوشته بود که بر نیامده را جبر زبردستی که محل نشستن شتران را جبر بود فروکش شد بفرامتش شتران در مانده شدند باز که ناچار جبر ساگر تالاب کاؤ فروخ کرد که قرآن زک خوردند و پیش دیو خود فریاد بردند با شاره اش سحر کردن سوئے شد آن دیو مسلمان شده شادی نام نهاده شد و جبر خود جوگی نیسپا فرستاد سحر نمود و ما جبر شده مسلمان شد.
۲	قطب الدین بن بابایار کاکاوشی ملاز فرزار	سید سینی	ادش	در تاریخ ۱۱۷۳ هجری و در زمان شمس الدین ۱۱۷۴ یا ۱۱۷۵ یا ۱۱۷۶ یا ۱۱۷۷	نهایت استغراق داشت و در لقب کاکا احوال بسیار است لمخص آنکه از برکت ادکاک از عالم غیب پیدا شد و وقت ولادت در اتم خانان نور گرفته با و از آنف قاضی حمید الدین ناگوری چشم پوشیده و در ادش رسیده فتنه گرفته پرسید ای قطب الدین چه نویسم فرمود نویس سبحان الذی اسری بعبده الخ قاضی متعجب شده دریافت گفت که مادام پانزده پاره میوزد یاد اگر فتم پس در چادر در قرآن نغمه کنانید و حواله خواجہ بزرگ گرد و بخسود شهاب الدین سهروردی در بشارت ملازمت خواجہ مشرف شد دلیل العارفین از دست خواجہ را رونق این بیت احمد جام سه فتنگان خنجر تسلیم ما هر زمان از عیب جان دیگر است. در گرفت شبانه روز و خمیر بود شبت نغم رحلت کرد.

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
۱۸	شیخ فرید الدین محمود شکر گنج	فاروقی ابواسلمہ فروخ عادل شاہ و ہمدانی		۵ محرم ۷۳۸ یا ۷۳۹ م	پاکستان
۱۹	مخدوم علامہ ابوالدین علی احمد صابر	سیدی		۱۱ جمادی الاول ۱۰۳۱ م	کبیر خٹہ ماہانپور
				۵ ذوالحجہ ۱۰۳۱ م	
				۱۱ جمادی الاول ۱۰۳۱ م	

از خواجہ بزرگ نیز نعمت پادشہ نور اللہ علیہ السلام پوشیدہ از شہرے بہتر سے میگشت عافیت و را جوہن کہ مردم دے شکر درویشان بودند
 سکونت کرد ز برادر خانی ابوہ گنجان و بیشتر در مسجد جمہ شمول بحق پوسے در ابتدائے مجاہدہ بعدے سر روزہ سنگ نیز چند در دہان انداخت
 شکر شد گنج شکر لقب او شد بقول بعضی از سوداگرے شکر طبعیاد و گفت نمک است فرمود نمک باشد بیمل نمک شد سوداگر غدر کرد
 باز شکر شد باز در مسجد جامع اچہ چلہ معکوس کشید فوائد ادا لیکن از دست شب وفات سہ کرات نماز عشاء میگردید و میپوشے شد
 حرازان فرمودہ یکا حقی یا قتیوم جان بحق تسلیم کرد و در زمان تحصیل علم بعد از بیرونہ سال در ملتان پیشش مولانا
 ضہاج الدین بزارت خواجہ قلب مشرف شدہ بودند و با مرتے تکمیل کردہ بدہلی رفت۔

محبوب ترین خلفائے دخواہر زادہ شیخ گنج شکر بود تا دوازده سال نگر فقرا حسب امر شیخ تقسیم نمود خود مہائم بود چوں
 دریابد گفت مرا اجازت بود صلا بر لقب یافت در قصہ اجازت نامہ با جمال ہانسوی بے مرگی واقع شدہ از بین جاست
 کہ در مخلوقات گنج شکر کہ اتقان شیخ جمال جمع گشتہ ذکر محذوم مبارکم واقع شدہ و نہ حجت کمال و ولایت سے وجود مراد
 و خلفائے سلسلہ اش کافی است و با اجازت پر خود درگیر رسید و بہت گستاخی مہمان بدو عاکد بسیار در زیر مسجد ہلاک شدند باقی
 بویائے عام بدہلیار و شاہ کسے رارسیدن محال بود چوں عبدالقدوس ۷ در سید برق جلال بخواست ایشان نا پدید گشت۔

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
۲۰	شمس الدین ترکم	ملوی	.	۱۳۱۵ھ	پانی پت
				اور شبان یا در جاری اکثر ۱۳۱۵ھ	
۲۱	جلال الدین	مغانی	پانی پت	۱۳۱۵ھ	پانی پت
				ہزار قند یا ۱۳۱۵ھ	

بقول خاصیر الاقطاب از حضرت شیخ شکر فیہ خلافت داشت مدتی در دیار ترکستان کسب علم نمود باز تہاش سپر کا دروازا ہنہم آمد اما بہ کسے دل بستگی نہ شد ہندوستان آمد و بعد مدت بسیار در کلیر رسید و بشرف بیعت مشرف شد و بعد مکمل اجازت نامہ و اسم عظیم حضرت فرمودہ وصیت نمود کہ بعد وفات سن زیادہ از سر رفتہ درین جا نمائی ولایت پانی پت تراست و شرف الدین بوعلی قلندر بعد رسیدن ازین عالم نقل خواہد نمود روئے قلندر صاحب شکل شیر آمد زبانی خادم فسرود کہ شیر را بہ شیرے باید پرہیز با گھوڑی رفت و از انجا بوٹہ کرۂ من مصافات کز آل رفت۔

از غایت جمع نفس امارہ بصورت مومنین متجسم شدہ از دافادہ در کشف و کرامات و تربیت نمودن دست قوی داشت نام او خواجہ محمود بود ولی مادر زاد بود اکثر و طفلی سر بھوانہا رہے آخر چندان استغراق در ذات مطلق بود کہ از غیر خبر نہ داشت در اوقات صلوة مریضان خبر دار ساختندے کتاب زاد الابرار از دست شرف الدین قلندر را در بسیار دست میداشت و ہر آئے نماز جمعہ بمکہ میرفتند و را بتدائے حال روزے لباس فاخرہ از پیش شمس الدین ترکم مسلولہ گذشت از نقطۃ اذاسپ فرو آمد مشرف بہ بیعت شد بایے از دعلی شے کوندہ پیر زنی تمام عمر آب داد و بارے از تف کردن دے تمام دیوار حجرہ طلا گشت۔

مختصر حالات

عبد الدین

۱۸۱

نمبر شمار	نام	نوب	دین	وفات	مزار
۲۱	شیخ احمد جلالی ابدال	فاروقی	ردروی	۵ جمادی الثانی ۱۲۸۴	ردول
۲۲	محمد شیخ عارف	فاروقی		تقریباً ۱۲۸۵	
۲۳	شیخ محمد	فاروقی		تقریباً ۱۲۸۵	

از طفلی پابند نمید بود چون مادر براه شفقت منع کرد و وطن را گذاشت بخدمت برادر خود نفی الدین در دہلی آمد و بر باد و موافقت نشد در بہار آمد باز در او دھ رسید و بکے اطمینان نشد متے در مقابر میباید و قبرے ہم کا دیده بود آنخرد و پانی پت رسید بدولت و نعمت شرف شد بعد متے شیخ دادو کہ نسبت ارادت شیخ نفع الدین محمود چراغ دہلوی رح داد و عہد ہلاک خان از ولایت بلخ در زمانہ علاؤ الدین غلی بہندوستان رسید و کمالات شیخ از کتاب انوار العیون تصنیف شیخ عبد القدوس گنگوہی بے باید جست روزے بر شیخ خود اعتراف کردہ طاقہ باز دادہ بود باز باشارت غیبی رجوع نمود۔

شیخ عبدالحق راہر سپہ بکرمی شد گویان جان میداد و حکوثر کلاکت کرد بعد از چندے شیخ عارف متولد شد باہر کس آشفتہ داشتے کہ ہر کس ویرا بر مشرب پنداشتے و پدر متے ویرا گھوے میگفتند و او را بدختر شیخ نور الدین حلیفہ بید موسی دہم مخلص آنحضرت نکاح کردہ بخواجہ پیوت۔ زن و دو دختر و یک پسر محمد نام بوجود آمدند۔ شیخ عارف بعد از پدر خود تا پنجاہ سال حق سجادہ ادا کردہ در پردہ شد۔

بشاہدہ مطلق استغراق داشت شیخ عبد القدوس باشاہ شیخ عبدالحق مریدے شد متے ہمیشہ خود شیخ عبد القدوس بکلیان داد در مرض وفات تبصرہ روحانی شیخ عبد القدوس رح رابع پسر خود شیخ الادب یار عرف بدہ از شاہ آباد کہ در انجا کتب فضائی میکرد و طلبیدہ دامت پیران چشت مع اسم اعظم از پدر خود یافتہ بود شیخ عبد القدوس سپرد و برائے تربیت پسر خود وصیت کردہ خوش و خرم بعالم شتافت شیخ عبد القدوس پسر متے را تربیت فرمودہ بجلتے دے نشاند۔

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	تنب	وطن	وفات	مزار
	شیخ عبدالقدوس رح	نغان	گنگوه	۹۳۲ھ ۹۳۳ھ	گنگوه
	شیخ جمال الدین شاکری	ناردنی	تخاگیر	۴۳۱ھ	تخاگیر
	شیخ نظام الدین رح	ناردنی	تخاگیر	۱۲۳۶ھ ۱۲۳۷ھ	بنج
	شیخ محمد بن علی	ناردنی	تخاگیر	۱۲۳۶ھ ۱۲۳۷ھ	بنج

فیوض از روح شیخ احمد عبدالحق رح یافت مکتوباتش مشهور است سکر دوش قوی داشت انوار الیقین هم از دست در ۹۳۶ھ استبداد عرفان لاشی یک از امرای سلطان سکندر لودھی مع فرزندان از رودی بقیعه شاه آباد از نواح دہلی سکونت نمود در ۹۳۲ھ در زمان ظہیر الدین بابر در گنگوه متوطن گشت روز دوشنبه پدراشد، روز جمعه فرصت حاصل شد بعد نماز بار شروع شد چار روز دیگر تب آمد روز چهارشنبه جان بشا بدست سپرد و درین نماز بعد غسل شیخ رکن الدین دست بر سینه نهاد حرکت دل و جریان ذکر یافت.

عالم ظاهر بود هم استغراق و استہلاکی تمام داشت ارشاد الطالین از دست در هفت سالگی قرآن ذکر کرده و در هفده سالگی فتویٰ میداد. شیخ عبدالقدوس را اول رفاص نفقه آخر توجہ او نقش غیر از باطل ادب و نعت.

علم رسمی نخوانده بود با وجود این اسر صاحب تصانیفات و در شرح لمعات مکی مدنی در ریاض قدسی تفسیر و جز قرآن بغایت صاحب ذوق بود بر سر هر قطر کریم و را دل و بزم به شہود فائز گشته لهذا بلقب ولی تراش اشتهار یافته در اول بنی و اثبات و در آخر به شغل سپریه اشتغال داشت تا آنکہ صاحب درات شد جہانگیر را بوسه اعتقاد سے پیدا شد بود لیکن حامدان رنجہا آنگندند. آخر از ہندوستان عذر خواستہ جانب بخ شافت.

مقتصر حالات

تعلیم الدین

نمبر	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
۲۸	شیخ ابو عبید مرگلو	فغانی	گنگوہ	ربیع الاول ۱۰۳۸ھ	گنگوہ
<p>ابن نور الحق نیرۃ شیخ عبدالقدوس ست چند مدت خود را در سپہ گری داشت بعد از آن عشق علیہ کرد بنحویت شیخ جلال الدین تھامیری پیوست و یک حضرت بوجہ ضعف و ترک خانہ شیخت دیرا انتظام الدین سپرد و حسب تعلیم ایشان بیکر جہر مشغول شد و انوار ورود نمود و لیکن او طالب نور ذات بود بعد بچ رفتن شغل پایہ تعلیم نموده شد کار او بکشود و آخر در خدمت سلطان بگذاشت ، بسیار از عجب و غرور برخاست و در مین لای و گل رخ مقصود رونمود شیخ فرمود این ابتدائے لاہوت و انتہائے لاہوت براصل در دست باز بشتل سے پایہ امر فرمود باز تبرک بہہ منسرمودہ رفتے از اثر آواز خوش بخوری رونمود چیزے از شاہدہ رونمودہ مستور گشت آخر آمادہ مرگ شد دم را بیکر کرد و چون یک پاس گذشت نور اطلاق ظهور نمود ، دران ہنگام بسبب بے اختیار دمی بقوت رہا شد و پہلویش ببلکت و شکم از خون پر شد و بیکم غیب و داد خدا خورد و شیخ فرمود ای سیر عروجی بود و سیر نزولی باقی است مراقبہ ہوا فرمود پس امانت پیران و خرقہ خلافت و اسم اعظم حوالہ نموده رخصت فرمود۔</p>					
۲۹	شیخ عبید اللہ	فاردی	صدر پور	۱۰۵۰ھ	الکابا
<p>چون از علوم تقلید و عقیدہ فارغ شد در دہلی بر آستانہ قطب الدین بتمیازگی استخارہ نمود اشارت با بوسیدہ شد شیخ خادم خود مجاہد را بیک استعدادش فرمود مناسبت و ولایت بر کسی عرض داشت شغل نفی داشت و اکم ذات با نگہداشت صورت خود تلقین فرمود از بسین نشاند۔ چون خرقہ خلافت پوشیدہ قبل ذات لایف را در دل داشت شیخ توجہ فرمود بجملہ مشکف شد محب اللہ بنیر آباد کہ بس کن پس در وطن آمد نا بجا چندہ در دلی ماند آخر در الہ آباد قریب بہت سال بر وسادہ ارشاد ماند۔</p>					

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
۱۰۰	شیخ محمدی	سید	آذربایجان	سبز	آذربایجان
۱۰۱	شاه محمدی	سید محمدی			

در ابتدا بهر دو لقب مشهور بود که رفیع پدر ایشان منزله سخت داد غیرت جوشانید از خانه بیرون آمد و تحصیل علم پرور افتاد و بعد از آن به علم باطن همت گماشتند و بخدمت شیخ محب الله بدارج اعلی رسیدند و درین مدت صحبت یکبار از پدر خود ملاقات شدند باز دو کبریا آمدند و احسانا ملاقات و بار و امر دهری آمدند و در آخر حسب درخواست اکابر کتخدائی توطن امر و هر قبول خاطر افتاد و بوجه بدگونی حاسدان عالمگیر ایشانرا بسفر حرمین متوجه نمود باز مرا جعت این ملک کردند باز بغوغائے مخالفین مدتی در قلعه اورنگ آباد بپس کردند آخر جہاں را پدر و در کردند و تابوت ایشان حسب وصیت با کبر آباد رسانیدند

درین مقام در شجرت خاندان با چنین اختلاف است در بعضی در میان شاه محمد حامد شاه عضد الدین نام شاه محمدی مندرجست و در بعضی نام شاه حامد از تاریخ به ثبوت می یونند که شاه عضد الدین را خلافت بلا واسطه از شاه محمدی حاصل است و متفقانست آنست که در میان این هر دو بزرگواران حقه فاضل نتوان شد که ترتیب ملزم محبت میشود پس تحقیق ملزم مستطامن بخت التوا تاریخ امر و پسران محمدی و شاه محمدی حامد هر دو با هم برادرانند و شاه محمد حامد را ارادت و خلافت از برادر خود حاصل است و از شاه محمدی در حرمین شریفین و دهر وجود داشته و هر یکی که در بنجایه مقصود یا و کراست و در شن محمد مدنی دهر و ارادت و خلافت از پدر خود حاصل کردند و از شاه حامد پسرے بنظر آمد عضد الدین مذکور بجا بعد متصلا و ایشان خلافت از محمد خود شاه محمدی را بافتند از پدر خود هم افتخار می نمود پس توجیه عدم انفصل بین شاه محمدی و شاه عضد الدین در ظاهر است و آن حصول خلافت است بلا واسطه و توجیه انفصل شاه حامد و حصول فیوض است شاه عضد الدین در از ایشان و ایشانرا از برادر خود شاه محمدی در چنانچه مذکور شد توجیه انفصل شاه محمدی است متفاضا ایشانست از پدر خود شاه محمدی که با برادران متفق و احتمال استفا و شاه عضد الدین در از برادر از شادی و غیره با و خویش شاه محمدی که با برادران متفق و اتفاق است و از آنجا که چون جیشا تا درخ و کاشان بنظر نیامده و وطن و مدفن شان غایب است و هر چه باشد چنانچه در جای نوشته دیدم لیکن بلا شک محمد علی الدین مصنف تراودین

مختصر الدین

۱۸۷۱
درین مقام در شجرت خاندان با چنین اختلاف است در بعضی در میان شاه محمد حامد شاه عضد الدین نام شاه محمدی مندرجست و در بعضی نام شاه حامد از تاریخ به ثبوت می یونند که شاه عضد الدین را خلافت بلا واسطه از شاه محمدی حاصل است و متفقانست آنست که در میان این هر دو بزرگواران حقه فاضل نتوان شد که ترتیب ملزم محبت میشود پس تحقیق ملزم مستطامن بخت التوا تاریخ امر و پسران محمدی و شاه محمدی حامد هر دو با هم برادرانند و شاه محمد حامد را ارادت و خلافت از برادر خود حاصل است و از شاه محمدی در حرمین شریفین و دهر وجود داشته و هر یکی که در بنجایه مقصود یا و کراست و در شن محمد مدنی دهر و ارادت و خلافت از پدر خود حاصل کردند و از شاه حامد پسرے بنظر آمد عضد الدین مذکور بجا بعد متصلا و ایشان خلافت از محمد خود شاه محمدی را بافتند از پدر خود هم افتخار می نمود پس توجیه عدم انفصل بین شاه محمدی و شاه عضد الدین در ظاهر است و آن حصول خلافت است بلا واسطه و توجیه انفصل شاه حامد و حصول فیوض است شاه عضد الدین در از ایشان و ایشانرا از برادر خود شاه محمدی در چنانچه مذکور شد توجیه انفصل شاه محمدی است متفاضا ایشانست از پدر خود شاه محمدی که با برادران متفق و احتمال استفا و شاه عضد الدین در از برادر از شادی و غیره با و خویش شاه محمدی که با برادران متفق و اتفاق است و از آنجا که چون جیشا تا درخ و کاشان بنظر نیامده و وطن و مدفن شان غایب است و هر چه باشد چنانچه در جای نوشته دیدم لیکن بلا شک محمد علی الدین مصنف تراودین

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
۲۱					
۲۲	شیخ عبداللین	سید	ارومیه	کربلای ۱۱۰۰ هـ	ارومیه
۲۳	شیخ عبدالهادی	صدیقی	ارومیه	ارومیه	ارومیه
۲۴	شیخ عبدالباری	صدیقی	ارومیه	ارومیه	ارومیه
۲۵	خان عبدالرحیم	سید	افغانان	۱۱۰۰ هـ	تختی کلا

جلالی شاگرد حکیم ملوی خان دهلوی که در توحید و وحدی و بطونی میداشت پس از دست و اذ دست روشن محمد بنی مولوی نظام الدین درویش دانشمند مولوی حسام الدین عالم و صالح مانند دور و دیشان خلفه از جنس ذکر نمازده فقط.

پسر حامد برادر شیخ محمدی است به علوم شریعت و فقه و غیره و در معارف و در موصوف بود با وجود اهلر احکام و لطیفه قبول نکرد صاحب کشف و کرامات بود روزی که فسخ از بندشون زوج خود فسخ کرد از ایشان از بسته تها که کشید مقاصد العارفین از دست و تعبیر رویا کامل بود.

پدر ایشان روحانی شیخ عبداللین هم را مدعو کرده بودند بعد فراخ وقت نماند سید بود عبدالهادی چار ساله بود شیخ را که بسبب ضعف بعضی از قبله مخوف شده بودند بسوی قبله راست کرد شیخ بشارت دادند بعد ایامی در محبت قند فقیه ایشان را چهره نمودارید در باره و قند با تیم شاه چندی مانند حسب گفته از دست شیخ عبداللین گرفتند خطره سوار بر دل ایشان کم گذشته صاحب کشف و کرامات بود.

این شیخ ظهور الله و نبیره شیخ عبدالهادی اند و جدی بود زکات طبعی بریافت پس زنی فرمودند دباس فاخره میپوشانیدند و ظاهرش لباس رنگارنگ آراسته و میزدنش از عشق پر شور بود. حاکم الدین و قائم ایل بودند در همین حال واردات خدمتین بر روی طاری میشد پس شاه رحمن بخش از عقب گذاشتند.

اول نسبت قادریه از شاه و رحم علی گرفتند باز نسبت عشق از شاه عبدالباری باز بیعت جهاد با طریقت جناب سید صاحب کردند لاله گاه حاجی صاحب و سید صاحب با هم مراقب می نشستند سید صاحب را خنده و حاجی صاحب را سر می گرفت در جهاد و مسکن شهید شدند.

مختصر حالات

تعلیم الدین

۱۸۶

نمبر شمار	نام	تنب	وطن	وفات	مزار
۳۱	سید ابی بکر محمد	ملوی	جھاندر	۱۲ رجب ۱۲۸۵ھ	جھاندر
۳۲	حضرت حاجی امداد اللہ صاحب	فادقی	تھانہ جون	۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۵ھ	کر منظر

از اولادشان عبد الازاق جھانوی ہستند نسبت باطن را انتہا میکردند بر اتباع سنت حریص بودند چنانچہ پسی سال بحیر اول قضا کرد و در قصبہ باری تبہ سلیم غفلان اشتغال داشتند مگر خواب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب باعث اشتہار ایشان شد۔

شیخے حضرت ماجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مشیدہ بخواب و پیغمبر آن ظاہر است کہ حضرت ایشان عباس شریعت و کاداب طریقت آراستہ اند و لولہ عشق و محبت و خوش سینہ پر شور و سوز مگر گداز دل از تہانیغایشان قمر شرح میگرد و این ہے چالہ ضعیف کجاست ہائے آن بحر موج میتوان گفت ہر کہ خواہد در کہ منظر قدم بوس گشتہ بچشم خود بیند سہ آفتاب آمد دلیل آفتاب ہر گز دلیلت باید از من رد قتاب

الحمد للہ تصنیف رسالہ ہند در عالم حیات ظاہری بودند۔ و بعد مدتے در کہ منظر دوازدم یا سیر دہم از جمادی الآخری ۱۳۱۴ قریب صبح صادق بخوار رحمت حق پیوستند و در رحمت العظمی ہم پہلوتے مولانا رحمۃ اللہ صاحب ہمارہ نہادہ شد کہ دخل الخلد تاج وصال شان است لے طالبان حق اگر طلب میدارید بشنویذ شعر چونکہ گل رحمت و گلستان شد خواب ہر بوسے گل را از کہ جویم جہر گلاب ہشتابید در حضور پر نور اکمل و اول عفافے آنحضرت رضی اللہ عنہ دار فاء کہ نام مبارک ایشان حضرت مولانا الحاج الحاجۃ العارف المحدث الفقیہ مولوی رشید احمد صاحب است در گنگوہ ضلع سہارن پور شریف میدارند و در تربیت طالبان حق اوقات بار کہ خودے گذارند مستغنی عن الادوصاف والالقاب ہستند پس حوالہ بچشم طالب نمودہ پس کی کم غنیمت ہند از تدوہہ ہر از علوم و معارف و در خدمت شان بردارید و دعائے سلامت و بقائے حضرت ایشان خواہید۔ ۱۱ مقرر غنی عنہ۔ تمت ۱۲

- عورتوں اور بچوں کے لئے بہترین اسلامی کتابیں

اسوۂ رسول اکرمؐ	حدیث کی مستند کتب سے زندگی کے ہر پہلو کے متعلق جامع ہدایات۔ ڈاکٹر عبدالممنیٰ
اسوۂ صحابیات اور سیر الصحابیات	صحابی خواتین کے حالات مولانا عبدالسلام ندوی
تاریخ اسلام کامل	سوال و جواب کی صورت میں مکمل سیرت طیبہ مولانا محمد میاں
تعلیم الاسلام	(دارود) سوال و جواب کی صورت میں عقائد اور احکام اسلام مفتی محمد کفایت اللہ
تعلیم الاسلام	(انگریزی) سوال و جواب کی صورت میں عقائد اور احکام اسلام بزبان انگریزی
رسول عربیؐ	آسان زبان میں سیرت رسول اکرمؐ اور نشیں
رحمت عالمؐ	آسان زبان میں مستند سیرت طیبہ مولانا سید سلیمان ندوی
بیماریوں کا گھریلو علاج	ہر قسم کی بیماریوں کے گھریلو علاج و دمنے طبیبہ ام الفضل
اسلام کا نظام عفت و عصمت	اپنے موضوع پر محققانہ کتاب مولانا ظفر الدین
آداب زندگی	پارہ چھوٹی کتابوں کا مجموعہ حقوق و معاشرت پر مولانا اشرف علی
بہشتی زیور	(کامل گیارہ حصے) احکام اسلام اور گھریلو امور کی جامع مشہور کتاب
بہشتی زیور	(انگریزی ترجمہ) احکام اسلام اور گھریلو امور کی جامع کتاب بزبان انگریزی
تحفۃ العروس	منفذ نازک کے موضوع پر اردو زبان میں پہلی جامع کتاب محمود دہدی
آسان نماز	نماز مکمل بخشش کیلئے اور چالیس مسنون دعائیں۔ مولانا محمد عاشق الہی
شرعی پردہ	پردہ اور حجاب پر عمدہ کتاب
مسلم خواتین کیلئے بیس سبق	عورتوں کے لئے تعلیم اسلام
مسلمان بیوی	مرد کے حقوق عورت پر مولانا محمد ادریس انصاری
مسلمان خاوند	عورت کے حقوق مرد پر
میاں بیوی کے حقوق	عورتوں کے وہ حقوق جو مرد ادا نہیں کرتے مفتی عبد المنیٰ
نیک بیبیاں	پارہ مشہور صحابی خواتین کے حالات مولانا مغربین
خواتین کیلئے شرعی احکام	عورتوں سے متعلق جملہ مسائل اور حقوق ڈاکٹر عبدالممنیٰ ماری
تنبیہ الغافلین	چھوٹی چھوٹی قیمتی نصیحتیں حکیمانہ اقوال اور صحابہؓ اور اہل اللہ کے حالات فقیر اللہ علی
آنحضرت کے ۳۰۰ معجزات	آنحضرت کے ۳۰۰ معجزات کا مستند تذکرہ
قصص الانبیاء	انبیاء علیہ السلام کے قصوں پر مشتمل جامع کتاب مولانا طاہر سورتی
حکایات صحابہ	صحابہ کرامؓ کی حکیمانہ حکایات اور واقعات مولانا زکریا صاحب
گناہ بے لذت	ایسے گناہوں کی تفصیل جس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں اور ہم مبتلا ہیں

کتاب تصوف و سلوک

ایضاح علوم الدین امام غزالیؒ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ تصوف سلوک اور اسلامی فلسفے کی زندہ جاوید کتاب۔ ترجمہ، مولانا محمد احسن نانوتوی (چار جلد کال) جلد اعلیٰ	ایضاح العلوم مذاق العارفین حجۃ الاسلام امام غزالیؒ
اسرار تصوف ترکیب نفس اور اصلاح ظاہر و باطن میں بے نظیر کتاب کا نہایت مستند اردو ترجمہ۔ کتابت، طباعت اعلیٰ مضبوط وحسن جلد	کیسے پائے سعادت اکسیر ہدایت حجۃ الاسلام امام غزالیؒ
اس مجموعے میں تصوف، عقائد، کلام اور فلسفے پر امام غزالیؒ کی ۱۶ ادہ مستقل کتابیں شامل ہیں جو عربی سے نایاب تھیں۔	مجموعہ مسائل امام غزالیؒ ادو ۳ جلد
تصوف کی مشہور کتاب	مکاشفۃ القلوب
مولانا کی قلمی بیاض جس میں تصوف و سلوک کے مسائل کے علاوہ کلیات و ظلمات، تعویذات اور طبی نسخجات درج ہیں۔ جلد	بیاض یعقوبی مولانا محمد یعقوب نانوتوی
اصلاح ظاہر و باطن اور ترکیب نفس اور راہ طریقت کی مشکلات کامل اور روحانی علاج کی ستر ابدین۔ تین جلد کامل	تربیت السالک حکیم الامت مولانا اشرف علی
اسلامی شریعت کے حقائق و اسرار اور تمام علوم اسلامی پر مرقعانہ کتاب کا مستند اردو ترجمہ۔ جلد اعلیٰ	حجۃ اللہ البالغہ (اردو) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
دعائے تقریر اور نصیحت میں بلند پایہ کتاب جس میں احادیث سے شرک و بدعت کا رد اور صوفیائے متقدمین کے حالات ہیں۔ جلد	مجالس الابرار شیخ احمد روحی
مولانا تھلوی کے ملفوظات جمع کردہ مفتی محمد شفیع	مجالس حکیم الامت
حضرت حاجی امداد اللہؒ کی جلد دس تصانیف کا مجموعہ جلد	کلیات امدادیہ
اس موضوع پر بہترین کتاب۔ شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحب	شرعیات و طریقت کا التلازم
امام جلال الدین سیوطی کی کتاب کا ترجمہ مولانا محمد عیسیٰ	نور الصدور فی شرح القبور
حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی (تصوف و اخلاق)	تعلیم الدین مدلل
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے موعظہ کا نام نہم ترجمہ۔ ترجمہ مولانا عاشق الہی بریلوی	فیوض میزدانی
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی عقائد اسلام و تصوف پر بے نظیر کتاب ترجمہ عبداللہ نجم جلالی	غنیۃ الطالبین
دارالاشاعت اردو بکازار کراچی	فہرست کتب مفت ڈاک کے تحت بیچ کر طلب فرمائیں

کتاب عقائد و مناظرہ وغیرہ

اقتلاف امت اور صراطِ مستقیم	گروہی اختلافات کی حقیقت اور اس میں امتدال کا طریقہ مولانا محمد یوسف مدظلہ
آیاتِ بینات	تردیدِ شیعہ میں بے نظیر کتاب۔ حسن الہک محمد مہدی خاں
ایرانی انقلاب	امام خمینی اور شیعیت مولانا محمد منظور نعمانی
الہند علیٰ البقند	عقائدِ علمائے اہل سنت مولانا خلیل احمد صاحب
براہین قاطعہ	جواب انوارِ ساطعہ (جلد) مولانا خلیل احمد محدث
بریلوی علماء و مشائخ	کے لئے لمحہ فکریہ مولانا محمد عاشق الہی ہاجر مدنی
تقویتہ الایمان کلاں	مشکر و بدعات کی رد میں مشہور کتاب شاہ اسماعیل شہیدؒ
تقویتہ الایمان	توحید و سنت کے احیاء اور شرک و بدعت کا رد شاہ اسماعیل شہیدؒ
تاریخ میلاد	مردمِ میلاد و قیام کی مفصل تاریخ مولانا امجد الشکور مرزا پوری
تحفۃ الثاغر شریعہ	(جدید ترجمہ) تردیدِ شیعہ میں لا جواب کتاب۔ شاہ عبدالغفور دہلوی (جلد)
تاریخ مذہب شیعہ	یعنی نقشہ ابنِ سبا اور شیعہ مذہب کی تاریخ۔ مولانا امجد الشکور مکنوی
تصفیۃ العقائد	دینی مسائل و عقائد اسلام پر سرسید احمد خاں سے مراسلت۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی
تخذیر الناس	نعم نبوت اور فضائلِ محمدیہ مولانا محمد قاسم نانوتوی
حجۃ الاسلام	حفاظیت اسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی
دھماکہ	بریلوی کتاب زلزلہ کا جواب انجمن خدام التوحید برٹنگم
شریعت یا جہالت	شرک و بدعات اور رسومِ کاردار اور دعوتِ حق محمد بان خاں
عقائد علمائے دیوبند	احمد رضا خاں کی کتاب حسامِ الحرمین کے تین جواہروں کا مجموعہ مولانا مشکور نعمانی
عیسائیت کیا ہے؟	عیسائیت اور اس کے بانی کی تاریخ مولانا محمد تقی عثمانی
قادیا فی چہرہ	خود اپنے آئینے میں مولانا محمد عاشق الہی ہاجر مدنیؒ
مسک علمائے دیوبند	دیوبندی ہی اہل سنت ہیں مولانا قاری عبدلیٹ
مودودی صاحب	کی تحریرات کے متعلق مضامین از علمائے دیوبند
مباحثہ شاہجہانپور	ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشہور مباحثہ مولانا محمد قاسم نانوتوی
میلہ خدا شناسی	مشہور میلہ خدا شناسی کا آنکھوں دیکھا حال مولانا محمد قاسم نانوتوی
ہدایتہ الشیعہ	علمائے شیعہ کے دس سوالوں کا مفصل جواب مولانا شہید احمد مکنویؒ

فہرستہ کتب مفتہ ڈاک کے ٹکٹ بھج کر طلبہ خدمتِ امتیہ

غلطہ کا پتہ ۱ دارالاشاعت اردو بازار کراچی ٹی فون ۷۱۳۷۹۸